حالات شاہ اَبُوالغَوث گرم دیوان، بھیروی علیہ الرحمہ

ولادت: ربیع الآخر ۱۱۰۰ھ بمقام بھیرہ، وصال: ۲۵؍جمادی الآخرہ ۱۱۷۸ھ

مدفون اُہرا، قریب مبارک پور اعظم گڑھ، یوپی، ہند

مناقب غوثی

از

شاہ شمس الدین حیدری علیہ الرحمہ

مرید وخلیفہ شاہ ابوالغوث گرم دیوان علیہ الرحمہ

قلمی نسخہ، بدست مبارکِ:

علامہ محمد احمد مصباحی

ناظم تعلیمات جامعہ اشرفیہ مبارک پور

الاسلامی.نیٹ

www.alislami.net

تقدیم مناقب غوثی

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

الحمد للہ رب العلمین، والصلوۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین، وعلی الہ واصحابہ اجمعین،

یہ کتاب مناقب غوثی حضرت شاہ ابوالغوث گرم دیوان شاہ علیہ الرحمہ (۱۱۰۰ھ-۱۱۷۸ھ) کے حالات پر مشتمل ہے اور ضمناً ان کے آباواجداد اور کچھ بھیرہ کے حالات بھی قید تحریر میں آ گئے ہیں۔ یہ کتاب بزبان فارسی ابھی تک قلمی ہے۔

اس کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ آج سے قریباً تین سو برس پہلے شاہ ابوالغوث علیہ الرحمہ کی مبارک زندگی ہی میں ان کے خلیفہ شاہ شمس الدین حیدری علیہ الرحمہ نے تحریر فرمائی ہے۔اس سے اس کتاب کی اہمیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

انھیں کے خاندان کے ایک بزرگ شاہ فخر الدین علیہ الرحمہ (م ۱۳۹۸ھ) ساکن دھاواں، ضلع غازی پور کے پاس اس کتاب کا ایک قلمی نسخہ موجود تھا۔ برادر محترم حضرت مولانا محمد احمد صاحب مصباحی دامت برکاتہم العالیہ نے (۱۳۹۸ھ) میں وہاں جا کر، قلمی نسخہ حاصل کر کے، ان کی حیات ہی میں پوری کتاب کی نقل حاصل کر لی تھی۔ اُن دنوں ابھی فوٹو کاپی کرنے کرانے کا دَور نہیں آیا تھا۔

یہ کتاب فارسی زبان میں تقریباً ڈھائی سو سے زائد صفحات پر مشتمل تھی، جو فل اسکیپ سائز پر باریک قلم سے ۱۱۲ صفحات پر منقول ہے۔

نقل کرنے کا زمانہ: ۲۴/شعبان تا یکم رمضان ۱۳۹۸ھ مطابق ۳۱/اگست تا ۷/جولائی ۱۹۷۸ء۔

بمقام: فتح پور اٹواں، ضلع غازی پور، برمکان، مولانا حافظ قاری محمد فضل حق صاحب دام ظلہ بن حافظ عظیم الحق خاں مرحوم۔

غازی پور کا سفر

[مجھے اپنی ڈائری میں لکھا ایک جگہ سفر نامہ مل گیا]، اس کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

بتاریخ ۲۲/شعبان ۱۳۹۸ھ مطابق ۲۹/اگست ۱۹۷۸ء سینچر کو مولانا محمد اسلم صاحب گورکھ پوری علیہ الرحمہ (جو بھائی جان کے دوستوں میں تھے) بھیرہ،غریب خانہ پر تشریف لائے،انھوں نے قبلہ بھائی جان حضرت مولانا محمد احمد مصباحی مدظلہ العالی کو خبر دی کہ مولانا فضل حق (غازی پوری) نے آپ کو بلایا ہے، وہ جمشید پور سے مکان (غازی پور) آچکے ہیں،اوران کے والد جو علاج کے سلسلے میں جمشید پور گئے تھے،وہ بھی ساتھ آئے ہیں۔

چوں کہ مولانا حافظ محمد فضل حق صاحب مدظلہ العالی کے ساتھ، بھائی جان کا یہ بہت دن سے پروگرام بن رہا تھا کہ **مناقب غوثی** نقل کرلی جائے،اس کا قلمی نسخہ دھاواں،ضلع غازی پور کے بزرگ ،حضرت شاہ فخر الدین صاحب کے پاس ہے،اسی لیے مولانا موصوف نے اس تعطیلِ کلاں میں،بلوایا تھا کہ اِس لمبی چھٹی میں یہ کام ہوجائے۔

خیر ہم لوگ اتوار کی صبح، غازی پور کے لیے روانہ ہوے، ڈھائی بجے مولانا حافظ فضل حق صاحب مدظلہ العالی کے مکان پر ہم پہنچے دوپہر کا کھانا وہیں کھایا۔حضرت باہر کہیں گئے ہوئے تھے، ساڑھے تین بجے تشریف لائے۔اس زمانے میں یہ فون اور موبائل،کا سسٹم نہیں تھا کہ پہلے سے خبر ہوتی۔

ظہر کی نماز پڑھی گئی اس کے بعد فتح پوراٹواں سے دھاواں کے لیے روانہ ہوگئے اس وقت ہم تین افراد تھے، قبلہ بھائی جان مدظلہ العالی،مولانا حافظ محمد فضل حق صاحب مدظلہ العالی جو بھائی جان کے رفیق درس ہیں،اور یہ راقم الحروف احمد القادری۔

حضرت شاہ فخر الدین علیہ الرحمہ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔انھوں نے میرے لیے حصول علم کے لیے دعا فرمائی، اور بڑی شفقت فرمائی (اُس وقت میں جامعہ اشرفیہ کے ابتدائی درجہ کا طالب علم تھا)۔

وہ کتاب **مناقب غوثی** دستیاب ہوگئی، وہاں سے عصر کی نماز کے بعد فتح پور اٹواں کے لئے واپس ہوگئے۔وہ رات حضرت مولانا حافظ محمد فضل حق صاحب مدظلہ العالی کے مکان پر گزار کر، صبح، میں روانہ ہوگیا۔اور قبلہ بھائی جان مدظلہ العالی پوری کتاب نقل کرنے کے لئے وہاں رک گئے۔

وہاں سے مولانا قاری نور الحق صاحب (علیہ الرحمہ) کے ہمراہ شہر غازی پور پہنچا،وہاں کی شاہی مسجد اور قدیم مدرسہ چشمۂ رحمت کا انھوں نے دیدار کراکر مجھے رخصت کیا،پھر ایک بجے محمد آباد

گوہنہ پہونچ گیا، یہ دوشنبہ کا دن تھا۔ (از قلمی ڈائری ص ۱۲۷، ۱۳۰ ملخصاً وتصرفاً]

کسی مخطوطہ کو پڑھنا، سمجھنا پھر اسے نقل کرنا یہ آسان کام نہیں، وہ بھی غیر مادری زبان میں، بلاشبہ، یہ قبلہ بھائی جان، حضرت مولانا محمد احمد صاحب مصباحی دامت برکاتہم العالیہ کا اہم علمی کارنامہ ہے۔ یہ عظیم کام کسی ادارے کے تحت نہیں کیا گیا ہے بلکہ آپ نے خود اپنا قیمتی وقت صرف کرکے انجام دیا ہے، اس سے آپ کے علمی ذوق وشوق، مخلصانہ محنت، اسلاف سے محبت، بزرگوں سے نسبت، علمی اثاثے کی قدرومنزلت، ان کی سیرت وسوانح سے اُنسیت، ملت کے کاموں کا دَرد، ان کو سرانجام دینے کا ملی جذبہ، کس قدر روشن ومنور ہوکر سامنے آجاتا ہے۔ اس طرح کے کثیر اور اس سے بڑے بڑے متعدد واقعات وکارنامے کی تفصیل کے لئے علامہ محمد احمد مصباحی، احوال وافکار، کا مطالعہ فرمائیں، یہ حضرت مولانا توفیق احسن برکاتی، استاذ جامعہ اشرفیہ مبارک پور کا قلمی شاہکار ہے، جو جماعت رضائے مصطفیٰ، برطانیہ کی جانب سے مطبوع ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ، استاذ محترم، حضرت بھائی جان قبلہ کا سایہ، امت مسلمہ پر دراز فرمائے، ان کی برکات، ہم جمیع اہل سنت پر قائم ودائم رکھے، ان کی تالیفات وتصنیفات وخدمات کو دوام بخشے، اس مخطوطہ کے نفع کو عام وتام فرمائے۔

آمین، بجاہ حبیبہ سید المرسلین، علیہ وعلیٰ آلہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم

احمد القادری مصباحی

اسلامک اکیڈمی آف امریکا

۲۶؍رجب ۱۴۴۳ھ ،

۲۸؍ فروری ۲۰۲۲ء بروز پیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حالات شاہ ابوالغوث گرم دیوان بہاری
مدفون لہرا قریہ مبارکپور

مناقب غوث

از : شاہ شمس الدین حیدری
مرید و خلیفہ شاہ ابوالغوث گرم دیوان

پیچ ۔ فخرالدین احمد ثانی بن شاہ احمد کریم بن شاہ محمد حسن بن شاہ باسط علی بن شاہ عبدالعلیم بن شاہ ابوالغوث گرم دیوان رحمہ
شاہ فضل حق بن شاہ رحیم اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد فراوان وثنائے بے پایاں مرخالقے را سزد کہ درگلستان معرفتش عندلیب جان عارفان بترنم ما عرفناک حق معرفتک مترنم است، ودر چمنستان عبادتش طوطی لسان عابدان بکلام ما عبدناک حق عبادتک متکلم۔ بادشاہے کہ قل ھو اللہ احد خطبۂ احدیت او ست، صمدے کہ اللہ الصمد رتبۂ صمدیت او، صانعے کہ بغیر ارکان گنبد آسمان برابر افراخت، ہادئے کہ انبیا را واسطۂ ہدایت کافۂ انام ساخت، تعالی شانہ وتعاظم برہانہ — و درود نامعدود بر باعث ایجاد عالم و فخر اولاد آدم رسول الثقلین سید الکونین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ العظام واصحابہ الکرام۔

اما بعد فیقول الراجی الی رحمۃ رب الارباب نور محمد کامیاب غفر اللہ ذنوبہ کہ چوں ایں احقر الانام دریں ایام فرخندہ انجام بدریافت سعادت بفضل عتبہ علیہ حضرت قبلہ اقطاب وافراد محبوب الرحمن شاہ ابو الغوث گرم دیوان مدظلہ السامی بہرہ اندوز دارین گردیدہ وبشرف ملازمت قبلہ کونین مشفقی مکرمی شیخ شمس الدین سلمہ اللہ تعالی مشرف گشتہ، شیخ مذکور کتاب مناقب غوثی را کہ در احوال آنحضرت تصنیف نمودہ اند، وباعث مشغولی خدمات آستانہ متبرکہ وکثرت امور ضروری فرصت نمی یافتند تا بنظر ثانی محاسن وقبایح عبارات ومعانی ملحوظ نمایند لہذا باین بندہ فرمودند کہ ایں کتاب را ہمراہ خود بردہ بنظر ثانی تصحیح باید کرد کہ موجب سعادت دارین است — بندہ ایں مقدمہ را سرمایہ سعادت خود دانستہ بدل وجان قبول نمودہ در تصحیح ساعی گردید۔ ودر بعضے محل از جانب خود فایدہ مندرج ساخت، واشارت بلفظ فایدہ کردہ تا خوانندگان بفواید مسطورہ محتظی ومسرور شوند ~~وخاتمہ نیز ترتیب دادہ~~ بانجام رسانید۔

عنوان کتاب از مصنف

حمد بیحد وثنائے بیعدد مصور تماثیل کن فیکون را کہ بخامہ ابداع وکلک اختراع چندیں نقوش گوناگوں بر صفحہ ہستی پیدا نمود، وایں لسان انسان را بانواع کلمات ناطق ساختہ بہ ثنائے خود گشودہ۔ ص۷

خداوندے کہ عالم کرد موجود — نہاد اندر نہاد آدمی جود

جوادے کہ بنعیم جسیم خود خوان عطایائے غیبی پیش جمیع مخلوقات نہادہ، وقہارے کہ بکرم عمیم خویش ابواب فتوحات لاریبی بر روے سائر کونات کشادہ حکیمے کہ بحکمت بالغہ بساط ارضی باین فسحت ووسعت بر روے آب ممہد ساخت — والی الارض کیف سطحت — قادرے کہ بر روے آب بقدرت کاملہ سقف سماوی بے مددگاری آلات، ودستیاری ارکان برافراخت، والی السماء کیف رفعت — صانعے کہ ہر شب زنگیے شام را رداے معصفری از خم نیلی آسمان در دہد — کریمے کہ ہر روز روئے صبح را کلیچہ گرم برسم ضیافت بر روے خوان می نہد —

لمحررہ
قادرے کز کمال قدرت او — کار و باری جہان مسلم شد
ذات او را بہر صفات بیافت — از صفاتش کسے کہ محرم شد

گاہے کہ بغضب جباری از تنور پیر زال طوفان کشد کہ سفینہ نوح بہمت تمام از ان نجات یافت ۔
و گاہے برحم رحمانی غرقاب نیل را ریگستان نماید کہ قوم موسیٰ بفراغت ملا کلام بآن سو شتافت ۔ ۵
گاہے چون بصفت اسم مضل موصوف شد عزازیل بآن تقریب مردود درگاہ گشت ، ابیٰ
واستکبر وکان من الکافرین ۔ و گاہے چون بنور اسم ھادی تجلی نمود ابراہیم بآن
بیگانگی خلیل بارگاہ ، حنیفا وما انا من المشرکین ، من یھدی اللہ فلا مضل لہ ، و
من یضلل اللہ فلا ھادی لہ ، درینجا دلیلے است ساطع و برہانے است قاطع ، ھو اللہ الواحد
کہ خطبہ وحدانیتش قل ھو اللہ احد آشکار است ۔ ھو الفرد المتفرد کہ طغرائے فردانیتش
لم یکن لہ کفوا احد ہویدا است ۔ لا الہ الا ھو الذی نور قلوب المومنین بانوار اسلام
وانطق لسان الانسان بفصاحۃ الکلام ۔ تعالی شانہ و تعاظم برھانہ ۔

آنجا کہ کمال کبریائے تو بود ۔ عالم نمی از بحر عطائے تو بود
ما را چہ حد حمد و ثنائے تو بود ۔ ہم حمد و ثنائے تو سزائے تو بود ۔

و صلوات طیبات و تحیات زاکیات علی النبی الامی القرشی المکی المدنی الابطحی التہامی رسول
الثقلین جد السبطین سید الکونین مسند نشین قاب قوسین ناسخ توریت و انجیل ، ناسخ ملت ابراہیم
خلیل کہ نور شریفش بہ برہان اول ما خلق اللہ نوری نقطہ پرکار ایجاد داشت ، و ذات مبارکش
بہ مضمون کنت نبیا و آدم بین الماء والطین قصر موجودات را ذات العماد ۔ ۶

شمسۂ نہ مسند ہفت اختران ۔ ختم رسل خاتم پیغمبران
احمد مرسل کہ خرد خاک اوست ۔ ہر دو جہان بستہ فتراک اوست
تازہ ترین سنبل صحرائے ناز ۔ خاص ترین گوہر دریائے راز
سنبل او سنبلہ روز تاب ۔ گوہر او لعل گر آفتاب
خندۂ خوش زان نزدے شکرش ۔ تا نبرد آب صدف گوہرش

و علی آلہ الکرام و اصحابہ العظام الی یوم القیام ۔

اما بعد چنین گوید فقیر حقیر بندہ پرتقصیر طالب ارشاد در رہبری شمس الدین حیدری کہ قابل این مقال
و جائے این رسالہ است کہ چون از ایام صغر سن بازائے تلطفات جناب ولایت مآب مظہر انوار احدیت
مہبط اسرار فردیت مبرا از شوائب ولوث قطب افراد حضرت شاہ ابو الغوث مد اللہ ظلال افضالہ تربیت و پرورش
یافتم شکر این نعمت را کہ حدے و نہایتے ندارد بکدام زبان ادا نمایم

شکر فیض تو چمن چون کند اے ابر بہار ۔ کہ اگر خار و گر گل ہمہ پروردہ تست

اکثر کتب تواریخ متضمن ذکر احوال و اقوال مشایخ سلف رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین مطالعہ میکردم از دریافت
احوال باکمال ایشان لطف ذوقے و لذتے حاصل میگشت و اکثر بخاطر میگذشت کہ از شرح احوال آنحضرت دولت ابدی ۷
و سعادت سرمدی حاصل نماید لیکن تا این مدت اتفاق موافق نشد ، و این تمنا ہمچنان در پردہ تعویق میماند ۔
فی الحقیقت موجب توقف آن بود کہ در خود آنقدر سرمایہ علم و بلاغت فہم نیافتم کہ محرک سلسلہ این عظیم
کردم و جسارت درین امر خطیر نمایم ۔ فاما چون دل صداقت منزل شوق و کشش تمام داشت بے اختیار

در این ایام فرخنده انجام که غره ذی حجه سنه یکهزار چهل و چهار هجری است قدم در این راه سپردم
هیچ اندیشه عبارات رنگین و استعارات نمکین در دل نیاوردم . متوکلا علی الله نظر همت سعی
آن برگماشتم و این مرقوم را بمناقب غوثی موسوم گردانیدم — التماس از
بلغای روزگار و فضلای امصار که جرائد اخبار را جلد یا چه قبولیت رنگین مهیا نید و
در خاتر آثار را بعنوان تحسین و تزیین می بخشند آن است که چون این مرقوم را بنظر عاطفت
مطالعه فرمایند سهو و غلط آن از انجام لطف و کرم اصلاح و تزیین دهند ، و این کتاب مشتمل است بر
ص باب اول در بیان ولادت باسعادت حضرت مرشد حقیقی از صغر سن گرفته تا آخر سن بلوغ
وانچه بدان مناسبت دارد .
باب دوم در بیان ایام بلوغ و ظهور منشاء شوق الهی و برآمدن و از خانه در طلب مرشد کامل
و بهره یافتن از الفاکل (؟) متبرک و مرشد وانچه بدان تعلق بدارد
باب سوم در عقد مناکحت آنحضرت وانچه بدان تعلق دارد — باب چهارم داخل شدن
کاتب حروف در سلک منتسبان آستان فیض نشان و مبذول التفات آن محبوب الرحمن بحال
این طالب صادق — باب پنجم ~~در بیان کرامات و خوارق عادات آنحضرت — باب~~
در بیان رضا و تحمل و قناعت و توکل آنحضرت .
باب ششم در بیان کرامات و خوارق عادات آنحضرت
باب هفتم مشتمل مکاتبات که آنحضرت بخلفای خود نگاشته بودند
باب هشتم در بیان احوال اجداد بزرگوار آنحضرت و مشتمل ذکر بعضی بزرگان این دیار -

پوشیده نماند که کاتب حروف اگرچه پرورش یافته و از خاک برداشته آن حضرت است اما شرف
زندگی ارادت و بیعت حضرت قدوة المشائخ والابرار زبدة الاوتاد والاخیار منبع مقامات بمشارب زندگی
قطب زمان حضرت شیخ مخدوم احمد چراغ هدی مد الله تعالی ظلال ارشاده علی مفارق المریدین والطالبین
ص ۹ والمشتاقین الی یوم الدین که اولاد و پاک نهاد و خلیفه قطب اکبر محبوب رب العالمین حضرت شیخ صدرالدین
+ حاجی چراغ هدی است قدس سره مشرف گشته . شکر این نوع مواهب عظمی بکدام زبان توان گفت
که در ظلال حرمت این دو بزرگوار برگزیده بارگاه احدیت استراحت یافتم . الغرض هر جا که درین
مجموعه عبارت حضرت مرشد حقیقی یافته شود اشارت از حضرت شاه ابوالفتح گرم دیوان محبوب الرحمن
است و چون درین مقام ذکر حضرت پیر دستگیر ضمنا در میان آمده پس لازم که شمه از اوصاف
خوارقات و عقائد وی در قلم آرم اگرچه ذات والا صفات وی مستغنی الاوصاف است اما
تیمنا آنچه ناگزیر است بدان استشفاع مشغوم . از حضرت قطب الاسلام صدر الدین حاجی چراغ هدی
تا ولادت با برکات حضرت پیر دستگیر ذکر بزرگان شرکاء بر صفحه ثبت مینمایم .
— چون حضرت قطب الاسلام که برشمه از جهان شد چراغ هدی سواد جهنمی را از ظلمات
کفر و شرک برای چند پاک و مصفا ساخت عرصه عالم را بنور حقایق و طریقت روشن گردانید

و منقضی ابرا گشت. اولاد پاک نهاد وے در مهد ولایت نشو و نما یافتند - اول حضرت شیخ الاسلام

ص۱۰ شیخ شهر الله قدس سره از بی بی محذومه دختر سلطان تغلق بادشاه دهلی تولد نمود آفتاب ولایت

بر اوج هدایت لامع گشت در وقت صبی از وے کرامات عجیبه و خوارق غریبه بظهور می آمد

در خدمت پدر رعایت میشد - جهاد اکبر را کما حقه رعایت نموده مقامات طایفه صوفیه قدم بقدم طے کرده

بمقامات عالی رسید -

نموده شد آفرین صد هزار بر پدرے — که به پرورد اینچنین پسرے

چون نگردد چنین پسر کامل — که پدر بود کیمیا نظرے

از هنرهای فرقه صوفی — ز و معطل نماند یک هنرے

بین که از دوحه ولایت خاک — حق عطا کرد خوش ترین ثمرے +

نفحۂ اوصافش همین بسند خواهد بود که ظاهر و باطن از حسب و نسب وارث سلطنت کونین بود قدس سره -

حضرت شیخ بهاء الدین قتال قدس سره ازان در دریائے سلطنت صوری و معنوی بر صدر ولایت که

ارث وے بود جلوس نمود همواره در تصفیه باطن میکوشید تا آنکه جام صفا خرت جرعه پیر خود نوشید

خوارق عادتش از حوصله تحریر بیرون است جائیکه کس نیست حرف بس است - حضرت

حضرت شیخ علاء الدین قتال بن حضرت شیخ بهاء الدین قتال بر صدر ولایت و مسند امامت تکیه زد -

ص۱۱ با مجاهدات صافی تام و دلیت حیات دران امانت خیانت روا نداشت ، مادام که نرد مصاحبت

با محبوب حقیقی باخت قدس سره

حضرت شیخ راجو قتال بن شیخ علاء الدین - بے صاحب کرامات و عالی مقامات بود از وے اکثر نوادر

بظهور پیوست ، از انتساب اندیشیده با پیرادان پرداخت - طریقه پسندیده و روش دیده نظر

بسمت قدم بقدم بر طریق اجدادی گماشت ، در وقت خود وارث سجاده و چراغ هدی بالاستقلال

وے بود قدس سره -

حضرت شیخ عبد الله بن حضرت شیخ راجو قتال - در دریائے معرفت مشمع خلوت خاص بود ،

در ترک و تجرید نظیر نداشت - خوارق عجیبه از وے بسیار ظاهر شده انچه وے را درین طریق

دست داده قلم از تحریر آن قاصر است قدس سره -

حضرت شیخ فتح الله بن حضرت شیخ عبد الله - شاهباز بلند پرواز عالم لاهوت بود ، اکابر

روزگار به شیخیت و اطوار محذوم زاد گیِ او که در احیائے سنن اسلاف شرح خاطر داشت معترف بودند +

ذواتش را مظهر صفات ، و صفاتش را مظهر ذات نوران خوانند قدس سره -

حضرت شیخ نظام الدین بن حضرت شیخ فتح الله - صاحب مقامات عالی بود ، در مجاهدات نفس کرکش را

لطیف و منقاد ساخته و به ریاضات شاقه و تصفیه باطن مردانه کوشیدے ، همواره جام الدام در عشق

ص۱۲ الهی [illegible] تشوق تمام نوشیدے قدس سره -

حضرت شیخ ابو الفتح بن حضرت شیخ نظام - بے صاحب حال و صادق مقال سر حلقه ارباب

والفقر فخری بوده و مشاهده کرده که پدر ایشان از صفای باطن رست
تصوف و بهترین اکابر اهل معارف بوده نهایت شان بلند در فرقهٔ تصوف و مکاشفه ارجمند در نظر
داده اکثر از این طایفه مشاهده می‌اند - برکمالات صوری و معنوی وی معترف بودند،
اهل بصیرت داشت، جمیع مشاهیر صاحب تصرف باسم قناعت و استغنا که در این طایفه عین تلقی مقامات است
جان حال خود را بلباس نامرادی مستور داشته زر احوالش بر محک امتحان رسیده که وی از شرف
با حسن وجوه رعایت کرده از بعض حرکات وی متواتر بتحقیق رسید که در مقام
مقامات عرفانی مشرف گشته بود، چنانچه از نقل معتبر مردمان آن دیار
سندو اسادات من اعمال پرگنه آنکه زنی بود پارسا از بنات کبار سادات آن مقام بانواع
صلاحیت و عفت آراسته خود را از یکی طالبان صادق آنحضرت میشمرد، اکثر بشرف قدوم وی سرافراز
ص ۱۳۰ معارج می یافت که اخلاص بر بیان صداقت می‌لبت از اشتغال باطن و تزکیه نفس تعلیم میگرفت،

لمحرره: نه چست و چالاک مردانه وار ـ همیشه اشت جز یاد حق ها هیچ کار
بخدمت گری چنین غنیمت وقت ـ نه زانگه که چون رفت سیل و نهار

در سوختیت چون انتها دور سوختیت آن معصومه بجناب ولایت مآب باقصی مدارج ترقی نمود اهل دنیا که از
نشوهٔ سوء الظن سرشار بودند متوهم بنوع دیگر شده خیال فاسد را در دل کاسد راه دادند
چون همسایه اقارب که ناشناس بخیال فاسد بر میان جان بستند از دور و نزدیک در تفتیش و تحقیق اهتمی
شدند، چنانچه روزی تنی چند از مفسدات منظام لعبد القضائی پاسی از شب از راه دیوار العباد و
خانهٔ صالحه در آمدند - وی را آواز دادند چون در کار حق مشغول داشت بجواب آنها التفات ننمود
و هم ایشان از عدم جواب منتبرائید گشت، بی تامل در حجرهٔ وی در آمدند، چون در وقت خاص
تعرض بیگانه متعرض احوال خود دید ضرورتاً از وجه تصدیعات آنها استفسار کرد و خلاف ظاهر
نمودند که در این وقت اشتیاق قدم بوسی درویش ما فرمارا بی اختیار نمود که ما است که از شرف ملازمت وی
کسب سعادت حاصل نمائیم - آن معصومه خطرات و نشطه آنها دریافت نموده گفت که آن درویش در
ص ۱۴۰ حجرهٔ حق پرست خود با محبوب حقیقی خلوت دارد خود دلالت نموده بر در حجره رفت آنها قفل
را شکسته درون حجره در آمدند، دیدند که مصلی گسترده است و جمیع ادوات عبادت مهیا، اما
کسی عابد ندیدند خیال فاسد آنها شرح یافت که درویش از مخافت در گوشه پنهان گشت
هر زاویه را نیک ملاحظه کردند پر توی از انوار خورشید ولایت بر آنها نتافت حیرت زده حقیقت حال
از صالحه استفسار نمودند گفت در عین نماز شام آن خورشید آسمان ولایت در حجره مشغول شد
این خادمه صادق از خوف تعرض بیگانه بدست خود قفل را مضبوط کرد، پیش از این الغیب
عند الله بران آگاهی اطلاع ندارم - آنها بندامت مراجعت کردند چون ماهتاب رنگ افزای صحرا
بود برای تفریح طبع هر یکی بطرف شدند از یک گوشه آواز ذکر جهر بسمع آنها رسید با تسرع شتافتند
چون بمفاصله قریب ملاحظه نمودند، دریافتند که اعضای انسان از ترکیب علیحده شده هر قصد و
از هر عضو آواز بر می‌آید، از مشاهدهٔ آن حال خوف عظیم بر دل آنها مستولی شد -

لمحرره: نه یارای رفتن نه رای شکیب ـ عنان رفت از دست و پا از رکیب

ص۱۵ از صدمهٔ توجهات آنها هر یک اعضا بهم مجسم شده غالب بر هیئت اصلی آمده جمال باکمال آن بزرگوار
منظر آنها پرتو صداقت انداخت، آخر الامر پیکان ندامت در دل آنها شکست، و در روز اول از آن
خطرات فاسد تائب گشته بر استغفای جرائم بشرف خدمت رسیدند، و لب بمعذرت کشودند
الغرض از وی خوارق عادات بسیار است، هر همه را نوشتن موجب اطناب کتاب است،
زندگانی دراست پره سبحانی سر دانزوا نمود، تا آنکه تاریخ ششم ربیع الاول با محبوب حقیقی
خلوت ابدی حاصل کرد، و در روضه منوره حضرت میر سید اسعد الدین المشهور بآفتاب هند قدس سره
مدفون گشت رحمة الله علیه -

حضرت شیخ غلام احمد چراغ دهلوی دامت برکاته بن حضرت شاه ابوالفتح که کاتب حروف
بدستگیری وی سرافرازی دارین حاصل کرده، مرد میدان احدیت و شهسوار مضمار فردیت
در استقلال همت و جوانمردی ذات بابرکات وی را در همه عالی همه یافتم - اگرچه در شناخت احوال
اولیاء والله کاتب حروف را چندان مهارت نیست اما بر طبق اقوال بزرگان و قواعد کشف اهل الله
که اولیاء را بچندین علامات ظاهر باید شناخت آن همه علامات ظاهر در ذات جامع صفات آن
صدرنشین مسند اولیاء تحت قبای لا یعرفهم غیری همه پیدا یافتم - شاهبازی دیدم که جز بکنگره
ص۱۶ عرش پرواز ننماید، سرافرازی مشاهده کردم که غیر مصاحبت مجلس احدیت را نشاید، چون
پدر بزرگوار وی حضرت شاه ابوالفتح چراغ دهلوی بقای ابدیت حاصل نمود آن خلف رشید را
با همه امانت و خلافت چراغ دهلوی وارث سجاده خود گردانید که آن قدوه ابرار بحفظ مراعات
حق سجاده کما حقه ادا میکند - اول حال سر و پا برهنه در جذبات مستی سیر جبال و بیابانها میکرد
اکثر آفات لباس مستغنی میبود بعد از دوازده سال بدستیاری فیض روحانیت پاک چراغ دهلوی
در مقام سلوک آمده حسب الامر در آستانه شریف ظفرآباد بجای پدر بزرگوار بر صدر ولایت جلوس
نمود، الآن بکرشمه فیوضات چراغ دهلوی حق آن سجاده نگاه میدارد، کار روای اهل احتیاج
آن دیار است چون شرح احوالش بتفصیل نمیپردازم همین اکتفا تواند بود که ذات مظهر جمیع صفات
حضرت رشد حقیقی را در آئینه صافی خوارقات حضرت پیر دستگیر میسازم، بیننده بنظر تصدیق
مشاهده نماید -

المنة لله آن والی ولایت پیر کبیر ما هست - از حادثات وجور فلک دستگیر ماست
هر جا ظهور اوست که در چشم میرسد - تا جلوهای او همگی دلپذیر ماست
ص۱۷ ما را ذات او همگی فیض اقدس است - منزل پی خیال رخ از ضمیر ماست
در وصف ما که دامن فیضش نمیرسد - تقصیر نارسائی دست قصیر ماست
غیرش بدل چگونه رسد چون خیال او - تصویر سطح خانه و نقش حصیر ماست

حق تعالی بعین عنایت لایزالی خورشید ولایت آن مظهر صفات احدیت را بر اوج هدایت لامع و درخشان
دارد - بحرمة النبی الامی و آله الامجاد
در این وقت که جلوات اسرار مناقبات حضرت رشد حقیقی دامت برکاته بر دل لهاری

گشت زبان از دیگر اقوال باز ماند — الحمد لله علی ذلک، آنچه در ضمیر مضمر بود بر منصه شهود جلوه گر است، والآن وقت الشروع فی الابواب —

باب اول در بیان ولادت با سعادت حضرت مرشد حقیقی

از صغر سن گرفته تا ابتدای ایام بلوغ وآنچه بدان مناسبت دارد

آن گنجینه اسرار حقائق، وآن رموز دان عقائد دقایق، آن مست شراب توحید وآن ممتاز بمقامات تجرید، آن مقرب خاص لب لباب احدیت، وآن جلیس مجلس اخلاص صمدیت، آن آشنای بحر عرفان، وآن مقتدای اهل ایقان — آن وارث انبیاء بالاستحقاق، وآن سید العابدین بالاتفاق — آن صدر نشین مسند ولایت، وآن آفتاب برج هدایت — آن کعبه فقر و قناعت را خلیل، حضرت شیخ
ص ۱۸ ابوالغوث بن محمد شاه بن اسمعیل — منادالله قدس سره — که بامر الهی از جناب ولایت مآب حضرت شاه شیخ محمد مرشد حقیقی خود بخطاب گرم دلوان سرافرازی یافت، واین خطاب بغایت نادر نصیب ذات بابرکات مناسب احوال اوست، در طائفه صوفیه بغایت عالیشان است، آن قدر ریاضات و مجاهدات که ویرا درین طریق دست داده ازین طائفه کمتر اشتاع می افتد — ودر احیاء سنن سلف علیهم الرضوان بغایت قدم استوار داشت، آن مجاهدات که روی بقدم استقلال وهمت بیهمتا پیش گرفته در کتب مشائخ روزگار در احوالات هیچکس متناسب آن دو شاهده نمیرسد — در ترک وتجرید وانقطاع از ماسوی الله بے نظیر روزگار وعدیم المثال وقت خود است، در شرح شوق وذوق وطاعت وتقاوت و مجاهده وسیر و سلوک وترک صنع واخلاق وتطهیر قلوب وتصفیه باطن وتزکیه نفس و تجرد و تفکر آن مرشد حقیقی هر چند خامه بلند پروازی کند شمه از ان در حیز تحریر نتواند آورد،

چنانچه در ابتدای ایام بلوغ که وقت لهو ولعب وعیش ونشاط است بکلی انقطاع کرده دوازده سال کامل بلا فصل نماز معکوس درون چاه تنگ وتاریک ادا نمود بعد ادای نماز یکپاس شب
ص ۱۹ دران چاه مشغول بود — بسبب دوسال صوم دوامی داشت، بیک دو قاشق آش جو افطار میکرد، گاه گاه روزها بطے میداشت تا سه و چهار میداشت — اما بشره مبارکش بانوار الٰهی چنان می تافت که گوئیا مرغ مسمن همیشه بر شوربه میکشند — هر چند که در شرح احوالش بصدق ودیانت کلمات بے کم وبیش بر زبان رانم اما از انجا که زیاده گوئی شعار کاتبان مقرر کرده اند خجلت دارم که چه طور تصدیق این سخن را بر محک امتحان کشم — پس انسب آنست که ازین راه بازگردم ولب طالب این قاصد در نوردم —

ولادتش در شب دوشنبه بست ۱۰ ماه ربیع الآخر سنه یکهزار و یکصد هجری واقع شده چنانچه این مثنوی از ان شام خبر میدهد —

لمحرره

بیا ای دین که عزت داری امروز — ... عشرت داری امروز
بیا ای رونق اسلام خوش باش — که اینست آدم هنگام خوش باش
بناز ای مسند دین شریعت — بناز ای مسند اهل حقیقت
برقص ای ماه آسمان از شوق صد بار — نه چندان کافتد از فرق تو دستار

نوید تهنیت آمد ز پیک سعد — نه دیدش و مانیها بهر کار

مبارکبا دو دل پر سعد ز دواجی — بشارت داد شادی ازدواجی

سلام با ادب بنوشتم از پیغام — سلام از کوه آمد سوی ما هم

شده سرسبز اشجار مسائل — ز پرکار زد از شادی جلاجل ۲۰

بر آمد آفتاب از برج توفیق — منور گشت زو آفاق تحقیق

نگار خانها یافت رونق — بهار باغ خانها یافته رونق

ز هجرت منقضی شد یازده صد — الوالنوث اندیشم کش در آمد

ز فکر تهاه طبع اهل معنی — بر آمد سال تاریخش ز معنی

الغرض چون قلم از تکمله ولادتش شیر سیاه ام گردید، لازم که حقوق مادری وی را رعایت نمایم ——— مادرش صالحه روزگار و صاحب حال و قال و صرف بهمت و جر المزوی رجال صبیت شیخ منیر خان صدیقی بود — و این شیخ منیر خان مردی بود در نهایت عالیشان اهل جاه و ثنا، با وجود تعلقات احتشام و مناصب رفیع کمال بی تعلقی داشت، با این همه تکالیف ریاست نقوش بی تعلقی بر صفحه دنیا می نگاشت ——— در قصبه مچهو پور معروف به سپاه سکونت داشت و جد خطاب خانی بتصحیح رسیده که شیخ عبدالحکیم صدیقی رحمة الله علیه با هژده پسر که هر یکے لمعه حیث و شجاعت آراسته بودند در زمان حراوت امیر تیمور صاحب قران از ولایت بالادست بجونپور تشریف آورده سلطان ابراهیم شرقی نزول وے از فرط صفات علمی داشته

آباد و سیر حاصل — در تعمیر احوالش کما حقه سعی نمود، و فراخور گذران معاش زمین مواضع آباد و سیر حاصل در جاگیر مقرر کرد — روز بروز بمجنبات طبعی و ترددات پسندیده منظور و مقبول سلطان میگشت — تا زمانیکه بعض پسرانش قابل خدمات سلطان شدند، همیشه در سیر و شکار بملازم رکاب سلطانی حاضر بودند، چه در بزم مصاحبت، چه در هنگام محاربت، و از ایشان ترددات دلپذیر بظهور می آمد، سید حتی که بمناصب ارجمند امارت سرافراز گشته بخطاب خانی اختصاص یافتند. زمام تسلط و مدار المهامی پرگنات مثل مچهو پور وغیره اطراف آن در دست اختیار ایشان تفویض یافت، ایشان دیانت و صداقت حضرت صدیق را کار فرموده لوای اجتهاد و وابار ۲۱

منجهولی — بر افراختند — آخر ولایت غیر عمل تا دیار منجهولی و اطراف آن تا سرحد بهار در عمل آورده خطبه و سکه بنام سلطان جاری ساختند، از کثرت این نوع ترددات سلطان التفات شاکره دعا یادی بود ع تا زمانیکه امر سلطنت بسلطان حسین شرقی قرار یافت، ایشان نیز مثل سابق بانواع ترددات فرمان روائی میگذرانیدند. چون که از انقلاب زمانه سلطان حسین از صدمه تاخت سلطان سکندر لودی پادشاه دهلی از جونپور مع علایق و لواحق شکست خورده

بپادشاه بنگاله پناه برده وفات یافت، چنانچه این امر مفصل در کتب تواریخ مذکور است، ۲۲

سلطنت جونپور به دفعه در تصرف اولیای سلطان سکندر لودی درآمد، درین تخلل عزل و نصب گوره مجره گردست آزار شیخ عبدالحکیم و پسرانش جلا وطن گردیده بودند، هر چه متفق علیه چون

نور و ملخ جمعیت بهم رسانیده درا فزونیت دودمان بظهور رسید که محاربت بستند چنانچه حضرت ملک
الشهدا سالار مسعود غازی بن حضرت امیر سپه سالار ساهو علوی در تخلل سلطان محمود غزنوی در
بهرائچ بمحاصره کفاران و مشرکان دراَمده باستقلال بهمت خود و راسمه صحابه کرام فدا سے دین مهدی
علیه السلام نمود، همچنان شیخ عبدالحکیم نیز در محاصره مشرکان بهمت و شجاعت خود در مصرف زندان و مصاب
مصروف دین مهدی نموده دولت سعادت شهادت حاصل نمود ۔
و شیخ فتح خان اولیا بن شیخ عبدالحکیم مردے بود بنا بیت اهل صلاح قبل ظهور این مجاهد
جهاد اصغر را رعایت نموده بر صدر جهاد اکبر جلوس کرده بود، ترک و انقطاع ما سوی الله و
ص ۲۳ طریق و عقاید که لازم فرقه صوفیه باشد همه در ذات بابرکات او بیش از بیش بود که در وقت خود
نظیرے نداشت، باوجود مشکرات اکثر خوارقات عجیبه از وے بظهور می آمد حتی که از زبان فیض
ترجمان پیر خود بخطاب اولیا مخاطب گشت، از آں روز او را فتح خان اولیا میگفتند، زندگانی
درشاهده محبوب حقیقی به عیش و کامرانی بسرانده ۔ تو خر الامر باد وشیبے حجاب جسمانی صحبت
ابدی حاصل نمود ۔ رحمة الله علیه ۔
آمدم بر سخن اول، چوں والدهٔ صالحه حضرت مرشد حقیقی دائیت برکاته یکے
از پردگیان حریم عصمت و حلقه نسوان اهل الله بود بسبب درازی کلام مشتمل بر احوال ایشاں
نمیشود، با صل مدعا می پردازد ــــ قبل از ولادت حضرت مرشد حقیقی وی را حق تعالی پسرے
کرامت فرمود که در حسن صورت بے نظیر وقت بود ــ

گویا بزمین ستاره آمد ـــ یوسف بجهان دوباره آمد
خورشید ز شرم مهر رویش ـــ ننمود مقابله بسویش

والدین شیفته جمال با کمال او بودند، اما از انجا که پرورش مارا نیش ~~ ~~ در پی است
باغبان قضا آں نوباده حدیقه ولایت را در چمن علیین نشاند، داغ هجرت و الام بر سینه والدین
گذاشت ــ

بر جانم زخم پرکارے، درونم داغ یارے ـ که از زخم بروں نالم که از داغ درون گریم

ص ۲۴ بعد وفات آں معصوم هر یکے از ما آرزوے فرزند نرینه در اضطراب می بودند حتی که جده بزرگوار
حضرت مرشد حقیقی که معصومه و پارسا بود، از غایت تمنا اکثر میگفت که الهی فرزندے محمد شاه را
پسرے هم قبیح صورت هم کرامت فرماے، تا پدر که قباحت طبیعتش دل بر بقاے وے تواند بود، حق تعالی
دعاے آں معصومه بزیور اجابت مزین ساخت، بمجرد وے ایام انوار ولادت حضرت مرشد حقیقی
جهان را از ظلمت شرک روشن گردانید چوں آں معصومه نفسے تا طمع داشت دعایش بر فرمان اجابت
بخشید، وقتے که حضرت مرشد حقیقی بر جود آمد بر رخ وے در نظر حاضران بصورت نا مطبوع
در آمد ـ از ظهور این منقبه حق سبحانه مراد و حکمت بود، یکے اثر اجابت دعاے جده وے و دیگر
امنیت از نهیب چشم بد ــ
الغرض که دراں وقت حاضران در اهانت صورتش سخنان تحقیر میگفتند و این ندانستند که وی صورتاً

ومعنًا محبوب ترین مخلوق خواهد بود۔ پس آثار نانا چون سبزہ نورسی حسنش را نظارہ تازہ
می رسید جمالش را رونق دیگر می افزود۔

للمحررہ ؎ عذار تست که والشمس والضحیٰ گردید ۔ دو زلف تست که واللیل اذا سجیٰ باشد
ص ۲۵ بایں جمال درخشان بسر ذرہ مہر منیر ۔ چو ذرہ پیش عذار تو در ہوا باشد
عقل فدائے تست زانکہ یک تبسم تو ۔ جراحت بجہ ہا کہ مجروح را دوا باشد

پس چون تہنیت ولادت حضرت مرشد حقیقی بجناب ولایت مآب جد بزرگوار وے حضرت مخدوم
شاہ اسمٰعیل قدس سرہ رسید، بر اختیار از آن نوید و قصیہا نوید انواع الطاف مشکر مثل بشارت
لشام عنزتی و قطبی وغیرہ مقامات بر زبان مبارکش راند چنانچہ آن الفاس متبرکہ مبارکش بے
کم و بیش شارہ می افتد کہ الواب فیوضات و معارج کمالات و تلقی مقامات بر حضرت مرشد حقیقی
+ مفتوح گشت الحمد للہ علی ذالک ۔ چون این طائفہ سرمست قرب نوافل می باشند
ہرچہ میگویند از حق میگویند و ہرچہ میشنوند از حق می شنوند، و ہرچہ می بینند از حق می بینند
سہام الناس انیطائفہ از ہدف اجابت ہرگز نہ زاحف باشد۔

معنی زاحف
تیری کہ بر زمین
نہ افتد۔

فائدہ درترغیب الصلوٰۃ مسطور است کہ ہر کہ خواہد دعاء وے مستجاب بود
باید کہ دو چیز نگاہدارد یکے آنکہ وقت دعا دل حاضر دارد، و دیگر آنکہ لقمہ و کسوت را از وجہ
حلال سازد، تا دعاء وے اجابت پذیرد، و در ہر خانہ مومن کہ رشتہ تا ہے از حرام باشد
ص ۲۶ اہل آن خانہ راہیچ روے دعا مستجاب نشود۔ قال رسول علیہ السلام ان کان فی بیت مومن
سلک من الحرام لم تستجب دعوتہ۔ فی الحدائق مر ابراہیم بن ادہم فی اسواق
البصرۃ فاجتمع الیہ الناس فقالوا لہ ان اللہ تعالیٰ یقول فی کتابہ ادعونی استجب لکم
ونحن ندعو فلا یستجاب دعاءنا فقال لان قلوبکم ماتت بعشرۃ اشیاء، اولہا عرفتم
اللہ ولم تؤدوا حقہ، والثانی قرأتم کتابہ ولم تعملوا بہ، والثالث ادعیتم حب رسولہ
وترکتم سنتہ، والرابع ادعیتم عداوۃ الشیطان ووافقتموہ، والخامس ادعیتم
حب الجنۃ ولم تعملوا لہا، والسادس ادعیتم خوف النار ورھنتم ابدانکم لہا، والسابع
اقررتم بان الموت حق ولم تستعدوا لہ، والثامن اشتغلتم بعیوب اخوانکم عن
عیوب انفسکم، والتاسع اکلتم نعمۃ اللہ ولم تشکروہ، والعاشر دفنتم موتاکم ولم تعتبروا
بہم۔ انتہیٰ ـــ کلامے باید دانست کہ نزد اہل اللہ قرب بر دو نوع است یکے قرب فرائض، دوم
قرب نوافل۔ قرب فرائض آنست کہ ذات وصفات سالک در ذات وصفات فاعل حقیقی محو گشت
ص ۲۷ آلت انکہ عبد آلت گشت و حق فاعل، و این قرب مخصوص بر ذات بابرکات سرحلقہ مرسلان حضرت
محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بود، چنانچہ کلام الٰہی بران مشعر است، وما رمیت اذ رمیت و
لکن اللہ رمیٰ۔ دیگر قرب نوافل کہ بہ فیوض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اولیاء را است بآن
مستفید اند آنست کہ صفات انسان در صفات حق محو شود انکہ حق آلت گشت و عبد فاعل،
چنانچہ کلام قدسی بران ناطق است لا یزال یتقرب العبد الی اللہ بالنوافل کنت سمعہ وبصرہ الخ
حاصل کلام آنست کہ از اولیاء است ہر کرا عنایت خاص الخاص تشریف آن قرب عنایت

نمودند، کلام اولیں کلام حق باشد، ہر چہ گوید از حق گوید، چنانچہ رئیس مستان شہسوار مضمار
اسرار حضرت شیخ فریدالدین عطار بداں مقام معراج یافتہ از کلام وی معلوم میشود ؎

من خدایم من خدایم من خدا — فارغم از کبر و کینہ و از ہوا

الغرض چوں جد بزرگوار از حضرت مرشد حقیقی از کیفیت قرب نوافل سرمست بود، آنچہ از افکار منتشر در مزید مقامات عالی دربارہ وی راند آوردن تاثیر آن افکار در بارہ تحقیق با تصدیق جلوہ گر است نمودہ ؎

ای فروغ حسن وحدت غرہ سیمای تو — سرو بستان کرامت قامت زیبای تو
حسن ماہ چاردہ در پلہ میزان عقل — کمتر آید از کمال حسن دل آرای تو ص۲۸
ہر کجا تقریر وحدت در فصاحت سر کند — لذتش پابند گاہ نطق روح از لعل تو پابندگاہ
کاشف راز حقائق جز تو نبود ہیچکس — واقف سر نہاں نہ جز دل دریای تو
مرحبا فاحببت اعرف را گرامی واسطہ — گوہر ذات عدیم المثل بیہمتای تو فاحببت ان اعرف
حیدری را تاج سر خاشاک درگاہ شماست — سرمہ چشم اولی الابصار خاک پای تو

از انوقت کہ ذات با برکات حضرت مرشد حقیقی بوجود آمد گر ہر دو دمان عالی او را جلاے دیگر افزود و در ہر مشربات جزوی و کلی رونق چہرہ فرحی پدید آمد، چنانچہ اکثر اوقات عند التقریب والدہ حضرت مرشد حقیقی میفرمود قبل از انکہ فرزندے ابوالغوث متولد شود با نواع عوارض بکردہ گرفتاری داشتم چوں بارے حاملہ شدم از جمیع عوارض پائے فراغت در دامن راحت کشیدم و بہمگی خوشی و صحت المزاج زندگانی بعیش و کامرانی میراندم چوں وے متولد گشت از انوار ولادتش تمام خانہ روشنی برکت یافت کہ ہرگز عشر عشیر آن نبود، تا کہ از خانہ قدم بدروازہ بیروں ننہاد آں برکات بے تصور در ترقی یافتہ چوں استعداد و جمعیت و قابلیت ذہاب مدرسہ و خانقاہ شامل حال وی گشت آں برکات بدر و جا بہروزی
تقسیم یافت درون و بیرون از کرشمہ فیوضات ذات بابرکاتش متجلی و متنور میبود۔ پس چوں ص۲۹
بعنایات ازلی انقطاع کلی نمودہ در سعی در وحدت آباد عرف لبرہ بگوشہ فراغت نشست، از برکات مذکورہ بر یکا نہائے معتنہ اثرے نیافتم، آں زمان تصدیق کردم کہ ایں ہمہ برکات قدوم فیض لزوم فرزندی ابوالغوث بود۔

الغرض ذات بابرکات [illegible] در راحت سبحانہ تعالیٰ ذاتش افتتاح جمیع مطالب و مآرب پیدا کردہ ہر یک اعیان اکابر و اشراف بلخ و اہل اللہ و جمیع متشابہان و عوام الناس وی را محترم میداشتند۔ الحمد للہ علی ذالک۔

در انوقت کہ در عمر شہ رجبی بود جد بزرگوار وے حضرت مخدوم شیخ اسماعیل قدس سرہ رجبی ربیعا
در صدر جناب جلوہ سر داشت با وجودیکہ آں حضرت از قرب حضور با ہیچ فردے ملتفت و متوجہ نبود و چوں دایہ مہربان حضرت مرشد حقیقی وے را در آغوش گرفتہ بحضور آں حضرت میرفت میگفت نور دیدہ ولایت قرۃ العین ہدایت ابوالغوث بقدم بوسی رسیدہ اگرچہ در انوقت توجہ بجانب دیگر داشتے لیکن وا صنائے ایں صورت سر بر آوردے و ایں کلمات بر لفظ مبارک راندے بعد غوث
ابوالغوث، اقطاب ابوالغوث، ابدال ابوالغوث، در ہم غوش گرفتہ با نواع تلطفات شفقت ص۳۰

میفرمود، با آنکه اثر آن مستظهر میساخت، با این همه تفقدات در مهد ولایت پرورش می یافت،
در اندک مدت علوم دینی بر وفق قوانین اسلاف تحصیل نمود، جمال وی را کمال دیگر افزود، هر کس که
جمال ولایت وی را مشاهده می نمود بے اختیار شیفته میگشت، چون وی شش ساله گشت جد
بزرگوارش ازین سرای فانی در منزل باقی نزول نمود — پدر بزرگوارش حضرت شیخ محمد شاه قدس سره
در تعمیر و تزئین احوالش میپرداخت، از مشاهدۂ محاسن عادات که از وی در ایام طفولیت بوضوح
می انجامید شکر از حضرت صمدیت بجا آورده مسرور و مبتهج میگشت — هرچند معاملات دینی
باصالت و وراثت ارث انبیاء علیهم السلام مطابق العلماء ورثة الانبیاء بالاستحقاق بوی رسیده
بحسب ظاهری نیز از وجودش در نوز عوارض معذب گشته از صغر سن تا ایام بلوغ بانواع امراض
بدنی مبتلا بود که بیننده از آن کراهیت می ورزید — عمده آثار تعارف اولیاء الله همین خواهد بود،
ظاهر است که انبیاء علیهم الصلوات که مقرب لب الاحدیت و نواب بارگاه صمدیت بودند از عقوبت
ص ۳۱ عوارضات و صعوبت شدائد که بانبیاء رسیده آشنال آن بکسے نرسیده — آدم که سر حلقه نواب
خاص با اخلاص بود از منزل مصفی دار السلام بآن حرکت نا ملایم بیرون گشته، از فرقه حوا که
حقا الود خبر نداشت چندسال در بادیه هولناک بے مونس و غمخوار سرگردان میگشت از گریه
دردناک وی روی زمین بنوعی انباشت که دام و دد از آن سیراب بودند علی هذا القیاس زکریا
را با اره و ایوب را بکرمان مبتلا کردند و یونس را بجوف حوت و یعقوب را بالفراق نور دیده
و یوسف را باذیت اخوان و خلیل را بنار و اسمعیل را بدشنه و پیغمبر ما را اعلی اکمل التحیات بجفای قریش
و برین قیاس از احوالات اولیاهم اطلاع باید گرفت، از حلقه اولیاء اهل بیت حسن مجتبی و حسین
شهید کربلا که قصص خاتم نبوت و نوباده بوستان ولایت بودند، و جبرئیل در مهد صبا گهواره
جنبان ایشان بود در حق ایشان آنچه اذیت و جفا از بنی امیه رسید همه را از ملاحظه آن
صعوبت جگر در التهاب و دیده در انسکاب است الی یومنا هذا — از اولیاء وامت هم بانواع بلا
مبتلا بوده اند —

ص ۳۲ حکایت — در کنز العاشقین مسطور است در حق شاه جلال جلاله چون محنت را بوجود
آوردند چهار هزار سال برشاخ عرش فرش بیقرار گسترده بود می نالید چون هزار سال بر وی بگذشت
بمناجات آمد گفت الٰهی سایر مخلوقات و موجودات را در وجود آوردی هر یکے را مکانے و مقرے
پیدا فرمودی، ملکا بادشاها مرا وطن کجا است — خطاب آمد که یا محنت هرکجا دلے بینی که صدف گوهر شوق
ذوالجلال ما است سینۂ بینی که بنا بر محبت ما سوخته است آن سینه و دل وطن و مسکن تست، محنت
بگفت که یا پروردگار بندگان تو طاقت زخم ما ندارند، خطاب آمد که یا محنت ما را دوستان باشند که
برابر هفت آسمان و زمین اندوه باشد و در آشامند و روی از درگاه ما نگردانند، تو ولایت خود بگیر
هر کس را لبریز عشق شربت بچشان — همانجا نوشته که یکے از عاشقان حضرت عزت پنجاه سال عبادت
کرده بود، خرده باد در روی او پیدا شده بود که روی بگرفت و کرم افتاده و او مستجاب الدعوات
ص ۳۳ بود، هر کس را که دعا کردی آواز آمدی خلاص گشتی گفتند که در حق خود دعا مکن، تا ازین رنج

خلاص شوی گفت خواست من خواست دوست من است، او را چنین میفرمود که اگر وعید بلا صبر کنی بدرجه ایوب علیه السلام رسی و در نعمت من شکر کنی بدرجه سلیمان رسی انتهی ~~نقل است که در جمیع احتیاجات~~

نقل است که در جمیع رسمیات لابدی از قبیل مثل تنگ چشی و ختنه و مکتب وغیره تکالیف بدعت بوقوع نیامده با وجود که پدر عالیقدر وی تصرف بر کمال داشت، و مرکوز خاطرش بود که در رسوم مذکوره دست تصرف بمرتبه غایت دراز نماید. اما درالوقت از پرده غیب حرکتی بوقوع می آمد که موجب توقف آن رسوم میگشت — چون حق سبحانه تعالی ذات با برکات وی را از ابتداء سلک مشربی پیدا کرده بود بجمیع وجوه بعین عنایت نظر فرموده از تکلیفات نامشروع محفوظ داشت —

چون وی ده ساله گشت طریق عبادات شرعی جمیع احتیاط شرعی فرموده از صوم و صلوة فریضه و نوافل قضا نمی‌ گذاشتی، درالوقت صبا از بهجت و شوق و خوشی و آزادگی و اخلاص ای

۳۴ اهل الله را انگشت حیرت در دهان بود — مردمان جوانب و اطراف باستماع کمالات صوری و معنوی مشتاق لقای وی و ملازمت می آمدند، از ایشان بهره تفاوت در ریاضات و مهمان نوازی و اخلاق و ترک و تجرید و استقلال و توکل و قناعت و شوق و ذوق و تواضع و دلجوئی و استغنا و صبر و تسلیم و رضا و فقر و غنا بذل و عطا و ذکر و فکر و نشست برخاست و فصاحت کلام و بلاغت و امتیاز و امثال آن بنهایت منبسط و فرحناک میرفتند و میگفتند

لمحرره — یا رب این گلدسته حسن از کدامین گلشن است — کز شمیم او مشام آرزو معطر گشت
یوسف ثانی بمصر جاه اینک آمده — نقد جان برکف نهاده مشتری مردو زن است

چون وی یازده ساله گشت پدر بزرگوارش از دنیا بکلی انقطاع فرموده قدم سلوک مردانه وار در طریق تجرد استوار کرد — چنانچه بتفصیل در احوالش مذکور خواهد افتاد — تعویذی تبرکا در گلوی مبارک بود که فیض آن بنهایت اثری عظیم داشت، حضرت مرشد حقیقی میفرمود که مارا آرزوی تمام بود که آن حضرت تعویذ را بمن ارزانی داشتند از انجا که مقلب القلوب سمیع القلوب گفته اند آن حضرت از غایت نوازش مارا در آغوش خود جای داده بانواع دلداری بوعظ و نصایح هدایت میفرمود آن

۳۵ تعویذ از گلوی مبارک خود کشیده در گلوی من پوشانید، تعظیم و احترام آن بتقدیم رسانیم — و درالوقت از بعضی اشتغال نیز مامور ساخت. فردای آن بقدم تجرد زاد سفر در کمر بسته، سبحان الله. آنقسم ترک و تجرید کردی بقدم مجاهده پیش گرفت، هیچ یکی از احوال این طایفه در کتب تواریخ منظر نیامده

نقلست که وی از سن یازده سالگی تا که بقدم تجرد در گوشه فراغت نشست گاهی درون خانه دست بر سفره دراز نکرده — چنانچه خود میفرمود که روزی ضعیفی بدروازه آمد وقت طعام شبینه طفلان بود ما حضری موجود بود من هم با اتکای والده در آن ناشتا موافقت خواستم در پی اثنای پدر بزرگوارم از در درآمد مارا بر سفره دید غایت برهم گشت که مهمان بر در دروازه نشسته و تو دست در طعام دراز کردی چه خوش بودی از پی ما حضری با مهمان طریق میزبانی سلوک داشتی، چندین سخنان که از قبیل اعتراض و مشتمل بر نصایح دلپذیر درالوقت بزبان مبارک فرمود. دست از طعام باز کشیدم الاان روز آنچه حق تعالی

درد و روز و شب از اقسام ماکولات و مشروبات بر قدرے که عنایت میفرمود در حضور کرم خالقاه با اشواق طلب و

ص ۳۶ فقرا تناول مینمودم۔ سبحان الله آن آرحمت شمائلی جوہر قابل پیدا کرده نزدیک او حرفے از مواعظ در حق کسیت

وہر کرا از ین نصیبه تعلق داشته اند در پیش وے جز ایذ نعایم خرنیست۔

ملحرره ؎ بر پیش اہل ادب حرفے از نصایح گو ۔ که دفترے شود اندر دلش بگیر ذ جا

جز ایں رز سوا لفظ بنا تراشیده مگو ۔ که بشمرد از جهل او الف با تا

فائده ۰ فی خلاصة الحقائق عن عائشة رضی الله عنها قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لم یعلم العبد ما له من الکرامة اذا اکل مع ضیفه ما اکل وحده فان لم یجد ضیفا فمع جاره فان لم یکن له جار فمع عیاله ۔ وفیه ایضا ومن اکرام الضیف ان یبدأ بغسل دا بته ۔ وروی جابر رضی الله عنه عن رسول الله علیه السلام انه قال احب الطعام الی الله ما کثرت علیه الایدی ۔ وروی عنه علیه السلام انه قال الاکل مع الاخوان شفاء ۔

چوں وے سیزده ساله گشت در معاملت دریافت که پدر بزرگوار را سفر آخرت عنقریب است

چنانچه خود میفرماید که بخاطرم گذشت که اگر این الهام تحقیق است از حکم الهی چاره نیست پس ما را لازم است که

از شریف بیعت آں حضرت فایده صوری و معنوی حاصل نمایم شاید بیشتر وقت مرافقت نکند۔ اما خوف آں حضرت

ص ۳۷ بر دل من چناں استیلاء داشت که گاہے در خدمت چار چشم نگشتم ۔ و از حفظ آداب سخنے معروض نداشتم ،

آنچه ضرورتر بود به زبان دیگر بعرض رسانیدم آخر الامر بوسیله دیگرے در خواهش خود را معروض نموده شد

چوں سال سیزدهم را منحوس داشته اند بر تقدیر آں در توقف چندے جواب فرمود۔ چوں حضرت مرشد حقیقی

را فراغت اوقات بنوعے دیگر مسلم بود مکرر معروض داشت ؎

اینی سخن بگردش ماه و ستاره نیست ۔ در کار خیر حاجت ہیچ استخاره نیست

نحوست سال سیزدهم بعوض این چنین نعمت مترقب مضایقه ندارد ۔ آخر آں حضرت مراقبه فرمود، در عالم

دریافت که این نوباده بوستان ولایت مرجع مطالبات دینی و یقینی و پیشوائے مقتدای مشایخ ادوار خواہد بود

اگر چه افتتاح مطالب وی از جائے دیگر است اما بشتاب برائے اجرائے سلاسل تبرکا دستگیری وے باید

نمود ۔ پس آں حضرت باستظهار امر باطن دعوتش را با جابت مقرون ساخت حسب حال باینمقال

پرداخت ؎

آری حسنت باتفاق ملاحت جہاں گرفت ۔ ار کے باتفاق جہاں میتواں گرفت

ص ۳۸ الغرض بعد از تطویل مقالات حضرت مرشد حقیقی دامت برکاته تاریخ یازدهم شهر ربیع الثانی سنه

یکهزار و یک صد و سیزده به تشریف بیعت که بطنا بعد بطن ارث اجداد بزرگوار بود مشرف گشت ؎

شکر خدا که از مدد بخت کارساز ۔ حسب آرزوست همه کار و بار راست

آخر معدودے ایام عیش و کامرانی منقضی گشت ، شانزدهم ماه صفر سنه یکهزار و یکصد و

چهارده ہجری پدر بزرگوار شربت کل نفس ذائقة الموت چشیده بر بستر کل من علیها فان استراحت

نمود عالم روشن در چشم جہانیان تیره گشت ۔

ایزد سبحانه تعالی ذات با برکات حضرت مرشد حقیقی را آنقدر اشتیاق عطا فرمود که بقضاء الهی

رضا داده با متعلقان و جهت تأدیب قدم ماند — اما بظهور این حادثه دل وی از اشتغال دنیا بکلی منقطع
گشت و میخواست که ترک ایشان گرفته بقدم تجرد زاد است فرصت بر میان بندد اما چون سنین ولایت
دوده مان مطهر وی به حد بلوغ نرسیده و متعلقان قابل پرورش بودند بموجب امر باطن چندی توقف و انکار
فرمود. معین انفتاح مطالب خود را بر قد انوار حضرت مخدوم شاه اسمعیل قدس سره حواله نمود هرگاه
ص۱۳۶ که از فیوضات دنیوی فراغت یافته با همین فرزند منور آنحضرت میرفته و بکسب مشغول میشد اهل
سفره را با انواع تلطفات حین حیات حاضری یافت — اکثر فواید و عقاید این طریق اخذ مینمود
با خصوصی آن حضرت غایت صحبت مرانه دشت میداد از این شمایل اگر وی را در سیه خوانندگی
بمستحسن خواهد بود

الغرض بعد وفات پدر بزرگوار دل وی از تعلقات دنیا که سجن المومنین است
بکلی رمیده گشت. اما بجهت انتظام آستانه اجداد بزرگوار و تعمیر احوال متعلقان کار دنیا
دست بردار شد. در صورت با انقطاع آن پرداخت، انچه از روحانیت پاک جد بزرگوار مامور میشد
در انجا فوران مبالغه مینمود. چون جام شوقش از راوق بل من مزید لبریز گشت غلبه محبت محبوب
حقیقی در کار شد جهت تحصیل منافع نیک از هر دو کامل که باشد لطالب اشتیاق برآمد چون پدر بزرگوارش
در احمدآباد بنارس ترک و تجرید کرده بود چنانچه پیشتر مذکور خواهد شد ان شاء الله تعالی.
آن مقام را تفاول گرفته بصوب بنارس توجه نمود در مدارس و خانقاه اعیان و اکابر آنجا
از مطلب خود لمحه نیافت اما از تصدیق تفاول که بالا مذکور شد شوق خود را مضاعف یافت
ص۴۰ هر چند که درکمیدن کار از دار خانگی نامه منتظم بعاودت تواتر فرستادند اما باجابت مقرون
نشد از انجا بنا ز پیچ و توجه نمود انجا هم غنچه مقصود از نسیم توجهات اکابران دیار رود
به شگفتگی نیاورد چندی بتماشای آن دیار در اشتغال علم ظاهری بسر برد بعد انقضای
ایام چند بابت روحانیت پاک جد بزرگوار بر طرف وطن مراجعت فرمود باوجود کثرت ابلاغ
خدمات آستانه اوقات خود را بر طریق معهود احبا میداشت، بر لب لمحه دنیا نمود
اخلاص با محبوب حقیقی می باخت در مینو کرده بر ایا شی شوق در ذا الیه اخلاص افتاد
آرزومند به زیارت مقابر اهل الله بر دلش استیلا یافت برای تحصیل سعادت زیارت روضه
منوره امیر کبیر سلطان السید اشرف جهانگیر قدس سره تعلق خاطر بر کمال پیدا آورد.
اما از کثرت خدمات آستانه فراغت موافقت نمیکرد بزبان حال این لطیفه را میسرود
ص هجر تو مقصرم از دولت ملازمت — ولی خلاصه جان خاک آستانه تست
در اثنای این تعلقات رغبت خاطر حضرت مرشد حقیقی جهت دریافت سعادت زیارت
حضرت سلطان سمنانی بحد نهایت رسید باتفاقات حسنه هر دو کناره زبان مبارکش رنگ سیاهی
گرفت، اگرچه این واقعه از نتیجه خوارق مخصوص اولیا و کملا است که هرچه در آن حالت از زبان
ص۴۱ سادر شود که به شرف اثر اجابت بخشند — اما از مشاهده این حال هر یک دوستداران و هوا
خواهان بر مرض مبدل دعا رحی گروه متعرف شدند هر یک مشفق علیه و دفع آن بر چشمه

فیوضات حضرت سلطان تارک سلطنت سمنان مشرف کردند حضرت مرشد حقیقی مطابق
مثل مشهور انچه طبیب را باید حاذق فرماید آستین همت از جمیع ترددات سلطنت
بر افشاند و همه کلید کارگزار جهت تبلیغ خرجات آستانه بوصایای ذات جمیع مقرر
نمود. خود با شعرا و سه که داشت همگی همت بار آورده السفر کمین و سیلة الظفر بود
برگماشت. سرمست راوق اشتیاق بعد القطاع مسافت مراحل بشرف زیارت اول
صدر آرای مسند مظهر العجائب تارک سلطنت سمنان محبوب حضرت سبحان امیر کبیر
حضرت سید اشرف جهانگیر قدس سره فواید صوری و معنوی حاصل نمود، بمجاورت
آستانه متبرکه آنسو گجیش اختیار کرده در جانب پاک آنحضرت را بانواع التفات
بنده نوازی حاضر یافت. انچه از دقائق مشائخ مناهج فرقه صوفیه معروض داشت
ازان حضرت جواب شافی می یافت، اکثر اوقات بے تکلف سوال از بعضی مسایل
ص۴۲ که تعین صراط المستقیم این طایفه تواند بود تلقین حاصل می شد، هر روز بلافصل صحبت
محرمانه در غایت شوق و ذوق کلمات توحید و نکات معرفت و تجرید دست میداد
حضرت مرشد حقیقی در حفظ ادب و اتقیا زبدین مقال دمساز بوده

شکر فیض تو چمن چون کند ای ابر بهار — که اگر خار و گر گل همه پرورده تست

الغرض از جناب ولایت مآب جهانگیری بجهت زیارت محبوب الرحمن حضرت مولانا
شاه رمضان قدس سره مامور گشته اکثر نوادر این طریق از آنجا اخذ نموده بدولت سعادت
ابدی و شمول عواطف سبحانی بوطن مالوف معاودت نمود. الحمد لله علی ذلک۔
درین مقام حضرت مرشد حقیقی میفرماید هرچه از عوارض خیر و شر بر بنده
که خلق الانسان ضعیفا در شان اوست متعرض گردد مستحسن خواهد بود۔
خواهد محبان صادق آنست که از خیر شکر گو باید و نه از شر شکایت کند بلکه هر همه
را بفضل الهی منسوب ساخته بهمت و استقلال در دل تصدیق دارد که عاقبت آن مطابق ما
+ صنع الله فهو خیر مرضی و مستحسن خواهد بود، چونکه رنج را گنج و هر شب را روز و هر
خزانے را بهارے در پس است۔

للمحرره
در بلا ثابت قدم مردانه باش — چونکه راحت بعد او بے درے است
نیش زنبور را نه مجروحت کند — کی خوری از آن عسل کاندر وے است

ص۴۳ حاصل آنکه اگر عارضه کرده سیاهی کناره زبان متعرض احوال من گشته بر خود از شرف
مجاورت جناب ولایت مآب حضرت سلطان سید اشرف جهانگیر همدوش سعادت نمیگشتم
و بدان مدارج تفقدات آنحضرت اختصاص و تقرب نمی یافتم۔ اکثر اولیاء الله درین خاصیت
مخصوص بوده اند، چنانچه از اکابر سلسله چشتیه حضرت راجی سید احمد حلیم الله بدین خاصیت
اختصاص داشت که هر دو کناره زبان مبارک آنحضرت سیاه مینمود۔ بدان سبب هرچه
بر زبان معنی حبیب ترجمان می گذشت بے کم و بیش بظهور می آمد۔

القصه چون حضرت مرشد حقیقی از تحصیل سعادت جاودانی زیارت شاهباز
بلند پرواز لامکانی تارک سلطنت سلطان سمنانی فواید طریق صوفیه اخذ نموده بر
آستانه اجداد بزرگوار تقرب یافت، با وجود احتیاط طالبان را غنیا عقاید و فواید صوفیه
را با شتغال باطن احیا میدوشت زیارت مزار متبرکه اهل الله و سایل افتتاح
ابواب مقاصد خود شمرده خویش را بجمیع وجوه در بلاد این طایفه نسبت، در ان
بلاد و قصبات و قریات هرگوز صاحب ولایت را چه از احیا و چه از اموات که بر
مسند اداتم الفقر فهو الله جلوس داشته بجز تمام خدمت کرده اقلید فتح الباب
ص۴۲ از کرشمه توجهات آنچنان جسته بفیض مراحم این طایفه برخوردار شد و عاید بمقامات عالیه
شهسواران مضمار محبوبیت شرف اختصاص یافت آنچه چند کلمات که در این صحایف
بجاده اخلاص ثبت نموده شد از دفاتر خوارق عادات او حرفیست - هرگونه سرحجالت
در اگر بیان معذرت دارم بهر حال سه المحرره

اوصاف دوست بهتر شیرین کند بیان را — ذکر حبیب خوشتر لذت دهد زبان را
گیرم که عقل سازد حصر مناقب او — آن حوصله نباشد نطق شکرفشان را
ای قبله مطالب ای مرجع خلایق — خاشاک درگه تو تاج شرف شهان را
دیگر غمی ندارد گر دوا گر سوزن — چون تو خلف خداداد این ما درزمان را
تا دارد گیر محشر باد اسعا بدوین — بر خاک آستانت هم پیر و هم جوان را

باب دوم — در بیان ایام بلوغ و ظهور منشاء شوق الهی و بر آمدن آنحضرت از خانه در طلب مرشد کامل و بهره یافتن از انفاس متبرکه مرشد و آنچه بران تعلق دارد

درین ایام سعادت انجام بدیده تحقیق و باصره تصدیق مرئی است که اکمل مظاهر
تجلیات ذاتیه افضل توسلات بدایع صفاتیه بشرف رتبه فردانیت از هر تجلای دوایط
وحدانیت حقیقت پرده بحرقه حق گیرا که معرفت اندوز حق پیرائی مشکل کشای جهان و جهانیان پرده
مرادبخش عالم و عالمیان سه المحرره

ص۴۳ قبله راستان ابوالغوث است — قطب هندوستان ابوالغوث است
آفتاب سپهر عز و کمال — در جهان بی‌کمال ابوالغوث است
مظهر نور وحدت الله — در زمین و زمان ابوالغوث است
بادشاه ممالک عرفان — بالیقین در جهان ابوالغوث است

شمه از احوال ولادتش تا ابتدای ایام بلوغ در اوراق سابق مذکور باعتقاد - اکنون
عندلیب لسان بشر نمات دیگر در ترنم می‌آید - چون ذات والاصفات حضرت مرشد حقیقی
قدس الله تعالی سره از شرف زیارت امیر کبیر سلطان سید اشرف جهانگیر بمطالب مرغوب
مستفید گشته بر سجاده اجداد بجمعیت خاطر جلوس فرمود چندین خیال حال خود را بلکبار

مسطور داشت هر روز خلوت نموده بر گزیدی انتظام و اهتمام امور ریاست را که چنانچه باید رعایت نمود. در بذل و سخا و خلق و تواضع و اظهار مسکنت و اوضاع صاحب سجادگی در آن وقت عدیل نداشت با هر آینده بمکارم اخلاق طریقه تخلقوا باخلاق الله مسلوک میداشت، پیوسته نظر همت به همتا بر تعمیر قلوب مسکینان و مستحقان و شیبان بر گماشته بر انچه از جد بزرگوار خود در معامله ها نمود میگشت با نواع اجتهاد آنرا امداد و مدت می نمود

ص۲۶ و علم ظاهری از سید الواصلین محبوب العاشقین میر سید غلام احمد که بزرگترین اولاد سلطان التارکین سید العابدین حضرت شاه موسی عاشقان اوده است قدس سره حاصل می نمود و این حضرت شاه موسی عاشقان اوده مرد ی بود محتشم در ترک و تجرید بغایت همت مردانه داشت چنانچه در آن وقت بفیض تربیت نظر از حضرت شیخ الاسلام محبوب الله خواجه حضرت شیخ صدر الدین عرف حاجی چراغ هند قدس سره بمقام قطبیت عروج کرده خرقه خلافت یافته صاحب ولایت دیار اوده گشته بنهایت تصرف عظیم داشت بقبره منوره او در اوده تا امروز حاجت روای خلق است

آمدم بر سر سخن اول چون حضرت مرشد حقیقی را ولوله اشتیاق تجرد حلاوت این ترانه در کام وقت آنحضرت انداخت

لمحرره — ره عشق نیست شایان قطع سراسری را — سر و پا برهنه باید فر قلندری را

خطره خاطر برا عتصام ذیل مرشد کامل رغبت نمود جذبات شوق عنان اختیار از قبضه اقتدار بیرون ربوده، زاد توکل بر کمر بسته بقدم تجرید پس فرگشت —

لمحرره — کرد عزم مستقل بهر سفر — بیخبر از خود ز جانان با خبر
ص۲۷ گشت از یار و دیار خود جدا — شوق جانان گشت رفیق و راهبر
شاهباز آشیان کبریا — راست کرده از پی پرواز پر
اندرین شوق ش بعزم رهروی — میگذشت روز و شب بیخواب و خور
ساقی دوران شراب شوق ریخت — ریخت در کام وجود اش سر بسر

از انجا که از برزخ جد بزرگوار خود حضرت مخدوم شاه اسمعیل قدس سره در معاملات با نواع تلطفات مشرف می شد در دل عقیده تصدیق داشت هر جا که همان برزخ مبارک مشاهده نمایم خود را در ان پله بندم اول بقدم ازادانه در محمد آباد بنارس تشریف ارزانی داشت چندی تنها شاه آنجا بسر برد — اما چون از مطلوب خود اثری نیافت بصوب اله اباد توجه نمود در مدرسه اعیان و اکابر آنجا بیگشت و مقصود خود را

۱۰ میجست، اما تصدیق در مرآت شهادت جلوه گر نشد، جمیع اکابر و مشایخ بتماشای جمال ولایتش انگشت حیرت در دهان داشته —

که یارب این نهال از گلشن کیست — تماشاگاه چشم روشن کیست
بر این پرتو دولت چرا نافت — جمال و جاه چندین از کجا یافت

هر اینکه دام داعیه شاه بجهت گرفتن آن شهباز فراز کرده‌اند - حضرت سید
عزم آمدن کرده در راه اولاد سادات گذشت نیز در اثنا تشریف داشت. با اتفاقات چنین
با یکدیگر ملاقات جسمانی دست داد - انواع حظوظ و اصناف انشراح حاصل گشت ۲۸ھ
بعد از مصافحه و معانقه از سبب تحمل بار سفر که قطعة من السقر است استفسار نمود حضرت مرشد
حقیقی دامت برکاته بر ماعی الضمیر خود آگاهی داد که در این سفر من بی اختیارم بر ضمیر صواب
اندیش مخفی نماند که با وجود آسایش گوشه و توشه هیچ عاقل و بالغ ارتکاب مسافرت بر
خود اختیار نمیکند اما سایق قضا عنان عزایم بی اختیار میکشد و منظر می آید که سرشته
این کار که در دست دارم غایت در پیچ و تاب گشت ع

ندارم من درین جنبش گناهی — بگو کهربا در خور گاهی کهربا

چون حضرت مرشد حقیقی دامت برکاته سخن با تمام رسانید آنحضرت در جواب فرمود که حق
سبحانه افتتاح ابواب جمیع امورات بر وفق السعی منی والاتمام من الله مقرر داشته
با عقده مالاینحل که انامل تدبیر نمیتوانند گشاد مسبب حقیقی بسهلترین در اسلحه حسب المرغوب
میگشاید ع

مشکلی نیست که آسان نشود — مرد باید که هراسان نشود

حضرت مرشد حقیقی از خفیات سینه بی‌کینه خود بعرض رسانید آنحضرت در جواب فرمود که
درین شهر درویشی می بینم که در تربیت طالبان استعدادی قوی دارد در خدمتش بهره حاصل
باید نمود شاید غنچه مقاصد سالی از نسایم فیوض لایزالی شگفته گردد - حضرت مرشد حقیقی ۲۹ھ
بدلالت رفیق شفیق بشرف قدمبوس جناب ولایت مآب حضرت شاه فتح محمد قدس سره
مشرف گشت - آفتابی دید که از مطلع هدایت سر کشیده و شاهبازی یافت که بر اوج
ولایت پرواز نموده پرتو انوار دل ما خلق الله نوری از غره ناصیه او درخشان،
لمعان اذا اتم الفقر فهو الله از چهره تابان وجود فانی لمدابلباس بقا متجلی ساخته
بمصاحبت با محبوب حقیقی باخته ع

لمحرره — آفتاب سپهر عز و جلال — مظهر نور ایزد متعال
قطعه — قطب الاقطاب پیشوای انام — شمع تابان محفل اسلام
صدر دیوان منزل ناسوت — کاشف سر عالم لاهوت
مستفیض از فیوض احدیت — واقف از کارگاه صمدیت
بود صافی نهاد پاک سرشت — مسند آرای خانواده چشت

بمجرد نظاره جمال ولایتش هر آنچه از برزخ کامل جد بزرگوار خود تصدیق کرده بود
بی کم و بیش معاینه نمود سر در قدم آورده آن کف پای ارشاد به ید بیضا بود بر
چشم مالیده سرمه ما زاغ البصر و ما طغی حاصل کرد ع

شکر خدا که از مدد بخت کارساز — بر حسب آرزوست همه کار و بار دوست

ص ۵۰ چنانچه حضرت مرشد حقیقی خود می فرماید که چون لمعات اوصاف آنحضرت که از کسی از مریدیم
مقدم آنجا مسموع شد خوف عظیم بر دل درویش مستولی گشت که خود را بیخود یافت، چنانچه
سعی بر بدن خارشت، از این علامات تصرف جلالیه کشو دکار خود بر وفق تصدیق که معاینه
کردم به تامل روان ملازمت گشتم همین که سر از دروازه برآوردم چشم چار شد دل بیدار
گردید به اختیار بعد مسوس دو یدم، آنحضرت بتعظیم تمام برخاست، بلکه از راه بنده نوازی
قدمی چند استقبال نمود در قدم افتادم لوازم فدویت را احتیاط کردم آن حضرت بر صدر
مسند جلوس نمود درویش با ادب تمام دست بسته در ملازمت بایستاد، آنحضرت از کمال
ذره پروری دست درویش گرفته مرا برابر خود جای داد بمراعات احوال پرسی مشغول گشت
درویش بتعظیم تمام معروض داشت ؎ لمحرره

زبخت خویشتن مرا امروز من سرافرازم — کاین زمان بزمین گوی شده ممتازم
هر آنچه خواستم از حق ظهور یافت کنون — ز اوج کسب سعادت خویشتن بالازم

القصه ساعتی چند از روز باقی بود در کلمات همین قبیل منقضی گشت ؎

شب آمد کارساز عشقبازان — شب آمد پرده دار کارسازان

ص ۵۱ صحبت مرا نه در غایت شوق و ذوق دست داد ؎

این شمع سر گرفته دگر چهره برفروخت — وین پیر سالخورده جوانی ز سر گرفت

+ میزبان حقیقت سفره اسرار غوامض الوهیت پیش مهمان عشقبازانه فراز کرد، اطعمه و اشربه مراتب و مقامات
احدیت و وحدت و واحدیت و عقد صراط المستقیم و فنای وجود و بقای ذات وغیره که درین طریق بدان التفا
- تواند بود پیش کشید، حضرت مرشد حقیقی ازانجا که حرارت عزیزی اشتیاق با قصی مدارج داشت، همه
عزیزی کا
متناول فرموده سیری ازو حاصل کرد و شگفت ؎

آن شب قدرے که گویند اهل خلوت امشب است — یارب این تاثیر دولت از کدامین کوکب است

هرچند کرد خانواده مطهره چشت کمال مجاهده تلقین در مبادی سلوک اقل یک شبانروز است، اما حق تعالی
حضرت مرشد حقیقی را آن قدر استعداد و قابلیت عطا کرده که در مجاهده یک پاس از جمیع مدارج و مقامات و
اطمینان حاصل کرد الحمد لله علی ذلک . چنانچه حقیقت مجاهده یک شبانروزه حضرت خواجه بزرگ معین الحق
والدین حسن سنجری قدس سره در انیس الارواح می نویسد که در شهر بغداد در مسجد سید الطائفه حضرت
ص ۵۲ خواجه ابوالقاسم جنید بغدادی بدولت پائبوس سید العابدین محبوب العارفین شیخ اعظم حضرت خواجه
عثمان هارونی مشرف گشتم همین که درویش روی نیاز بر زمین نهاد حضرت خواجه فرمود که دوگانه نماز گزار و مستقبل
قبله بنشین و سوره بقره تمام بخوان . بست بار کلمه سبحان الله بگو، هرچه مرا مطابق امر کار فرمودم آنگاه خود بایستاد
و روی سوی آسمان کرد و دست من بگرفت و گفت بیا بخدا رسانیدم همین که گفت بدست مبارک مقراض بر سر
درویش براند و کلاه چهار ترکی بر سر نهاد و گلیم خاصه در بر کشید آنگاه فرمود بنشین و هزار بار سوره اخلاص
بخوان بخواندم فرمود که در خانواده چشت ما همین مجاهده یکشبانروزه است امروز برو و شب زنده دار
این درویش بحکم اشارت شب در ادای فرائض و واجبات و سنن و نوافل و مشتغل با حق گذرانیدم، روز دوم

حضرت خواجہ فرمود بنشین و نظر بالا کن چون نظر بالا کردم فرمود تا کجا می بینی گفتم تا عرش اعظم

گفت در زمین نگر نگریستم فرمود تا کجا گفتم تا تحت الثری باز فرمود اخلاص ہزار بار بخوان و سر در گریبان

نظر کن چون نگاه آسمان دیدم گفت تا کجا معاینہ می بینی معروض داشتم تا حجاب عظمت فرمود چشم پیش

کن کردم گفت باز کن باز نمودم دو انگشت خود را بنمود و گفت چہ می بینی گفتم ہژدہ ہزار عالم می بینم

ہمین کہ معروض رسانیدم فرمود کہ برو کار تو تمام شد ختم کلام حضرت مرشد حقیقی بفیض تربیت حضرت

قدوة المشائخ در چلہ یکپاس بجمیع مدارج عالیہ مذکور رشد تقرب یافت معدودے ایام حسب الارشاد

ص۵۳ می بود در آستانہ بود فتوحات مبارک آنحضرت ملاک محراب واصلان معانی ثواب گفت رکعت می نمود ابواب فتوحات

یعنی گفت سبنظر فیض مرشد کامل بحضرت مرشد حقیقی شود اگرچہ نوازش انفاس متبرکہ آنحضرت دربارہ حضرت مرشد حقیقی

از حوصلہ شرح بتفصیل بیرون است امالم اجمد یکے برسم تیمن لسمت ارقام می یابد

شبے در خلوت خاص مجلس در غایت شوق و ذوق یاکے دست داد سخن در لذات حقائق و معانی

و نکات اسرار وحدت رونق تمام گرفتہ بود در آن حالت کہ فیض قرب نوافل بر مطلوب جلوہ کمال داشت

طالب صادق نیز بجای گل ہمہ گوش برای استماع وصایا در ہوش از خود بے خبر و ملاہوش بود آنحضرت بعین عنایت

بزبان وحدت بیان فرمود کہ حق تعالے ترا فیض احمدی کرامت فرماید سبحان اللہ زہے سعید ازل کہ بدین

مراتب ارجمند شرف تقرب یابد الذین اخوان انفاس بیرون از حد قیاس در عین التصدیق بالتصدیق ظاہر است

کہ دایما ابواب فیوض احمدی بر روے روزگار حضرت مرشد حقیقی دامت برکاتہ مفتوح است بینندہ

باید کہ بنظر بصیرت مشاہدہ نماید

دیدن روے ترا دیدۂ جان بین باید — وین کجا مرتبہ چشم جہان بین من است

آلغرض بعد چندے بجمیع امانت مع خرقہ خلافت خواجگان چشت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین مرحب

ص۵۴ اجازت جناب ولایت مآب مرشد کامل سعادت نمود در آستانہ کچہرہ بر مسند اجداد طریق ارشاد

پیش گرفت الحمد للہ علی ذلک لمحررہ

آفتاب از اوج دین طالع شدہ — پرتوش روے زمین یکسر گرفت

شمع ایوان ولایت سر کشید — نور فیض او مہ و اختر گرفت

چون در آستانہ اجداد بکامرانی جلوس فرمود خود را در ریاضات شاقہ انداخت ہمہ وقت خلوت

با محبوب حقیقی میداشت واین لطیفہ بر صحیفہ دل می نگاشت

واللہ ما طلعت الشمس ولا غربت — الا وانت منی قلبی ووسواسی

ولا جلست الی قوم احدثہم — الا وانت جلیسی بین جلاسی

ولا تنفست محزونا ولا فرحا — الا ذکرک مقرون بانفاسی

ولا ہممت لشرب الماء من عطش — الا رأیت خیالا منک فی الکاس

روزے وکیلان مہمات کہ متعہد علیہ مقدمات خانگی بودند بعرض رسانیدند کہ حضرت از جمیع مقدمات و معاملات

خود را معلق داشتند اگر اجازت باشد گاہ گاہ عندالفراغت کاغذ خرج و واصلات پیش گذرانیم حضرت

مرشد حقیقی دامت برکاتہ نفسے سرد از دل پر درد برآورد و این دردکش خود در پایہ حساب بیحساب

از دیگرے چہ خواہد، چرا کہ جمع و اصلاح نفس در لا ینفع خرچ کند مستوفی عشق در دیوان تعلقات مطالبہ آں بر من نگاشت لمولا تشخیص مرا جبی دریں تاوان اوے شیطان افتاد، ہمہ وان حواس خمسہ با و متفق شدند توکل و تبہ دار قناعت عمل مستقبل نمی پایند او گردد، ہمت با استقلال توجہ نباید زر تحصیل بر مرکز حق رسد - لمحررہ ؎ ٥٥ھ

آه زاں روزے کہ در غفلت گذشت — عمر بر مقصود دل حاصل نگشت

از فریب نفس شیطاں الحذر — کایں ترا چوں سگ دواند در بدر

در بدر گردی چرا ہوشیار باش — چند خسپی بے خبر بیدار باش

در تکبر تا زدنت تا خندند چند — گوئیں کن بر خاک خود دیگر مخند

ہیچ میدانی کہ از دستت چہ شد — گوہر وقتت کہ بے مانند بود

عمر چوں برف است پیش آفتاب — از گداز شمس می شود بر بحر آب

تاج استکبار را از سر بنہ — ایں نوارا از سر دل ساز دہ

کاے خدا کردم گناہ از حد بروں — در کجی افتادہ ام از نفس دوں

چشم بکشادم آبر نا دیدنی — از زباں گفتم ہمہ نا گفتنی

بادشاہا جرم ما را در گذار — جز عطا از تو نیاید ہیچ کار

الغرض معدودے ایام در آستانہ جیرہ در انقطاع از ما سوی اللہ انقطاع داشت، چوں کثرت مہمات مخل اوقات مخصوص میگشت خاطر مبارکش از آنجا بکلی رمیدہ شد، برادر خود شیخ احمد شاہ را بر مسند حکومت و اجرائے مہمات مقرر داشت - چنانچہ بفیض دستگیری و نظر مراحم حضرت مرشد حقیقی داشت بر کار شد با وجود صغر سن از آں وقت الی یومنا با فراغ احتشام و فراست و تحمل و کیاست بتدبیر امور صاحب بر سجادہ اجداد با جمیع اوضاع مخدوم زادگی متمکن است، و خود مجردانہ از آنجا بر آمدہ در لہرہ پہلوئے جنگل رشقا است گرفت تنہا با محبوب حقیقی خلوت داشت چنانچہ کسے از احوال مطلع نبود ٥٦ھ و ایں وحدت آباد عرف لہرہ جائے است بغایت فرحناک در میں شارع عام ما بین جہرآباد و کہنہ واقع لکزہ پہلوے جنگل واقع است طرف جنوب موضع مذکور کہ جنگل روح افزا و راحت رساں بود اکنوں ہم بدستور سابق مرتسم آں سواد چشم اہل شوق و ذوق ہست حجرہ خاص برائے عبادات بنا کرد بے تکلیف تعرضات خویش و بیگانہ در آں زاویہ تا بیرساں بفراغ باطن مست از ناگاہ عرفاں تکیہ بر توکل زد بزرگے مناسب حال خویش گفتہ ؎

ازاں تنہائی و ملک غریبی شد ہر کس ما را — کہ روزے چند تن تنہا کسے را ہم کس ما را

چنانچہ کاتب حروف نیز ازیں حال خبر میدہد ؎

ازاں در گوشۂ تنہائی و ویرانہ میگردم — کہ نبود کس جلیس خاص من الا ہمیں دردم

بنام ہر سر بر افراز چناں گنج گمنامی — کہ زاں از زعفرانی پر شدہ از رنگ رخ زردم

چند بجہت ستر کرامات و دفع تعرضات کثرت آبادی را لازم شکہ در ویرانہ جنگل رشقا است گرفت، اما چوں بے اختیار از وے کرامات عجیبہ و خوارق عادات غریبہ ظاہر شدن گرفت، خلائق از ہر دیار جہت حصول

و مراوات روے نیاز مندی بجناب ولایت مآب بنهادند — چنانکه بود که علی الدوام گروهے از کور و ابکم

مجاورت مشرف می شدند خادمان خاص آب وضو بآنها دادے چشم بینا کردند حق تعالیٰ بر چشم ایشان

کرم دیوانی روشنائی چشم عطا میکرد القصه بدین طریق مردمان مجذوم و مفلوج و زنان عقیم و اشال ص ۵۷

آں بهر حاجتے که روے نیاز بجناب عالی و الا آوردند بر نیک حسب المرغوب بکامرانی بهره ور شادمانی

میرفتند حتیٰ که رفته رفته هر شب جمعه بار عام مقرر گشت جمیع عوام الناس سجود آستانه متبرکه از

فرائض و واجبات دانستند کثرت ازدحام و اجتماع انبوه بحد نهایت رسید، چنانچه در این زمان بر +

مزار بعضے اولیای کمل نشد هم می افتد — سبحان الله حق تعالیٰ عجب تصرفات ولایت صوری و معنوی

آں حضرت را عطا فرمود که عقل دراں حیران است چه پرتوے فگند فیض

لمحرره — چه پرتوے فگند فیض کرم دیوانی — عیاں بچشم در آمد منوض سبحانی

سخنوری که زبان در ثنائے او بکشاد — بیافت زیر نگین کشور سخندانی

بدات او بکند فخر آسمان و زمین — که زینت خلقت هست این متاع نورانی

گرفت انجم حیدر لیست در جوش — شکر فشان لب او هست در ثنا خوانی

بهر کیف چوں از ازدحام خلائق و کثرت ارباب حاجات مخل اوقات عزیز شد خاطر مبارک

متنفر گشت که از ینجا هم در گوشه فراغت باید رفت اما بجهت حصول الرباطن در معامله رجوع نمود

در معاملت وے را نمود که قبل از یں باعث تو ضاق کثرت شهرت آستانه اجداد گذاشته و براه —

جنگل اختیار کردی آنچه تقدیر الهی شایان آں بود نیک مرعی گشت، اکنوں بهاں اندیشه میتوانی —

که از یں مقام هجرت نمائی — مصرع : نکن نکن که نیکو مغفراں چنیں نکنند

بر رضائے حق سبحانه که فاعل مختار است راضی و شاکر باش مصرع :- هرچه آید از غیب بے ریب است ص ۵۸

ظهور ذات مطلق را تو اشناع میخواهی در یاب که ایں ظهور احدیت در منبع عبدیت می کنند.

حاکم علی الاطلاق هر جا که خواهد بنوعے که داند ظهور خود را رونق تمام بخشد ع

کن کمن او و راست ز نقوش ناهید — هرچه کند لیست که گوید مکن

خود ترا در ادائے شکر ایں مواهب عظمی بهزاراں زبان مترنم باید بود که حق تعالیٰ ذات معلی درجات

سامی را وسیله جمید افتتاح مطالب کونین بوجود آورد ع

کجا خود شکر ایں نعمت گذاری — که دست کار اینها تو داری

اما اگر خاطر خطیر از کثرت خلائق که موجب تضییع اوقات میباید نمائی نفرت میدارد از انکار حق که

رضا مردوستاں خود میجوید و دعائے ایشاں از تاثیر اجابت محروم نمی گذارد، درخواست ایں معنی بمراد ایام

خواهد بود — الغرض چوں گوش هوش حضرت مرشد حقیقی دامت برکاته از یں وصایا و معاملات

چوں گل مشگفت بجمعیت باطنی اشتغال نمود ابواب کام بخشی بر عالمیاں مفتوح ساخت چوں +

هر گونه خلائق از خواص و عوام سرے اعتقاد بر زمین نهادند بازار مشیخت بزرگ را بهانه

دیگر رو بے یکسا دنهاد — حسب درخواست بعضے از خاصگان از یں کثرت اندر گاه حق تعالیٰ

امان خواست آں کثرت بار عام شب جمعه مسدود شد — اما ابواب فیض رسانی بر روے محتاجان ص ۵۹

بهمان رسم و آئین قدیم مفتوح بود، گاهی ندیدیم که جناب فیض مآب آنحضرت از عطا لبان دین و دنیا خالی بودے، یا آنکه فرو مے از طلبا کرشمهٔ توجهات کرم و مهربانی بے بهره رفته باشد ؎

طور ؎ زہے کلید فتوحات مدعا و جهان — بهر کرشمهٔ فیض تو داشتند نهان
ز فیض عام تو دلها شگفته می‌گردد — چنانکه گل شگفد از نسیم در بستان
ز بس که شیفتهٔ مهر طلعت تو بود — فلک بشوق نثار تو روز و شب گردان
سزد که با فلک هفتمین زمین نازد — که سایه بر سرش افگند چون تو صدر زمان

سبحان الله حق تعالیٰ ذات بابرکات مرشد حقیقی را دامت برکاته ولی مادرزاد و شمع دودمان چهارده خانواده اصل و دیگر خانوادهای فرع پیدا کرده، اقلید ابواب مقاصد خاص و عوام در دست حق پرست آنحضرت نهاده و مصابیح امانت و ولایت الاولیاء ورثة الانبیاء از آتش شوق وے منور گردانیده۔ القصه تصرفات صوری که در ذات فایض البرکات آنحضرت بعین الیقین مشاهده افتاد کار از دیگران اهل درجات این فرقه بسبب نیابت در آن وقت که در وحدت آباد عرف لہرہ بر مسند ارشاد جلوس فرمود لطریف در غایت کمال دست داد۔ خدمت سید العابدین متوصل الی الله حضرت راجی سید خیر الله قدس سره را دریافت و خرقهٔ خلافت پیران چشت از دست آنحضرت نیز پوشیده است۔ و این حضرت راجی سید خیر الله غایت عالیشان و صاحب تصرفات صوری و معنوی اولاد پاک نهاد و جانشین محتشم حضرت حجت العاشقین راجی سید حامد شاه است قدس سره۔ در تربیت مریدان ٦٠
و طالبان تصرف کرامات حق تعالیٰ وے را کرامت کرده۔ عجب حالے و طرفه تماشے داشت۔ با حضرت مرشد حقیقی بے مجلسهائے شوق و صحبتهائے کرم بوده است۔ اکثر برائے دیدن حضرت مرشد حقیقی دامت برکاته در وحدت آباد عرف لہرہ نیز تشریف آوردند از آنجا که صاحب ولایت محمد آباد بود اکثر در محمد آباد استقامت داشتے۔ اکثر چنان بودے که حضرت مرشد حقیقی از جذبهٔ اشتیاق ملازمت آن سید العابدین از مقام خود که بمسافه سه کروه از محمد آباد است شبا شب پیر سید و معاودت می‌نمود چنانچه کسے بران حال مطلع نمی‌شد غایت محبت و عشق از طرفین رونق تمام داشت اکثر سرگذشت صحبتهائے فیما بین مفصل بیان کنم کلام بطوالت می‌انجامد، بریکدو سرگذشت اکتفا می‌نماید۔

روزے آن سید العابدین تاج الزاهدین در وحدت آباد تشریف آورد حضرت مرشد حقیقی دامت برکاته نزول وے از مواهبات عظمیٰ دریافته کمر خدمت تصدق بسته سخن در نکات عشق و اشارات ذوق و شوق بهره افتاده بود حتیٰ که دران وقت ازان بهره احوال و اقوال حضرت مرشد حقیقی دامت برکاته غایت مسرور و مبتهج گشت۔ شکر حضرت صمدیت بجا آورده گفت سبحان الله حق سبحانه در دایره عالم همچنین دوستان خود را جهت محافظت وارث و عالم ظهور نمود۔ آنچه درین وقت حق تعالیٰ وے را استعداد کرامت فرموده از دیگران کمتر بهره می‌افتد۔ الغرض ازین کلمات قدردانی بسیار فرمود، وقت خواب و استراحت حضرت مرشد حقیقی ردائے مبارک خود را بجائے بستر بر نعش آنحضرت هموار نمودند۔ از آنجا که محاسن عادات این طایفه ادب است، از روے نیاز ازیں معنی ردا با حتیاط تمام برکشید گفت والله این جسارت ندارم که پائے خیال من بدین ردائے مبارک افتد ٦١

تصدیق دل بر عین آنست که بترک بر دادم و بجای خود شادم سبحان الله
چه شناسد حاسد خبیثش

للمحرره ـ آنرا که چنین بود حد نیشش ـ چه شناسد حاسد خبیثش

همیشه منظور نظر انخضرت بر مرشد حقیقی مفتوح گشت ، انواع فوایدایں طریق از تصرفات والطاف

ودلنشین آں حضرت بود ، چنانچه یکبار شبه تبقریب عرس حضرت دلیل العارفین محبوب العاشقین

مہاجہ سید احمد علیہم اللہ قدس سرہ جمیع اکابر واشراف قصبه را استدعا نمود ، مجلسے در غایت احتشام ۱۲

آتمیه منظام واقع شد ، از حضرت مانکپور و جونپور تا غازیپور و نواحی آں جمیع مشاہیر نامدار

دراں جماعت حاضر بودند ، مجلس ذوق و سماع گرم بود حضرت مرشد حقیقی نیز از مقام خود مجرد از

آزادانه بے تکلیف مرکب و خیل و خدم بلباس قلندرانه تنہا دراں مجلس حاضر گشت ، آنحضرت از نوازش تمام

بر خواست قدمے چند استقبال کرد ، اہل جماعت ہمگین رفاقت نمودند ـ حضرت مرشد حقیقی را آورده

بجائے خود جا داد بکمال شفقت از ہر طرف بجانب حضرت مرشد حقیقی متوجه شد ، چندان حرمت

۶۲ وتعظیم را در بارہ حضرت مرشد حقیقی رعایت نمود که حاضران مجلس ازاں کوفته شدند ، خطرہ آنہا

بصفائے باطن دریافت ، روئے رخ بجانب آں جماعت کرد وگفت دریں وقت درمیان فرقه ما اہل صفا

ابوالغوث ثانی فرید است چراکه جمیع سنن حضرت گنجشکر را که در خانواده عین صراط المستقیم وراه

وصول حق است ازاں وقت الی یومنا خوب تر ازیں خلیفه بر حق کسے دیگر احیا نکرد ـ شمع است که انوار

ولایتش دودمان مشائخ سلف علیهم الرضوان منور خواهد ساخت ـ آفتاب است که پرتو ہدایتش

از ترکها ترپا در حمایت خود خواهد داشت ـ دریں وقت در حضور ما ازیں جماعت بجائے ما

ممتاز است بعد من نیز بجائے من ممتاز خواهد بود ـ چوں وے قلوب العارفین است ازاں در صدر نشانیدم

که جائے قلب در صدر می باید ، ہر حال وے خلیل رب جلیل است ، حسود مدارجات وے عدو الله

خواهد بود ـ چوں آنحضرت ایں خواید با تمام رسانید قوالاں حاضر بودند سماع در دادند ، آنحضرت

را در ذوق حالتے دست داد حضرت مرشد حقیقی نیز دراں حالت رفاقت داشت ، در عین ذوق دستار

از سر مبارک برآورد دو قطعه نمود قطعه دراں حالت بدست مبارک خود بر فرق مبارک حضرت

مرشد حقیقی راست نمود وتحریر نمود ـ

۶۳ خدائے جہاں را ہزاران سپاس ـ که سپردیم گوہر بگوہر شناس

وقطعه دیگر بصاحبزاده والاگہر خلف رشید راجی سید مرداں علی مرحمت نمود ، جمیع حاضراں از استماع

ایں کلمات ومشاہدہ ایں تفقدات سوے بر ابدان خاست بعضے که کسوت من سعد سعد فی بطن امه

در بر داشتند بعبارت محبت حضرت مرشد حقیقی را در دل مہر منزل جاے دادند وبعضے که بخار شقاوت

من شقی شقی فی بطن امه در دماغ آنہا متمکن بود خار مخالفتش در دل شکستند ـ

للمحرره ـ محبت تو کلید طالب دلہا است ـ زہے کسے که مشرف بدیں شرف باشد

عدو جاحد تو باشد ہمیشه در خسراں ـ سہام جمله بلیات را ہدف باشد

کسے که ہست ہوادار تو از سر اخلاص ـ ور امروز بجنت بلا تخلف باشد

زداغ ہند لیست ہرکه دار اغداد آمد ـ بنزد کافه ارباب دیں خلف باشد

درون سینه این حیدری ز چند سال
محبت تو که صد بدکنون الف باشد

بهر کیف لطف و الطاف آن سید عالی‌مقام در جمیع مرام درباره حضرت مرشد حقیقی بحدی معروف بود که همیشه
در تعمیر احوالش می‌کوشید، شفقتی که مناسب حال پدران باشد رعایت می‌نمود آنچه الفاظ مشعر که
درباره حضرت مرشد حقیقی بزبان و حضرت بیان کرد از چشمه فیض و ما ینطق عن الهوی سیراب
۶۴ بود فرمودند زان انفاس بی‌کم بیش بر محک ظهور کامل عیار گردید — در مناهج سلوک و تلقی بیان
لمعات و خوارق عادات مطابق احوال اولیای کامل خانواده مطهره چشت که در ملفوظات خواجگان سلف
علیهم الرضوان معاینه می‌شد موافق می‌یابیم —

لمحرره
یارب این گلدسته باغ مشرف — شاهباز آشیان من عرف
پیشوای رهبر ارباب دین — دودمان ارتضا را جانشین
متکی مسند خیر الوری — جالس صدر امیر الاولیا
هر دو عالم را مرجع — آب مخر باد — دشمنش مقهور باد دوست شاد
دوستانرا خاتمه نعم الصواب — دشمنان مشغول در غل عذاب
باد یارب دایماً ابداً کثیر — دوستانش را صداقت فی الضمیر

سبحان الله جذبات ولای مرشد حقیقی کاتب حروف را در لمعات اوصاف چنان محو مستغرق می‌دارد
که عنان اختیار از دست می‌رود، چونکه ابتدای آهنگ در پرده دیگر داشت یعنی سخن در ذکر
عواطف و اشفاق حضرت راجی سید خیر الله قدس سره درباره حضرت مرشد حقیقی بود آنرا رعایت
با نجام نانموده نغمه در نشید مدحیه گرفتم. هرگاه حصر مناقب آن قبله ارباب دین بر آن قدر که در میزان تبیان
سنجد از هزاران یک و از بسیار اندک تواند بود، لاچاره عنان عزیمت از ان طرف معطوف داشته بأصل
مقصود می‌گراید —

چون حضرت مرشد حقیقی دامت برکاته بانواع امانت و خرقه خلافت حضرت راجی سید خیر الله
۶۵ قدس سره بسلامت در وحدت آباد جلوس نمود انوار ولادتش را فروغ دیگر رسید — خورشید کمالاتش
از مطلع ترقیات سر کشید، همواره نظر آن حضرت در تعمیر احوال حضرت مرشد حقیقی معروف بود — هر آن
بر تقریبی بجونپور تشریف ارزانی داشت، بسید الهام شفیق راجی سید غلام معین الدین عرف حضرت راجی دالی
که برادر حقیقی کلان آنحضرت بود و بنا بر نسبت فردی با برکت عظیم القدر مرید و خلیفه حضرت حجت العارفین
سراج السالکین راجی سید ابراهیم بود قدس سره از طرف پدر عالیقدر خود حضرت محبوب الواصلین
راجی سید غلام محی الدین قدس سره نیز خرقه خلافت پوشیده بود، حسب الاجازت پیر و مرشد خود
صاحب ولایت دیار جونپور بود و صاحب تصرفات صوری و معنوی و سر حلقه اهل معانی و رموز
دان دقایق اشارات و حقایق نکات، مقتدای ارباب تصوف و پیشوای اصحاب تعرف بود — در سلسله
عالیه حامدی واحدی این دو بزرگ حضرت راجی سید غلام معین الدین عرف حضرت راجی دالی و حضرت
راجی سید غلام نظام الدین عرف حضرت راجی سید خیر الله قدس سره نهایت تصرفات و کمالات داشته
بودند در آن وقت در فرقه اهل الله نظیر ایشان نبود، اهل درجات و صاحب مقامات عالی بوده‌اند

کمالات ایشان ہمین بسندہ است کہ مثل حضرت مرشد حقیقی خلیفہ و جانشین داشتند ـ

تنبیہ ص ۶۶ الغرض حضرت راجی سید خیر اللہ و حضرت راجی دانی را قدس سرہما از جونپور بجلکت مملی بصوب محمد آباد متوجہ ساخت باہم متفق در وحدت آباد تشریف آوردند ـ حضرت مرشد حقیقی وارد برکات نزول اجلال آنہا اہل معالی یکے از مواجبات عظمیٰ شمردہ لطائف میزبانی و مہمانداری برمیان جان محکم بست، دقیقہ و ہمزات فروگذاشت ـ چون سفرہ ضیافت فراز کرد حضرت مرشد حقیقی بر سوم میزبان بمعذرت برخاست کہ حضرت بتوجہات شاہانہ ویرانہ درویش را رشک فردوس گردانیدند، یقین کہ سعادت ابدی بایں درویش روے نمود ـ اما حقی کہ مناسب رغبت شما از ترتیب نیافت، با وجود مقدور و استعداد دریں جنگل اشیا بہم نرسید قلیلے نان و انذک بقول در خانہ ہرچہ مہمان ہر کہ پیش نہادہ ام، امید شرف قبولیت دارم حضرت راجی دانی قدس سرہ بر صدق اخلاص حضرت مرشد حقیقی آفرینہا نمود، بخوشی کمال فرمود دل قوی دار حق تعالی این جنگل را از عمرم بلاد و امصار جلوہ خواہد داد، ہرگونہ اشیاء نایاب اینجا بہ ہر سہل میسر خواہد گشت، بدین گونہ چندین الطاف دیگر کہ شرح آن بطوالت است بزبان مبارک راندند، خرقہ خلافت و امانت پیران چشت بحضرت مرشد حقیقی عطا فرمود از انجا کہ ذات بابرکات حضرت

ص ۶۷ مرشد حقیقی را ہر جوہر قابل یافت تحویل خرقہ متبرکہ پیران ازینجا مصلحت ندید گفت الحمد للہ امانت پیران چشت بمرکز حق ابلاغ رسید ـ تا زمانیکہ ہر دو بزرگوار در صدر حیات جلوس داشتند ہموارہ نظر توجہات در تعمیر احوال حضرت مرشد حقیقی برگماشتند تا آنکہ ازین عالم رحلت فرمودند ـ

وفات حضرت راجی دانی قدس سرہ روز یکشنبہ سلخ ماہ شعبان سنہ یکہزار و یکصد و ... ہجری بود ـ در شہر جونپور در خانقاہ خود مدفون گشت ـ رحمۃ اللہ علیہ ـ حضرت راجی سید مخدوم احمد صاحب حلت رشید وے در سجادت آستانہ پدر عالیقدر خود کمال دانشمندی داربیٰ حاصل می نماید در جہاد سلوک و تصفیہ باطن رعایت می نماید حق تعالی آن گوہر ولایت را ہموارہ متحلی بحلیہ ظاہر و باطن دارد ـ بحرمۃ النبی وآلہ الامجاد ـ

وفات حضرت راجی سید خیر اللہ آخر روز پنجشنبہ تاریخ ہفتم رجب سنہ یکہزار و یکصد و بست و ہشت ہجری واقع شد ـ در محمد آباد بصحن خانہ خود مدفون گشت ـ رحمۃ اللہ علیہ ـ

... الحال انوار ولایت بر مرقد مبارکش می بارد ـ بیننده باید کہ آن فیض صوری و معنوی را مشاہدہ نماید ـ حضرت راجی سید مردان علی زاد اللہ قدرہ فرزند رشید حضرت بجاے پدر بزرگوار بر مسند ارشاد جلوس دارد قدم بقدم بر طریقہ آبای کرام خود سلوک شد ـ در پیرامون کمال ولایت

ص ۶۸ غایت پسندیدہ دارد ـ حق تعالی آن نونہال چمن ولایت را ہمیشہ سبز و شاداب داشتہ مثمر نتائج ولایت دارد ـ بحرمۃ النبی وآلہ الامجاد

الغرض چون شمع سرفراز ولایت ذات بابرکات حضرت مرشد حقیقی ذات برکات

راجی ـ از تشریف خرقہا حضرت راجی سید خیر اللہ و حضرت راجی دانی قدس سرہما بمرتبہ دیگر یافت چون ولایتش را کمال دیگر افزود و در احتیاط آن امانت رعایت را کار فرمودہ خود را در مجاہدات

غوری انداخت ، و دوام در شب بیدار مستغرق بود – استغراق بر وی چندان استیلا یافت که اگر

وارد صادر خبر نداشت ، همیشه آمد و رفت اعیان و آشنا بر وی بلافصل بود – خادمان بنشانه

موافق قول مظهر العجائب مصدر الغرائب حضرت مرتضی علی کرم الله وجهه –

داری مناخ لمن قد نزل | نزادی جناح لمن قد اکل

نقدم ما عندنا حاضر | وان لم یکن غیر خبز وخل

– آنچه از غیب بهم رسید مهیا داشتند هر که از وارد صادر میگذشت در خدمت گذاری رعایت ملاحظه

مبذول بودند ، اگر در خواست مشتاقان قدوم گرامی در خدمت می رسید گاه گاه از گوشه زاویت

به بیرون تشریف آورده تشنه لبان اشتیاق را بزلال وصل سیراب میکردند آن امداد این دولت

سعادت کرا نصیب باشد که سعادت پائبوس آن سلاله اولیا کرام دست دهد

– ای قبای شاهی الفقر فخری از ازل | تا ابد بر قدر رعنای تو زیبا آمده

ص ۶۹ هر که مهرت را بدل جا کرد در روز ازل | بر سر دیران عزت صدر عالی آمده

جا نشسته چون که در دل دارد از مهر تو بعض | بر سر کوی مذلت سخت رسوا آمده

هر که با شوق شوکتم آستانه ای گرفت | جام شوق عشق تا ابد سرشار صهبا آمده

گنبد جاه و جلالت آنقدر رفعت گرفت | کاندرو چرخ برین قندیل خضرا آمده

حیدری بر شمع روی نور کبریاست | در سجدهم پروانه شاه قربان گشته آمده –

شکر واجب الوجود تقدس شانه ذات را در همه حال و هر آن که فضیلت

و بزرگی بخشید گروه آدمی بر جمیع مخلوقات و ممتاز ساخت بعلم و عقل بر سایر مکونات و مخصوص گردانید

– بعواطف نامتناهی خود فرقه ناجیه صوفی را که مصباح شبستان هدایت و آفتاب سپهر ولایت اند

– قوم همومهم بالله قد علقت | فما لهم همة تسمو الی احد

– فمطلب القوم مولاهم وسیدهم | یا حسن مطلبهم للواحد الصمد

= ولا التبسم بات خالق الشیٔ | ولا للروح سرور حل فی بلد

ما ان تنازعهم دنیا ولا شرف | من المطاعم واللذات والولد

= الا مسارعة فی اثر منزلة | قد قارب الخطوة فیها باعد الابد

= فهم رهائن غدران وادویة | وفی المنشوا ملیح تلقاهم مع العدد

حک ایشان گروه اند مخصوص متقرب و نیابت الهی که انتظام عالم بصرف ذات بابرکات

ایشان است اقلید نظم ونسق ساکنان ارضی و سماوی در دست اقتدار این طائفه داده اند بدین معنی

است که گفته اند

مردان خدا خدا نباشند | لیکن ز خدا جدا نباشند

این بنده مشرف شرف خرقه امانت و خلافت باری تعالی که آن خرقه ارادت و اجازت با ایشان

رسید –

و از ینهاست که حضرت سید عالم علیه اکمل التحیات در شب معراج از حضرت عزت خرقه

یافته بود و خاطر گشت که این نعمت عظمی کسے دہی که پرده پوشی کند و عیب بندگان خدا تعالی
بپوشد حضرت علیه السلام خلفائے اربعه را طلب داشت بهر یک ظاهر نمود که خرقه یا فقرا من
مامورم که به یکے از شما به حوالہ نمایم بشما در حفظ مراعات وے چگونه ادب و احتیاط را کار فرمائید
حضرت ابوبکر صدیق و عمر و عثمان رضی الله تعالیٰ عنهم بدانچه آنحضرت صلی الله علیه وسلم مامور بود
جواب خلاف آن بعرض رسانیدند. چون نوبت بجناب ولایت مآب حضرت مرتضی رسید کرم الله وجهه
گفت پرده پوشی کنم و عیب بندگان خدائے تعالیٰ بپوشم پس آنحضرت صلی الله تعالیٰ علیه وسلم آن امانت
بجناب ولایت مآب شیر بیشه حقیقت حواله نمود فرمود مامور بودم کسے که این جواب بگوید
ص ۱ تحویل این امانت را سزاوار اوست ــــ نزدیک بعض حقیقت خرقه چنین است که آنحضرت
صلی الله علیه وسلم همان خرقه را چهار قطعه نمود، بر چهار ارکان شریعه کرامت فرمود گفت احتیاط
نمائید، مرقعه را طلب نمایم هر یک شما این قطعات پیش گذرانید ـ آخر عند الطلب آنحضرت صلی الله
علیه وسلم حضرت ابوبکر صدیق و عمر و عثمان رضی الله تعالیٰ عنهم هر چند که جستند آن قطعات جستند
نیافتند، جناب ولایت مآب حضرت مرتضی علی کرم الله وجهه آن هر چهار قطعه مقسوم بنظر مبارک
علیه اکمل التحیات گذرانید. آنحضرت صلی الله تعالیٰ علیه وسلم در جمیع صحابه بخوشی تمام جناب ولایت
را فرمود مبارک باد پوشش پوشان ــــ اما روایت اصح نوشته آمد ـ
الغرض تحویل خرقه بے مشارکت غیرے بجناب ولایت مآب از پیغمبر و بروایت
با ثبات رسید ـ از وے دست بدست بوراثت و اجازت تا بایشان تا بمشائخ سلف علیهم الرضوان
رسیده ـ چنانچه خرقه ناچیز صوفیه در حفظ آداب آن خرقه الی یومنا در هر ولایت و اقالیم
و قصبات و قریات احتیاط کما حقه میفرمایند ـ به نیابت الٰهی فرمانروائی میکنند اکنون متحمل آن
امانت و سزاوار خلافت بالاتفاق در اقلیم هندوستان است ذات فائض البرکات
مظهر انوار الٰهی مشرف از ماه تا ماهی ـ ؎

+ شاه ابوالغوث گرم دیوان است — صدر دیوان عرفان است
آن امام ائمه اقطاب — کعبه اهل دین بدوران است

ص ۲ چون تشریف مقامات تکمیل سلوک ترقی نمود از آنجا که احتیاط و رعایت رسوم شرائع
کمال استعداد این طایفه است با وجود ترقی مقامات عالیه از مناهج شریعت نبوی و سنت
مصطفوی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم دقیقه از دقائق نامرعی نمیگذارند ـ حضرت مرشد حقیقی
دامت برکاته چون جمیع سنن را کما ینبغی رعایت فرمود الا متاهل شدن که از عمره باشتری
سال بماند از استغراق و مشاهده فراغت دست نمیداد با محبوب حقیقی چنان مشغولی
داشت که میل بخاطر بجانب دیگر نمی یافت، در عندلیب جانش بدین ترنم مترنم بود ؎

اشتغلت قلبی عن الدنیا ولذتها — فانت والقلب شیء غیر متفرق
ملاقات وما تطالعت الاجفان عن سنة — الا وجدتک بین الجفن والحدق

اگرچه والد بزرگوار آنحضرت در حین حیات پیوند نسبتش در قصبه سیاه با
دختر شیخ منور خان صدیقی بن شیخ فرحان که جد مادری حضرت مرشد حقیقی است
مقرر نموده بود. و شیخ عبدالله خان بن شیخ منور خان صدیقی در ماده فراغت ازین
امر شرعی جد و جهد تمام می نمود. اما بجناب والده ماجده حضرت مرشد حقیقی محل پذیرائی
نداشت. والده حضرت مرشد حقیقی نیز درین ماده کراهت مزاج میگشت ـ
اما موجب امر باطن تسلی میفرمود. حسب فراغت اوقات عبادت نمودن
می نمود. معدودے ایام برین گونه انقضا یافت. سید الواصلین حضرت راجی سید خیرالله
قدس سره حسب الامر باطن از حضرت مرشد حقیقی درخواست این تعیین نمود. از انکار
ایشان ابرام حضرت مرشد حقیقی را از عمده فرایض بود. عذر نا نموده قبول فرمود. از ... [illegible]
برادران طرفین مسرت بغایت دست داد ـ هرچند که شیخ الله داد که مصحوب ترین برادران
حضرت و شیخ عبدالله خان که والی طرفین بودند اظهار تحمل مسافرت مبالغه ها حد گذرانیدند
از انکار حضرت مرشد حقیقی بر آئین شریعت قدم استوار داشت بر بدعتهائے خلاف سنت
راضی نشد ـــ از جمله بدعتهائے در نکاح احضار مغنیان و احضار معازف و ملاهی
است و سیر حیطان الدر ثیاب جمیله جهت زینت و دهل و ضخاب و لغد پر ضبط لعابت (?)
خاطب و فرستادن آن حیطان بسوے ساحرے تا سحر کند بین الزوجین بالفت و محبت تا
از آن سبب زن بر وے غالب باشد و دف زدن در نکاح جلیم جهت اعلان جائز است
انتهی ـــ حاصل کلام بروز سعادت میر سید غلام احمد که ذکر آن سید عالی مقام در سابق
گذشت برخاست گرفته با معدودے از درویشان صفا بے مرکب و عدم ولی و احتشام
بصوب قصبه سیاه توجه نمود. حتی که برادران خود شیخ احمد شاه و شیخ محمد واجد را برکاب
سعادت گوهر نکرد. وقت نماز عصر بود که بقصبه مذکور رسید. رفیقان وفادار بعرض
رسانیدند که بیرون قصبه ساعتے چند توقف نمائیم و نفس راحت کنیم از شرف نزول حضرت
حضرت والی میزبان را مطلع سازیم. چنانچه رسم و عادت الست هر جا به اصطلاح اهل خانه نزول
مامور شوم کمر استراحت بکشائیم ـ حضرت مرشد حقیقی داشت برکاته فرمود چون رعایت رسوم
درین مقدم از اول مجهول است درین وقت چگونه بظهور رسد. همان بهتر که همین دم قدم
بر دروازه میزبان گذاشته تا رسا فرست بکشائیم و با استراحت بر آسائیم. پس همان دم
قدم الله در خانقاه شیخ عبدالله نزول ارزانی داشت. اهل خانقاه و جمیع مشاهیر آن مقام
از مشاهده جمال ولد پیشش که در آن وقت رونقے تمام داشت حیران ماندند. هر یک مست
سرشار بدین ترنم مترنم گشتند ــ

روشن از پرتو رویت نظرے نیست که نیست ـ منت خاک درت بر بصرے نیست که نیست
ناظر روی تو صاحب نظران اند آرے ـ سر گیسوے تو در هیچ سرے نیست که نیست

القصه با جماعتے معدود که بالا مذکور شد بخانقاه میزبان نزول نمود

هر یک در آخر شب باستراحت نهادند۔ حضرت مرشد حقیقی با جمیع مصلیان
نماز عشاء ادا نموده جنوب رویه نشست، از انجا که رسم معروف است که صاحب مقعد
مستقبل قبله حکومی نماید حضرت مرشد بالعکس آن اقدام نمود۔ وکیلان میزبان که مباشر
خلاف قانون کوفته شدند در خود با چشمک می نمودند - اما از خوف جلال ولایتش
یارا ندارد آن نبود که بعرض رسانند۔ میر سید غلام احمد لنفر است دریافت الخ
ص۲۷ بجانب حضرت مرشد حقیقی نمود که فرمودند خیر المجالس مستقبل القبلة، حضرت
طریقه الماعت مسلوک داشت رخ بجانب قبله بگردانید چنانچه کسے را از من و ابرز
حرات راست الملاعی نبود جمال جهان آرا الائے در میان صحابه کالبدر سمافی النجوم سرفراز گشته
انوار الطلق از چهره ولایتش ے تاقب لمعات جمال کمالش دیده اهل تماشائے را منور ساخت
چنانچه حاضران سرمست باده صحبت آن اهل کمال بدین مقال قیل وقال پیمنود زند ←

ای مظهر نور واحدیت - حسن تو دلیل شاهدیت = ~~زان مظهر حسن کبریائی~~
چون تو بظهور را جلالی - زان مظهر حسن کبریائی
زنده تو سنت نبوت - روشن ز تو گوهر فتوت = باز از نبوت از تو روشن - گلزار ولایت از تو گلشن
کونین آستانه نیابت - انوار شهود در نگاهت = هر سلطنت دو کون شاهی - آئینه الهی
عشقت مار است دین و ایمان - مهر تو همیشه قوت جان = مهر تو بهانه نیست موهوم - جز ذوق تو نیست ازو دم
حسن تو همیشه در لقا باد - ذات تو لقای جلد باد -

حاصل کلام چون ذات با برکات حضرت مرشد حقیقی دامت برکاته همچو دولت ناگهانی
وسعادت جاودانی بر سرای میزبان سایه اشرف افگند، رفیقان عوفا دانه رنج راه چلہ استراحت
ص۲۷ در دامن فراغت کشیدند، وکیلان میزبان شربت قند و گلاب با غایت خنکی بلطافت تمام
بکاسهائے چینی وبلورین پیش حضرت مرشد حقیقی کشیدند چون آنحضرت صوم میداشتند باشارت
تسلیم فرموده بدیگر رفقا اجازت داد، رفیقان کاسهائے نوش ے نوشیدند و باین تراز
نواساز گشتند ←

ساقی کوثر شراب شوق داد و شد - ریخت در کام دل جانم سر بسر
کاسه لبریز بر لب پیش یار - از هزاران جام کوثر خوب تر

درین اثنا وقت نماز شام در رسید حضرت مرشد حقیقی با جماعت مصلیان نماز جماعت
ادا نمود، بر عادت قدیم در گوشه مشغول گشت، رفیقان جابجا پائے فراغت بر بستر استراحت
کشیدند، چون پاسے پاس از شب انقضا یافت اعیان اکابر و اشراف مشاهیر قرب و جوار
مجلس بمراسم شرائط معاودت آراستند، آخر الامر از ان شرعی فراغت نمودند، آن گاه
وکیلان میزبان سفره ضیافت از انواع مطعومات واقسام مشروبات پیش مهمانان کشیدند۔
پیش هر فردے از اطعمه مرغوب قدرت جماعتے مهیا ساختند، چون حضرت مرشد حقیقی
از باعث نقاهت در تناول ماکولات متنوعه احتیاط می نمود از تناول دست درکشید
چون مطلقا احتراز موجب رنجیدگی خاطر میزبان بود جهت طمانیت دست مبارک

ص ۲۷ وارد — و در صحنک قرار گرفت، چندی شد پیشتر از آن سپس طعام پدیدار رسانیدند بعد فراغ چاشت بیمار حال

با استراحت نهادند، آنحضرت سرمست نشوه محبت الهی بار رخ چون ماه تابان بر مسند

مهمات — در ریاضات و مشاهده محبوب حقیقی جلوس نمود بعد فراغت مهام مجلس طعام مطابق رسم و عادت

نقش رنگین معه بستر و بالین معصفری جهت استراحت آنحضرت پیش آوردند، خاطر مبارک آنحضرت

بمشاهده این رسم نهایت برهم شد لیکن که از آن طرف پوشانیده بود برآوردند حواله مردمان

آن جانب نمودند از این حرکت آزادانه شور در قصبه افتاد، آخر دو ساعتی چند صبح صادق و مید

از آنکه حرارت آفتاب در آن ایام غایت مهلک بود، صبحدم حضرت مرشد حقیقی معه رفیقان

بار مسافرت بر دوش کشید، چون ساعتی چند در رخصت توقف شد شخصی از اکابران قصبه که حقوق

معارف سابقه بجناب ولایت مآب حضرت مرشد حقیقی داشت بیمار بود، حضرت مرشد حقیقی در بیمارستان

قدر توقف بطریق عیادتش در خانه بیمار توجه نمود، ساعتی در آنجا چون دولت استقامت گرفت انجام

از راه درونی محلات خبر بجمله اهل تجسس رسید، جمیع مستوران قصبه که بلفافیف رسوم رخصت در آنجا

حاضر بودند مشتاق آفتاب جمال با کمال آنحضرت شدند و خندان چو گل نیلوفر از دریچه و دیوار

ص ۲۸ — سرها بیرون کردند و بتماشای حسن لاابالی آن نور چشم حیران ماندند — هر یک بلبال شوق با ین گرانی

نوا سر گشتند —

ابیات بتحریر مرزا

زهی عذار تو سر تا باغ زیبائی | ز خوش ادای تو صورت گرفت رعنائی
کرشمه تو قرار و سکون ربود از دل هم | نزاکت تو دل خلق کرد شیدائی
قیاس کرد صفت جمال تو آنکه دارد دل | ولی از چه سودا عاشق نکرد گو پائی
ز جام دوست اهل بزم مست شوند | بمجلسی که چو عزت دهی براسائی
گل از خجالت رخ در نقاب غنچه کشد | بایی جمال دل آرا چو در چمن آئی
چه حیدری نبود دیگری از و سخن‌دان | بدین طریق اگر سخن نظم آرائی

مقصد — الغرض تماشای حسن آن محبوب الهی نظاره گیان نهال محبت و درد را که سرمایه بهجت جاوید است

در دل نشاندند، حضرت مرشد حقیقی لذت این جا ملت شاهده نمود و رخصت خواسته متوجه باقی

منزل بازگشت، ناظران را در عین نشوه دیدار ختار هجا حسرت بهم رسید، هر یک بی اختیار زبان

حال بدین مقال پرداختند —

ما را گل از روی تو چیدن نگذارند | چندان چه خیال است که دیدن نگذارند
صد شربت شیرین ز لبت خسته دلان را | نزدیک لب آرند و چشیدن نگذارند
توجه مکان — زلف تو چه تر گان کشیدن که رقیبان | سر در قامت تو کشیدن نگذارند
قرمد ص ۲۹ — دل شد ز تو صد پاره و فریاد کرانیم | نوحه زدن و جامه دریدن نگذارند — ص ۲۹

فی الشرعة من سنة الاسلام وحق الدین عیادة مرضی المسلمین

فان العائد یخوض فی الرحمة حتی یجلس فاذا جلس انغمس فیها — والسنة فی العیادة

ان یعث فیها ثم فیعود یوما و یترک یومین، فی الحدیث ما من علم یعود یوما و مسلما =

فیقول سبع مرات أسأل الله العظیم رب العرش العظیم ان یشفیک الا شفی الا ان
متن یکون قد حضر اجله ولیقرأ علیه سبع مرات اعوذ بعزة الله وقدرته من شر ما
بیان اجد و احاذر انتهی

حضرت مرشد حقیقی معاودت بصوب دولتخانه نمود چون بقدرے از راه قطع مسافت نمود
متن از عقب نقش رنگین وغیره سامان همراه رسید از این اسباب برعت در دل فیض منزل آنحضرت
تصدیق شد که تکلیف رسوم لابدی مشاهده می افتد جلال آزادگی در گرفت که مصلحتا تامل کار نمود
چون قطع مسافت مقرون بخیریت گشت توجه داخل محل شد خود در مکان معین خود که جائے است در باغ حضرت
ص۸۱ جدا از حویلی که مقبره منوره پدر بزرگوار آن حضرت است نزول فرمود، چون مردمان از هر طرف در مهد
آسائش شدند خود بتزیه محل سرا توجه فرمود، وآنچه زیور و دیگر اسباب عروسانه بود همه را برآورده
بفقرا و مساکین قسمت نمود، شور از تمامی مردمان برآمد، اما از جلال آزادگی آن حضرت کس یارائے
دم زدن نداشت که حرفے خلاف مزاج بعرض رساند، گویند زوجه آن حضرت نهایت در حسن کمال
بلاغت عدیم المثل بود، چون قبل از ایام مساعدت خود خوابے دیده بود، که با حضرت سلطان
المشائخ حضرت نظام الدین اولیا با جمع اشراف اولیاء کبار متصدی بعزیمت مساعدت در قصبه
سپاه تشریف آورده اند، و تمامی اعیان و اشراف و سکنه آنجا منقبض میگردند، و شور هست و همه ماتمی کرده
و بر زن افتاده است چون بیدار شد این خواب کسے ظاهر نکرد، در دل خود این را تعبیری فرمود که
مراد از حضرت سلطان المشائخ ذات با برکات این درویش صداقت کیش است که متصدی درخواست
نکاح من گشته، دریں قصبه ترجه خواهد نمود و اولیاء اکابر در سالهاست برفاقت آن بزرگ خواهند بود؛
خواب اعلم ان الرؤیا ثلثة اضغاث احلام وهی التی تکون فی الطبائع الاربعة الصفراء والسوداء
والدم والبلغم فلا تعبیر لها، والثانی هی الفکرة وهی التی تخطر ببال النائم الشهوة حتی یرتق الماء فلیذکر
هی فکرة ولا تعبیر لها دون ما جری والثالث هی اجتماع الارواح او ابانة الملائکة او ما یلکه ساوی
فی جملة ما یرسل الله تعالی فیها بخبر، وهو علم لا یبلغ الی کل احد الا من یرسخ فی العلوم کلها - ومن رای
فی المنام شیئا فلیقصه علی عالم او ناصح ولا یقصه علی جاهل ولا امراة ولیقص الرؤیا علی وجهها
دفع صاحب لا یکذب فیها شیئا فلعله یرید فیه ما یکره تاویله فوقع علی ما عبره العالم الصالح کما وقع لصاحب
یوسف علیه السلام، وفی الحدیث اصدق الرؤیا ما کان بالاسحار کذا فی صلوة المسعودی خفتن
بر چهار نوع است، خفتن انبیاست، وخفتن اولیاست، وخفتن المباحات، وخفتن دزدان وجهودان، نیز گفته
اند خفتن انبیا و مستان خفتن است که انبیا علیهم السلام ستان خسپند در انتظار وحی و حکما و اولیا بر راست
خسپند روی سوی قبله و اطبا بر دست چپ خسپند که جگر و سپرز زیر پهلوی چپ است چون بر روشن است خسپند آنها
ص۸۲ فرود آید و یران مانند خلب افزاید، و خفتن دزدان بر روی خفتن است - انتهی
تعبیر سبحان الله معبر مبارک بود که عنقریب بصورت خوش جلوه گر شد، الغرض چون آن صالحه فالکیش
صداقت اندیش بجمال جهان آرای حضرت مرشد حقیقی مشرف و مستعد گردید، شکر صمدیت بجا آورد، مستسلم
بهزاران اشتیاق، به آرزوی شگفته حسن لاابالی آن محبوب بلا پروائی گشت و رخش را که بلا رازین کشید

و ایدر موافقت و رفاقت با دل مهر منزل خود بقید پابند اخلاص استوار کرد و بر خدا ناز آورد فقر نفیسی که ملا شریا هنری حبوب
ست عنادل دارد با صد شور و شوق بدین طرز مترنم گشت ؎

یوسف مصر رشد یا شمسه جنت کبریا	ماه تابان رشد یا مهر سپهر ارتقا
روی او خورشید یا مهتاب یا گلزار حسن	موی او سنبل و یا عنبر یا مشک از ختا
شاه شاهان رشد یا ذوالفرش یا ارکان دین	قطب دوران رشد یا محبوب ما شیخ الورا
یا مر برج شرافت یا هلال عید فخر	یا شه تخت نزاکت یا در درج صفا

بهر کیف آن صالحه پارسا شرف خدامت آن محبوب الهی از مواهب نامتناهی دریافته از هرچه بود بکلی انقطاع
کرده بود دل و جگر و نهال صداقتش را در دل نشاند که خدامت بر بنیان اخلاص محکم است. از خط فرمان و خدامت
بموجب لطیفه الاطاعة فوق الادب سر مو تفاوت نکرده چنانچه بهر آن ایام تزویج حضرت مرشد حقیقی ٨٣
ویرا اینجا سعدار پوشیدی ـ خود شب آن صالحه فرستاد و فرمود که آن عروسانه که در برداری الحال ازان فراغت کرده
این پیراهن سفید که دال بر سر کسی است بے تامل در بر کش ، هرگاه پیراهن اندرون محل رسید جمیع پردگیان
حریم عصمت ازین حرکت بے دانه تباهیت کوفته شدند ، از هر طرف شور و غل دشنام بر زن شائع گشت بے پرسش ندا
آن راضی نمیگشت ، در همین هنگامه شادی و مبارکباد خللی عظیم افتاد ، چون آن معصومه بکلی از حقیقت حال
بدین سوال در یافت لاچار نقاب حیا از میان برداشت به معترضان این اعتراض نمود که شمارا هیچ نمیرسد
رد و قبول این هدیه را در دست من اختیار داشته اند پس بے تامل پیراهن مبارک بر جسم مالید و در بر کشید
بتعظیم درون حجره محافظا آن پیراهن کرد ، در وقت شب که حضرت مرشد حقیقی دامت برکاته در حجره تشریف
آوردند معصومه مذکوره بعد ابلاغ خدامت معهود پیراهن مذکور در دست نهاده با دب تمام پیش حضرت مرشد
حقیقی بایستاد و بعرض رسانید که ازین تبرک شریف خاص جمیع نسوان اقارب بطابق شفقت مربیانه
بشنیدن راضی وشاکر نمیگشتند ، این خادمه مخلص خلاف مصلحت هر یکے شرف مفاتات خود دریافته ٨٤
بتعظیم تمام بر سر و چشم نهاد چون ارسال آن بدست غیرے بود از پوشیدن آن تامل ورزیدم که بزیبت را درین
مقام بکرنگی دخل است ، هرگاه حضرت از روے عواطف کریمانه این ضعیفه را بدین تبرک اختصاص فرمودند
آرزو دارم که از دست مبارک در بر کشم ، حضرت مرشد حقیقی تبسم فرمود و از غایت خوشی آن پیراهن
بر قامت رعنائی راپیش وفا دار راست نمود جمال حال وے را ازان لباس گلگونه دیگر افزود ، دران وقت
سعادت که طالب صادق بدین تشریف مطلوب مخصوص گشت خلوت در غایت ذوق و شوق و عشق و محبت برد ، از هر گوشه
کاشانه ثرانه مبارکباد بر آسمان رسید ، طالب و مطلوب باهم شادان و خندان بطرز آزادی از جذبه اخلاص
جوشان جام عشق نوشان چون نرگس تمام چشم چون گلشن همگی گوش بردند هر دو باهم عاشق و معشوق راز دان
یکے با دیگرے اخلاص باز ؎

این بزلف دیگرے واللیل خواند	واں دگر بر روے این والشمس راند
آں یکے چون گل شگفته دلربا	وایں دیگر مانند بلبل در دعا
آں یکے از قد چون سرو سهی	وایں دیگر قمری صفت قالب تهی
آں یکے با زلف دیگر شانه باز	وایں دیگر با چشم مستش سرنیاز

٨٥

الغرض شب بود در غایت ابتهاج و اشتغال حضرت مرشد در عشق و ذوق و تصفیه باطن و تزکیه نفس

واقع شد، حضرت مرشد حقیقی دامت برکاته با رخ روشن تر از ماه تمهید کلمات در مناهج صوفیه و ذکر

احوال ائمه معصومین علیهم الصلاة والسلام و اولیاء الله بر وفق تلقین وارث در بیان میفرمود، بر هر نکته با ذکر

قصه از احوال سلف علیهم الرضوان یاد میکرد، آن معصومه پارسا مانند تشنه هر از خود و هم هوش، هر کم

اسرار را بگوشش دل اصغا مینمود و لب بیک سرور بدین قول حضرت عائشه رضی الله عنها لب گشوده

ولو سمعوا فی مصر اوصاف خده لما

لا شرون فی قطع القلوب بلا ید ی

بهر کیف وقت تهجد آن نحمودی موافق صحبت چون شاخ گل در قعود و سجود و قیام نمودند تا صبح سر از زانو

تعبدی نگرفتند چنانچه حضرت مرشد حقیقی دامت برکاته روزی ضمناً بزبان مبارک فرمود آن شب عجب

برکتی داشت دیده دریای فیوض بر ارباب شوق گشاده و اسباب کامرانی اصحاب ذوق آماده بود، هر نفس

خوانش مرات و دقایق نکات که دران وقت در تلقین آمده بر فور با حسن وجه موثر آمد و ذوقی و نیازی و شوق

وگدازی که دران جمله از طالبه صادقه دریافتم از دیگری مرئی نگشت، چنانچه طالبه صادقه از کمال تردد شوق ٨٦

والذت ذوق بدین قول خدیجه الکبری اشارة مترنم بود

کبد الحسود لتقطعی اذ بات من اهوی معی   سمح الزمان بوصله من بعد طول تمنعی

اقاتنی فی حبه لما عرفت ادمعی   یا لیل طل یا نوم زل یا شمس قف لا تطلعی

گویند که بعد یکسال از تزویج حق تعالی دختری مبارک قدم عطا فرمود، روز بروز با انواع ناز و نعمت در

مهد ولایت پرورش یافت، روزی حضرت مرشد حقیقی دامت برکاته در حجره حق پرست بر سجاده عبادت جلوه گر بود

اهلیش صالحه بر عادت معهوده که صداقت و اخلاص بر ایشان دل بسته بود و آن صبیه دلبند در آغوش دایه مهربان

بمقتضای عهد طفولیت گریه و بیقراری بحد نهایت رسانید، بشره مبارک حضرت مرشد حقیقی دامت برکاته از

جلال آثار ادنی متغیر گشت، بزبان مبارک راند که این را بردار بر زمین، زن صالحه پارسا از استماع این

لفظ کمات در بطن زید حضرت دوباره جگرگوشه از انفاس نا ملایم فرمود، از ان این طایفه ام اکبر بر رگ

راستی و درستی رشت عبادالله، پس با آداب تمام لوازم تعظیم با تمهید قواعد عجز و انکسار تقدیم رسانیده گفت ٨٧

حضرت مرشد حقیقی از حد این مقدمه کشف کرده معروض داشت که دو باره جگرگوشه که خلقت اولادنا اکبادنا

در بردارد حرف نا ملایم بزبان مبارک فرمودند، بدان اندیشه تعلق خاطر تمام است، امید دارم که از نظر بنده

نوازی دوباره معصومه دلبند با نفاس کریمه بهره فرمایند که این خادمه را دفع تعلق خاطر باشد، حضرت مرشد حقیقی

دامت برکاته بر صداقت و اخلاص وی آفرینها کرده، از روی تلطفات انواع انفاس متبرکه دوباره معصومه

دل بند بزبان مبارک راندند، چنانچه از اثر انفاس متبرکه آن دختر در مهد ولایت پیش بهمه رسیده، بشیخ

عبد الحکیم خان صدیقی که همشیره زاده حضرت مرشد حقیقی است کدخدا گشت، الان بر چار پایه دولت ظاهری

و معنوی الحاضر لی بیگ بر ار الله حق تعالی آن گوهر درج ولایت را بر مسند کامرانی مشعلی داشته با جمیع لطایف قلبی

بهر طبعی رسانا دُ. آمین یا رب العباد ... حاصل تمهید این داستان اظهار عقیده و رسوخت آن صالحه

پارسا بود، صحبت سعادت آن سعادت دو جهانی است طالب را باید که آئینه دل خود را از زنگ

ص۸۸ نا شناسکی و ریب و ریا معراد است بلوث تمام در خدمت این طائفه که لبصفات الهی قاضی الحاجات
و کافی المهمات مخصوص اند طلب صادق دارد تا بکرشمه توجهات نظر مراحم ایشان گوهر مقصود
در دست آرد، الهی ببرکت انفاس متبرکه جمیع اهل تصوف که تاج مکلل اولیاء ی تحت قبائی لا یعرفهم قناعت
غیری بر تارک افتخار دارند، یار ادر جمیع حادثات دوران در قرار محفوظ دار، و جوهر مقاصد در
دامن امیدها گذار، و شاهد دعوات و مناجات را همواره بزیور اجابت متحلی ساز - آمین یا رب العباد-
القصه آمدم بر سر سخن اول، گویند که بعد انقضای معدودی ایام از آن حالی پارسی
پسر در مهد ولایت جلوه گر گشت هر یکی از طالبان صادق و معتقدان راسخ از این نوید بهجت انگیز
شادمان گشتند، کسی از برادران اقرب یا از خادمان از راه کوته اندیشی و کم ظرفی در خدمت حضرت
مرشد حقیقی مبارکباد گفت، آنحضرت از این رسم عام مناسب مکدر گشتند، بزبان مبارک این مصرعه گویا
برخورت سه خلف خود خلف بود گر نه تلف -
در درون حجره حق پرست خود رفت و دوات از قلمدان برکشید از روشنائی آن عذار خود
را که شیرین باغ زیبائی است، رنگ داد، ناظران حاضر و حاضران ناظر را لمحه بعد این حالت =
نقاب خجالت بر چشم افتاد، سبحان الله از رسم عام که اکثر نتائج بدعت است حضرت مرشد حقیقی
ص۸۹ داشت بر کاتر این قدر متنفر بود سر همت و آزادگی خود را با این بدعت فرین آورد و بر ضمیر منیر
ارباب اشارات رموز روشن و مبرهن خواهد بود که این حرکت از جناب ولایت مآب حضرت مرشد حقیقی
- دامت برکاته در آن حالت بر چه وجه دال است، یکی آنکه تنفر از رسم‌های عرفیه دویم آنکه حق تعالی در آن
ایام فرخنده فرجام جمال ولایت حضرت مرشد حقیقی را رونق ولایت و حسن پرستی عطا فرمود که در آن وقت طفلی
نورانیت، از اینجا که رواج قدیم است پدر و مادر فرزند و جهت محافظه از نهیب چشم بد خط دوده
بر چهره میکشند، چون ذات با برکات حضرت مرشد حقیقی محبوب معصوم حق تعالی است، خود بعین عنایت
نظر کرده بدین حرکت از چشم بد محافظه فرمود ع
از بهر دفع چشم بد از روی خوب تو سیارها سپند شود مجمر آفتاب
فائده :- حکیم مقیم شیرازی در طب الهی می نویسد که حضرت رسالت پناه صلی الله تعالی علیه وسلم در
زخم علاج رفتن کم افسون بوده - و اصحاب یقین که چشم زخم بود اثر فرموده اند چشم زخم آدمی را بقبر برد
- شتر را بقدر و دیگ سازد - در هر روایت‌ها آورده اند که شخصی را چشمی نیک صورت بود با و کسی چنین گفت
که چنین چشمی که دارد، و آن شخص تا بخانه رسید او را ورمی عظیم پدید آمد و، علاج آن کسی راه
ص۹۰ نیافت و در رفته رفته چشم از دست او بدر رفت و سبب این اثر این بود که بعضی طبیعتها را خبثی و
دنائتی بود که چون چیزی در آن لطافتی باشد نظر اندازند و در پی گردد طبیعتش بود و از راه نظر با آن چیز
- رسد و آن چیز را تاچیز کنند - تا آنکه بسبب حدت اثر مه باره علیه بر آن چیز کنند و آنرا متغیر سازند و
و نابود کنند - و این حالت مختلف و متفاوت بود در دواران بحسب خبث طبیعت ایشان و حرارت
مراتب ضعف و قوت آن قوت در ایشان - چنانکه در بعض از روایتها هست که شخصی در میان طائفه
بود در شکار یاصحابه بعین معروف و مشهور بود دولت، روزی جماعتی از قریش او را طلب میکند و

دربارهٔ آنحضرت رسالت پناه صلی الله تعالی علیه وسلم با او مشورت مینماید، در آنکه حضرت را چشم میرساند
آن شخص گفت که من چنان چشمی بادی برسانم که در همان موضع هیچ نزد او در آن زمین که بخصم بسلامتی درآمد
وجمعی از قریش با او همراهی بودند تا آنکه دربرابر حضرت برپیدا که آمد، نظر بجانب حضرت کرد،
و شخصی مبارک حضرت علیحده چشمی برساند تا اثر زیادت گردد، روی بحضرت کرد و گفت که
عجب چشمی داری که مثل تو دیگری چنین ندارد، تا در اتمام این سخن بود که حضرت جبرئیل آمد و حضرت را
فرمود که از چشم این برحذر باش که آمده است که ترا چشم برساند - چنین گویند که در پیش حضرت
ص ۹۱ سنگی نهاده بود تا او سخن را تمام نگفته که حضرت آن سنگ را در پیش نظر مبارک آوردند چنانکه چشم
حضرت از نظر آن مصیبت نامرئیه شد واثر برطرف شد، اما چون مانعی درمیان آمده بود و موجب آن
شد که اثر تا آن مانع رسد، و از چشم برطرف بود - فی الحال آن دو دست حضرت مشق پیدا کرد و بعد از آن
حضرت در شفقت و اثر چشم زخم بسیار جری می باشد، بعد از آن امت خود را تعلیم فرمودند که رفع و دفع آن اصابت عین
انتهی — در خاطر این مامور با صلاح میرسد که این حرکت از حضرت مرشد حقیقی اشارت بود
بر حادثه موجب داغ دلها باشد، چنانکه بعد ازین مقدمات خود مصنف کتاب قبلهٔ صوری و معنوی
شیخ شمس الدین سرگذشت چند حادثه را یاد می فرمایند، انتهی -
الغرض مرشد حقیقی دائماً برکاتهٔ دو سه روز دران حالت بود، زوجهٔ آنحضرت که
از این حرکت مطلع شده بی تامل بر زبان میراند که حق تعالی ما را بدین حالت ننهاد — آخر همچنان شد
که از حضرت مرشد حقیقی اتفاقی ملاقات مرافقه نکرد تا که تاریخ نوزدهم ربیع الثانی سنه یکهزار
ص ۹۲ یکصد و بیست و پنج هجری بود از آن صالح پارسا که بی بی فاطمه نام داشت ازین خاکپر آن
خاتمه آن کثیف و فنا دار رواق لطیف علیین منزل گرفت، از برکات نامی که داشت یکی از خادمه مخصوص خاتون
جنت گشت —

دریغ و درد که عالم کتاب غم پوشید	ز عین اهل سعادات غین دم جوشید
گرفته شد عالم ز شور غنچه صفت	قبای خویش گل سرخ زین الم بدرید
سپاه از نه سپر سفید با علم بکشید	هزار رود سرشک از دو چشم جاری شد
هزار ناله صیحات در شکم پیچید	سراسری شمر شرح این غم جانکاه

ز شرح او بسر صفحه خود قلم نالید -

القصه شرح این قصه شور انگیز بحدی است که با مشتاقیت قلم نرقم آید، و اظهار این مقدمه
سوز آمیز بر بحیر که آنست که با مداد فهم تقریر نماید - دانند آنکس با این داغ گر . . . . . .
واندرین ماتم جانسوز جگر خوار آمد
ص ۹۳ گرنه گردر آن ایام حضرت مرشد حقیقی داشت برکاته حسب درخواست شیخ عبد الله خان صدیقی
در قصبه سیپاه شریف و شت از آنجا که دل را بدل رهی است - در گنبد سپهر وقتی آن صالحه زمان
وفات یافت حضرت مرشد حقیقی یکایک برخواست تا ستاره کره متوجه گشت، هر چند که عبد الله خان
از موجب برخواستگی استفسار کرد و مبالغه از حد گذرانید آخر پیدا راکی ننهاد، در عین متشکام رفتن

حاضر گشته در صحن روضهٔ مطهرهٔ اجداد خود رضوان الله تعالیٰ علیهم اجمعین مدفون ساختند رحمة
الله علیها —

و پسرے کہ تولد شده بود همدران ایام بروضهٔ رضوان شتافت - هر یکے از مریدان و
طالبان و از خویشان و از بین اقارب جراحت غم والم کہ بہم رسید غایت اندوهناک و بیقرار
گشتند ، حضرت مرشد حقیقی دامت برکاته هر یک را تسلی میفرمودند -

الا انما الدنیا سراب ملذب — وکل حریص فی هواها معذب
اذا ان لم یکن فی ذا الحیوة عذوبة — فان رحیق الموت احلی واعذب

ص ۹۴ گویند کہ در روز تولد آن معصوم کہ علی اکبر نام داشت شاه محب الله درویش کہ یکے از
مریدان صادق و ماهر علم موسیقی بود از خوشی کمال خیالاتے چند برسم تهنیت در پرده آهنگ وضع
کرده بود ، در سمع مبارک حضرت مرشد حقیقی رسیده کہ محب الله خیالاتے چند در تهنیت وضع کرده است
دران وقت کہ علی اکبر وفات یافت حضرت مرشد حقیقی شاه محب الله را در نواختن خیالات مذکور حکم
فرمودند ، و خود را استماع آن بخوشی تمام و رقص و سماع تا دیر موافقت داشت ، انواع آثار
شادی بر بشرهٔ مبارک جلوه میداد — سبحان الله این قسم جوانمردی و علو همت حق تعالیٰ
حضرت مرشد حقیقی را عطا فرموده کہ بر استقلال کمال وے اهل الله را انگشت حیرت در دهان
ایام والدهٔ ماجدهٔ آنحضرت کہ زنے بود در کمال ریاضت و پارسائی - ازین
فراق در ایام بیهم تاریخ بست و یکم شهر ربیع الثانی سنه یکهزار [illegible] و شش هجری
نقاب حیات مستعار برانداخت — شعر

ص ۹۵ دیدیم صد کاسهٔ سم می رسد در کام ما — ساقی دوران کشد درد غم اندر جام ما

بهر کیف چون نیران این واقعات بل ان الله یحب الصابرین انطفا یافت حضرت مرشد حقیقی دامت برکاته
وحدت آباد باستقلال ذاتی بجمعیت خاطر در وحدت آباد بیاد حق مشغول گشت ، سالے صد دران گرسنه فراغت بانواع فتوحات
دلخواه عروج نمود ، از فضل حق سبحانه تعالیٰ ابواب ترقیات بر روے گزارگار روے کشود

زہے جمال تو دارد کمال رعنائی — گرفته است ز حسن تو زینت زیبائی
کجاست ناطقه را این قدر مجال و توان — کہ مدحت تو مودی کند بگویائی
چگونه ثبت کند وصف ذات تو خامه — کہ نیست خامه ما را دران توانائی
ببرج مجد و علا اختر سپهر توئی — ببرج عزت و رفعت تو در یکتائی
سر تفاخر حیدری رسد تا چرخ — اگر تو یک نظر از لطف خویش فرمائی

ص ۹۶ بروزے در خلوت خاص کتابے از تواریخ در مطالعه داشت دران احوال اولیاء اهل حقیقت وحصول مقامات
ایشان در آن کتاب بمطالعه نمود ، در خاطر عاطر جاگیر شد کہ مروزے چند متحمل بار سفر باشم می گردد ،
وجمال مطلوب خلوتی در آئینهٔ صحرا ئے کہ بے در و دیوار است جلوه گر شود ، و از اطراف و ملازمه مرقد اهل الله
کہ اسرار قصرانه منصح مشاهده افتد و اگر امداد احدیت صمدی بعزم عبدی موافقت نماید در حریم
واجب التعظیم حرمین الشریفین خود را التصدق نمایم ، وگوئے سعادت بچوگان ارادت زبانم ، پس

(الکاملین قدس سرہ)
مرشد خود بر خاصت بدوام و قوام مجدد انہ در الہ آباد بخدمت حضرت حجۃ مرشد فتح محمد
برنا ول برخاست بدوام وقوام مجدد بروزی نو از شبہا ئے انداز ہ
سعادت ابدی حاصل نمود، حیات ولایت مآب سید عالی مقام بکمال خود
درباره حضرت مرشد حقیقی مبذول داشت، در خلوت مرکانه شبہا بروز وروز با لشب تعمیر شد
در ضمن کلمات تمثال قصد طالب در اینجا علت مطلوب روشنا گشت، امیدوار جواب آں متامل بود
ص ۹۷ حضرت مرشد حقیقی در خدمت چوت برداری سعادت ابدی حاصل می نمود - روزے آنحضرت قدس سره
لعزم موضع دسوینی طرف رسول پور در نواحی الہ آباد که الحال مرقد آنحضرت قدس سره در آں مقام است
بار مسافرت بر بست - حضرت مرشد حقیقی نیز بار کاب سعادت مامور شد - بآداب تمام بر کاب
سعادت می رفت و می گفت ؎

چہ سعادت است حاصل جانان درین جہانم - که بصد نیاز و بوسہ بر کاب بو دانم

قدوس ابنیہ با برکات جاودانی بمنزل رسید - طالب و مطلوب را او قات معمور با خوشی طرفین می گذشت
اما چوں مرشد حقیقی را اشتیاق سفر دامن گیر بود مردم مناسب حال خود بدیں مقام می نواخت ؎ بر در منزل

مراد و منزل جانان چہ امن و عیش ہر دم جرس فریاد میدارد که بر بندید محملہا

اما بحسب ظاہر جسارت نمیکرد که درباره رخصت خود عرض مقرر نماید - چوں تعلق خاطر طالب صادق
ص ۹۸ بر دل فیض منزل آنحضرت قدس سره صورت بست - روزے از نماز عصر فراغت کرده
مشرق رو جلوس فرمود با حضرت مرشد حقیقی خطاب کرده این مدت در جواب رخصت شما توقف
تسانی اختیاری نبود بلکه انتظار الہی فرمان عبث بود الکنوں که در مقامات از جناب رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم رغبت استقامت سامی در وحدت آباد طرف لہرہ و مجاور آستانہ آثار شریف صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم و حدیث النکاح من سنتی فمن رغب عن سنتی فلیس منی لعمل آوردن است
اکنوں موجب التماس دعاگوئے توجہ بوطن مالوف فرمایند - ایں وصایا که در معاملت روئے نمود
میدان بپیام نمایند - و دعاگوئے را ہمیشہ با خود دانند - مفاصلہ صوری را عین مواصلت
پندارند - و خود را دریاد حق گذرانند که باعث از دیاد قرب ہماں تواند بود - و عدم بے حق بر آرند
قدمے بغیر حق بر ندارند - در عشق راسخ دم و ثابت قدم باشند طاعت و ریاضت بر اندیشۂ
قرب احدیت باید نه امید منزل مصفا دار السلام - و مصاحبت حور و مجالست در قصور
ص ۹۹ و کیشود امور دار الغرور - عیاذاً باللہ - اگر خطرۂ دل طاعت زائد بمقام کشد ہر آئینہ
مذموم خواہد بود - مرد صاحب ہمت آنست که طالب شاہد احدیت باشد - سکینۂ آں سعید ه
را ابیاتی حسرت خراشد ہر جا که تیغ جفا رانند تارک اراده در پیش نه کشند
ہر کجا سہام بلیات یک کشند - سینۂ بے کینہ را ہدف سازد چوں آنحضرت قدس سره
ایں فوائد با تمام برسانید دست بدعا بر داشت - درباره حصول مرادات حضرت مرشد حقیقی
دامت برکاتہ نادیر بدرگاه مجیب الدعوات مناجات کرد - فاتحہ بنیت خیر خوانده رخصت
بوحدت آباد فرمود الحمد للہ علی ذالک - در وقت رخصت آنحضرت قدس سره درباره
حضرت مرشد حقیقی دامت برکاتہ انواع الفاس متبرکه بر زبان راندند - بعضے متبرکات

تا در نیز بحضرت مرشد حقیقی عطا فرمود - یک مصحف متبرک بیت الله که می رسید عم آنحضرت آورده بود - آن را تبرکاً با خود داشت - در حرمت و اعجاز آن بسیار مبالغه می نمود - چون عزیز نور العین خود از حضرت مرشد حقیقی کسے دیگر ندانست آن مصحف بحضرت مرشد حقیقی عطا فرمود و گفت - درین وقت رخصت که دعاگوئے مشرق رو جلوس دارد یقین تصور نمایند که بر وقت بر آن روئے توجه صورتاً و معناً جانب شما خواهد بود الغرض دران مقام که آنحضرت نشسته این نوع جواہر زواہر حضرت مرشد حقیقی نثاری فرمود الآن خبر مبارک آنحضرت دران مقام بے کم و بیش واقع است - سر موی تفاوت نیست - سبحان الله توجه آنحضرت قدس سره درباره حضرت مرشد حقیقی چه قدر بود فهم من فهم - ازان جا که حق تعالیٰ ذات فائض البرکات حضرت مرشد حقیقی را دامت برکاته وسیله جمیله احیائے سنن خیر الکرام علیه افضل الصلوات والسلام واولیا افتتاح خطابات کافه انام پیدا کرده و اقالید فتح الباب اکابر و اصاغر این دیار در دست اقتدار آن سر حلقه اولیاء کبار گذاشته بر خلائق این نواحی بعین عنایت نظر کرده که حضرت مرشد حقیقی دامت برکاته از عزم مسافرت باز داشته جهت فیض رسانی و کام بخشی سکنهٔ این دیار بر مسند هدایت متمکن گردانیده

اے که راز تو با آرائش آمده — دین رونق گرفت و افزائش آمده

افزود زیب شاهد معنی ازان زبان — که گوهرت بمظهر پیدائش آمده

جائے تراپیافته مقدار انتها — هرچند جبرئیل به پیمائش آمده

تا گوہر تو آمده حاجت روائی خلق — دلها درون سینه بآسائش آمده

اے مظهر ولایت دامان همت — هرگونه صاف تر ز هر آلائش آمده

تا حیدری بمدح تو رنگ افشان شده ست — منشات او به صفحه آرایش آمده

بهرکیف چون حضرت مرشد حقیقی در استقامت وحدت آباد مامور شد طریقهٔ الاطاعة فوق الادب سلوک داشت در ابلاغ خدمات آثار شریف صلی الله علیه وسلم دقیقه فروگذاشت نه کرد هر شب جمعه زیارت آثار شریف لازم گرفت - تا دو پاس ۱۰۱
هنگامهٔ زیارت آثار شریف می بود مولود بیان صلوات و اشعار غزل و قصائد در آهنگ مطبوع کنجره داؤدی بنواختند - آنحضرت را از نشوه وجد رقص سماع در غایت ذوق و شوق حاصل می گشت - هر کسے از زائران حاضر آن وقت در لمین ذوق و شوق سماع هرچه از مقاصد خود هر چه نیت در دل میکرد بفضل حضرت آثار شریف صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و کرشمه توجهات گرم دوالی زود حاصل کرده می گشت - بعد انقضائے چندے ۱۰۲
بتقریب عقد وقوع یافت - شیخ المشائخ شیخ غلام رسول رحمة الله علیه وسلم ساکن مصطفیٰ آباد زوجه مردے عالی نسب در روزگار خود بحسب و نسب سر حلقه اعیان و اکابر بود - در رموز و اشارات صوفیهٔ اهل صفا دلبستگی تمام داشت -

دفتر آن شیخ عالی مقام در سلک از دواج مرشد حقیقی دامت برکاته منتظم گردید
الحمد لله علی ذالک ۔ حق تعالی ازان در شاہ حسب و نسب کریم الطرفین
دربار آبدار تا قیام قیامت بر صدر ہدایت و ارشاد جلوہ گر داراد بحرمت النبی و آله الامجاد

باب چہارم

در اخل شدن کاتب حروف در سلک ملازمان آستان فیض نشان و تنزلات لطفات آن محبوب الرحمن بر حال این بے مقدار

حمد بے حد مر واہب العطایا را که بزیور فضلنا بعضهم علی بعض ذات مشکل کامل الشان را زینت بخشید
و گروه آدمی را با تاج لقد کرمنا بنی آدم بر تخت ولایت نشانید ۔ ہیچ از حرکات قول و فعلی بدون تقدیر
او در آئینه تدبیر رو ننماید ، حسنات و سیئات که از بنده عمداً یا خطأً بظهور آید بیرون از قضا و قدر او
۱۰۳ نیست هر یک را سزاوار کاری آفریده اند و از وے ہمان بوقوع می آید چنانچه بزرگے از نیمکام خبر میدہد
هر کسے را بہر کارے ساختند ۔ میل آن اندر دلش انداختند

آنچه از جامہ تقدیر بر لوح فطرت مخلوق نقش بسته اند ہمان نقش بمشاہده می آید ، آنرا که
حرف سعادت بر صفحه حالش رقم زدند و ابواب سعادت بر روئے وے کشودند بار تکاب مشقت
و مساعی وے را ہمان دست میدہد ، ازینجا گفته اند من سعد سعد فی بطن امه ،
و آنرا که شقاوت ابدی بر ناصیه خلقت وے نگاشتند اگرچه ازان نفور رو دو ربا شد آخر الامر حال
رو ز در پیش وے آید ، بدین معنی است من شقی شقی فی بطن امه ، بنده را مناسب است
که خود آنچه از اعمال صالح و افعال ستوده بوقوع آید با صد زبان در حمد الہی مترنم باشد و آن را فضل حق
داشته با ختیار عبدی منسوب نگرداند ۔ و آنچه از حرکات نا ملایم و افعال مذموم صورت بندد آنرا از
جہالت نفس مغرور پنداشته متندم استغفار گویان بخشوع و خضوع تمام از بارگاہ الہی نجات خود
۱۰۴ مسالت نماید ۔ اگرچه افعال نیک و بد بدون اراده ازلی نیست اما نیک را بحق و بد را بخود
نسبت نمودن عین ادب است ، چنانچه سرمست زاد بلبل بوستان شیراز بدین اشاره دسازند است

رتوحی

گناه گرچه نبود اختیار ما حافظ ۔ تو در طریق عمل کوش گو گناه من است

در رحص الدیان مسطور است که بقول اہل سنت و جماعت افعال عباد و جمیع حیوانات مخلوق
خداوند است و معتزله میگویند که افعال عباد مخلوق عباد است ، و عباد را موجد و خالق افعال خود
میگویند که قدرت عباد بر افعال ثابت است ، لضرورة الامر بہا ، و هو قوله تعالی و افعلوا الخیر و
اقیموا الصلوة و اتوا الزکوة و جاهدوا فی الله حق جهاده ، و امر عاجز لا محال لا باشد ۔
منتفی جبریه پس ضرورت قدرت باری تعالی منتفی باشد ازان افعال ، و جبری و جہمیه میگویند که عباد را ہیچ
فعلی نیست اصلا و اختیارے و قدرتے نیست در افعال خویش و افعال جملہ اضطراری است ہمچو حرکات
جبری مرتعش ، و حرکات عروق نابضه ، و اضافت افعال بعباد مجازی است بر حسب اضافت چیزے و
نه بتحصیل وے ، و نزدیک ایشان قولک جاء زید و ذهب عمرو کقولک طال الغلام و ابیض الشعر
۱۰۵ مساوی است ، یعنی در فعل و مجی و ذهاب مر زید و عمر را اختیار و تصرفے نیست چنانکه در از شدن قامت
و سفید شدن موے که بغیر اختیار است ، و این هر دو مذهب یعنی معتزله و جبریه متفرع است از یک اصل

شده و از انیست - دخول مقدور واحد تحت دو قادر محال است - زیرا هر فعلی که کردن مقدور است او قادر را چون داعیه آن شود کردن آن پیدا نشود آن فعل بکرده نشود و اگر صارفی پیش آید از کردن آن فعل بضرورت کرده نشود - پس اگر فرض کنیم مقدور واحد را میان دو قادر و یکی را داعیه شد بر کردن آن، و دوم را صارفی پیش آمد بر ناکردن آن کار پس ازینجا لازم آید که فعل هم موجود نشود و هم موجود شود، و این محال است ـــــ و ما ثبتنا هم قوله تعالی و هو خالق کل شئ و فعل عبد شئ است پس حق تعالی خالق باشد مر آن ضرورة، و قوله تعالی والله خلقکم و ما تعملون ای و عملکم یعنی حق تعالی بیافرید شما را و عمل شما را، حق تعالی ثنا گفته است بر ذات خود با فرینش، پس اگر غیر وی شریک شود در آفرینش بمدح تمدح نماید و منتفی شود فایده، و مدح دیگر آنکه خالق باید که عالم بود بعلم آفرینش زیرا که شرط قدرت تخلیق عالم خالق است بمخلوق پیش از حصول مخلوق، بدلیل قوله تعالی اسروا قولکم او اجهروا

۱۰۶ به انه علیم بذات الصدور - یعنی عالم بتفاصیل صدور پیش از ظهور آن بعبارت زبان، و بنده را علم نیست بکیفیت اختراع و بکیفیت خروج چیزی از عدم بوجود عالم غیبت از مقادیر و احوال که از فعل وی صادر گردد، و چون ثابت شد استحاله قدرت تخلیق مر عبد را، پس بضرورت ثابت گشت قدرت آفرینش فعل عباد مر باری تعالی، و نفی شریک در تخلیق و ایجاد موجود شئی، این پر دلیل اصلاحا رد علی الجبریة و فیه اثبات اختیار العبد و ارادته، و قوله یوفق الله بینهما رد علی المعتزلة، و فیه اثبات اختیار العبد

ارادة العبد و ارادته القضا و القدرة الله تعالی - انتهی -

نقل الغرض محض فضل ایزدی و عنایات سرمدی شامل حال آن بنده باشد که از وی اخلاق و افعال حمیده و اخلاق پسندیده بظهور آید که موجب سعادت دارین باشد - کاتب حروف شکر این عطیه عظمی تا کجا ادا نماید که دولت پای بوسی حضرت مرشد حقیقی داشت برکاته با این طالب صادق ارزانی داشت و از سجود آستان آن جا سوس صدر و لایت ناصیه احوال کاتب حروف را نور مطلب بخشید، ع

هر بیدار است یا رب یا بخواب است   که جان من بجانان کامیاب است

۱۰۷ چون سلطنه کلام بخشی و ادارہ فیض رسانی قبله ارباب معالی منبع جود و احسان حضرت شیخ الزمان قدوة و العیان مد الله تعالی ظلال ارشاده علی رؤس الطالبین و المریدین در اطراف عالم اشتهار یافت فردی ندیدم که نشوه صهبای محبت آن محبوب الهی در سر نداشت، و احدی نیافتم که مهره صداقت آن برگزیده النفس و الآفاق بر بساط انبساط نمی باخت، صومعه داران در مدرسه و خانقاه به تعشق اوصاف وی تسبیح میگردند، و رندان در خرابات بر یاد مکارم اخلاقش باده می خوردند - حریفان نواسنج در باغ و در راغ کمال شوق آن مهوش چراغ بنغمات محبت و اخلاص مترنم می بودند - شمع در محافل از گرمی اخلاص آن مقتدای ایام آتش در سر داشت، بلبل و قمری از ذوق و سماع آن کرمست و بی خود بر دم خود را با ما لا یسمع می ساخت

برگ گیاهی که بر زمین زوید   از هوای محبتش جنبید

مکتوبات در این ایام فرحت انتظام که از نسیم محبتش ریاض مکتوبات سبز و خوش بها، رکامرانی بود که کاتب حروف سر همت را بحر اخلاص عزم اصل جناب ولایت مآب در دل بمنزل مصمم کرد، بار مسافرت بر

۱۰ ناصیهٔ طلب را چندانکه بر زمین نهاده بود بالا نمود تا بسوی آن محبوب الهی بمنزل مقصود رسیدم و جمالش دیدم فرحت افزا، و تماشا یافت دلکشا، که با دلبلبلین میادچون در آنجا رسیدم دیدم آنچه شنیدم بود

شنیدم آنچه دیدم ۔

زلذت لسب فرگشتم مست و بیتاب	زراسایش بچشم ربوده شد خواب
دل از ذوق تماشش که شد نو	قدم بردوشش یکبار شد سهو
نظر در تماشا هر طرف انداختم	نزد احلاص بر لسا اطاکبر یکی باختم
از غایت فرح و سرور نغمه ها چه نواختم	بگرد خانه با غای رسیده
درختان با طراوت ها دمیده	زبالمث فرحت دیدار مهمان
زبالمث فرحت دیدار مهمان	آنارش بر سر هر شاخ خندان
وازشاخ مرغان خوش آواز	بذکر کردگار خویش دم ساز
شکسته گل وازشاخ خورم	~~که لبلبلبله~~ نثارش عقد مروارید شبنم
ز شوق رازو حدیث گل همه گوش	و دار غنچه ز حسرت ماند خاموش
عنادل بر سر گلها غزلخوان	بشاخ ابنه گوپال بر خوش الحان
تماشای گلستان کردم	ز مدهوشی لب از گفتار بستم
ز بوی گل دماغم را که شد مست	قلم یکبار گی افتاد از دست

۹ چون بدروازه رسیدم فتح الباب خود از ان باب در یافتم، در دیدم چون دل کریبان کشاده، زنجیر ان سلسله ماه رویان جیب دل مریانی از بیرون در افتاده، کارفضا بر سده کرش کل میخ الشفاعت ابری خروزرفته، جاروب کش قدر صاحلیزه فرش را بجاروب جمعیت سرداری روفته، جبین احلاص از سجده منور ساخته، ملتزمان آستان فیضرسان در پیش در دویدند ۔ بدست و تعظیم بمقام دلربا نشانیدند، در آنجا نشین مهمان نوازی آنچه باید بقدم رسانیدند، خاطرم شگفته را تسکین کرده داد، و از جمیع اطراف اندیشه برکشیده، و بدل یکرو منتظر ملازمت نشست، تا وقتیکه آن والی ولایت الاولیا وزینة الانبیا باعث آدم شریعت غرا حضرت مرشد حقیقی مراد الله تعالی در حانه منبع البرکات صحن خانه را از قدوم سعادت لزوم منور ساخت چون بسرور ناگهانی و نوید شادمانی در رسید کاتب الحروف بمجرد دیدار چشم از خود رفت و بسر از قدم، قدم از سر نشناخت بشرف پابوسی شتافت، نعلین مبارک را که محراب سرصلان معالی بر دو طلب ادب ملتزم نمود

۱۱ بمژگان ارادت غبارش روفته، سرمه چشم گردانید، چون نظر بر جمال کمال آنحضرت افتاد نور مطلق دیدم در حجاب قالب عنصری مشتمل گشت، ظهور بحرحق یافتم در لباس بشری زینت گرفته، شاهباز براوج اذا تم الفقر فهو الله در پرواز پاکبازی از مناصب ارجمند، اذ یتقرب العبد الی بالنوافل مشاهد اشعه انوار صمدیت از غره ناصیه او درخشانی بوارق اسرار احدیت، از چهره احوال او تابان ۔

مسند نشین صدر ولایت آزادگی ز کسب و کسی مباهات ۔

صدر العبد و مسند ارشاد الطالبین تا کمورش لسکن وجود انتظام یافت

وقتی رونقی گرفت باده صاف اولیں — دہر دل از محبت او شوق پاکوب

چوں نور آفتاب کہ ز قصد شہر زمیں

چناں با کمال ایں سرار او نگاہ کرام کاتب الحروف را چناں محو و مشتوق ساخت کہ از غایت اشتیاق

سر رشتہ وضع عبارات و معانی پسندیدہ از دست رفت، طوطی لسان بدیں مقال مترنم گردید —

اے نور خدا در نظر از روئے تو مارا — بگذار کہ در روئے تو بینیم خدا را

۱۱۱ ہرچند احتیاط کردم کہ از خیالات مدحیہ در گذشتہ ثنا ئے حسن آں محبوب الٰہی جمعیت خاطر نمایم اما

ناچرہ شوق دل را الشان زیبق بیقرار ساخت، با وجود حفظ آداب بے تامل بایں نغمہ تجاہل العارف

مترنم گشتہ —

راحت جان است یا محبوب ربانی است ایں — قبلہ ارباب دیں یا فیض سبحانی است ایں

در درج اعتلا یا اختر برج شرف — شمع بزم قدسیاں یا نور یزدانی است ایں

عارض او لالہ احمر است یا ماہ بدر منیر — موئے او سنبل بود یا مشک ریحانی است ایں

ابروش محراب یا کمان است یا شاخ غزال — چشم او آہو بود یا صاد قرآنی است ایں

حیدری تا چند باشی در تجاہل بگذر شیخ — حسن محبوب الٰہی گرم دیرانی است ایں

بباید دانست کہ شرف خدامت ایں طائفہ عالیہ موجب اکتساب سعادت دارین است، زہے شرف خدامت

و طالع آنکس کہ در ایں سعادت بر وکشایند طالب را باید کہ با وجود حصول شرف مصاحبۃ ایں طائفہ عالیہ

سر رشتہ ادب را از یمین و ربط قبولیت است از دست ندہد، و خیال فاسد را یا لا عجری را در دماغ

۱۱۲ بیخبر راہ ندہد، تا ہر حاجتے و مرادے کہ خواہد برکات صحبت ایشاں حاصل نماید، ایشاں طائفہ اند از خوبان

جناب کبریا کہ مفاتیح کونین در دست اقتدار ایشاں دادہ اند —

راہ ادب را کافی الحق فلاں — صحبت درویش را اکثر داں

بر در دنیا درائی چند چند — خویش را در پلۂ درویش بند

صحبت شاں مایہ مر احت دہد — خاطرت از فکر فردا و از بد

ایں نگوشان آدمی مس آدمی — گر چنیں گفتہ رسی نامردی

در میان ما و انساں فرق بس — با گل ریحاں نیرزد خار خس

کار زنجان جمیلہ علو اکثیر است — خار را خاصیت چوں زر است

صحبت درویش اندر ہفت حساب — باعث فرحت بود دیں خوش خضاب

در ہمہ حالت مدد ز ایشاں طلب — خادم شاں باش با صدق ادب

یا رب ہم توفیق دہ کامل شوم — تا بریں اقوال خود عامل شوم

از فیوض صحبت ایں واصلاں — دست ما را بر مراد ما ہمہ ساں

حاصل کلام چوں در سلک خادماں درگاہ عرش اشتباہ انتظام یافتم با دست نام مجاور آستانہ گشتم پیرو دے

۱۱۳ ایام نعلین مبارک آنحضرت راست کردم ببرکت حسن اعتقاد آں حضرت را ملتفت و شرح

احوال خود یافتم، بنیجے از غایت بندہ نوازی کاتب الحروف را در خلوت خاص طلب در رشتہ کلمات

در خور مذاق ارباب ارشاد و مستفید بود، سهل و ثانی
موعظات و رموز و اشارات لطایف صوفیه، در اثنای کلمات جواب سوال
ارباب سلوک به بیان مبرهن در سینه این خفیف که حرف بند، از کیفیت اسرار حقائق مست و مدهوش کرد در قدم
نوازشات لااحد مرعی میداشت، طالب صادق
آورد از وفور اشتیاق بدیهه معروض داشت ؎

ای حضرت شان گل افزا دبا — رونق ده کارگاه ایجادبا
معمار اساس آشتی انبیائی — انوار چراغ اولیائی — اسائشیا
فیض تو برادر دستگیر است — بر مسند دو جهان امیر است
تعلیم تو مبدئی شمارد — آن را که عدیل خود نداند
آنکس که دمی بتو نشیند — خود را ز خودی جدا نه بیند
ایوان ولایت از تو روشن — بستان هدایت از تو گلشن
والشمس نور شعاع رویت — واللیل سزد ز طرز مویت
داری با دائی خود لطافت — در وقت خرام صد نزاکت — سوید
ابراز تعشق یک نگاهت — دل بسته به نوک کج کلاهت — ص ۱۱۳ ابرار بشری
گرگاشش هنر بار عالم — نوک کلهت بپا و در خم
از هر سخنی شبنم آمیز — بر ریش دلان نمک کنی تیز
گشتم بمناقب تو سرمست — حیرت بدل او فتاد هم هست

بهر کیف چون از شرف حضور بهره فواید دینی و یقینی حاصل کردم حسب بعضی حرکات دنیوی در خواست
سعادت وطن نموده رخصت یافتم، اما در سال دو سه بار احرام زیارت آن کعبه مستفیضان معانی
در دل درست میکردم، معدودی ایام از مقصد مجاورت آستانه رنگ کلفت آئینه خاطر میزدود
و دم نوازشهای غیر متناهی سر بار مضاعف برمی یافتم، توجهات بنده نوازی آنحضرت در خلاء و ملا
که بر حال شکسته بال معروف بود اگر شمه آن ثبت نمایم تالیفی دیگر ماند، احتراز از تطویل نیز — باال
خلل در بعضی مقدمات که دال بر خوارقات آنحضرت باشد راه می یابد، چند مقدمه از ین قبیل
درین مقام ذکر کرده میشود، در ایامی که دعاگو بشرف آستانه بوسی امتیاز یافت در فن منشآت
نظم و نثر استعداد بهم میداشت، اما جوشش طبع گاه گاهی عنان بغزلیات باین صوب میکشید، — ص ۱۱۵
روزی بمصداق صداقت غزلی چند در مناقب ائمه معصومین علیهم الصلوة والسلام انشا نموده
بنظر فیض اثر گذرانیدم که آنحضرت از راه ذره پروری روزی مناقب مذکور در مجلس می خواندند، شخصی
از آن جماعت دیده انصاف را بنیاد حرف گرفتگی مکدر ساخت، آنحضرت را غیرت دستگیری ذره — گرچه
بی مقدار جلوه گر شد، درباره قبولیت آن رجوع بجناب عالی ممدوح علیهم الصلوة والسلام نمود، بکرشمه توجهات
آنحضرت آن ابکار افکار بزیور تحسین و حلیه قبولیت متجلی گشتند

شاهان چه عجب گر بنوازند گدا را

ازان روز کاتب حروف با وجود دید شناخت و لیاقت نظم و نثر نداشت، بارے بکرشمه توجهات آنحضرت — مشاقت

۹۶ مطلوب رونما گشت ـ امیدوار جواب آن کرد، حضرت مرشد

کم و بیش از مطالب خود بر روی صفحه ثبت می نماید ـ

شکر فیض تو چمن چون کند ای ابر بہار ـ کہ اگر خار و اگر گل ہمہ پروردۂ تست

۱۱۶ چنانچہ روزے حضرت مرشد حقیقی دامت برکاتہ بزبان مبارک خویش باین کلمات تسلی خاطر فرمود

کاتب الحروف مراسم تعظیم تقدیم رسانید و بدیہہ عرض داشت ـ

بہتر / برانداز

بہر طرف کہ نگہ میکنم درین عالم ـ ترا بذات علیم المثال می یابم

تو کلید در سعادتہا ست ـ بدل ز صدق و یقین این جناب می یابم

امال

دلم چگونہ کند حصر مدح شایانت ـ زبان ناطقہ در شرح لا قال می یابم

کجا بمدح تو بکر دہوم کزو اثر ـ بہ شرق و غرب جنوب بشمال عیانش می یابم

ترا دہش تو فرزند ہا درایام ـ بحسن خلق ترا بے مثال می یابم

چو حیدری بدرت سائل آمداز صدق ـ امید ہست جزائے سوال می یابم

روزے کاتب حروف عزم آستانہ بوسی حرم کرد، حضرت مرشد حقیقی دامت برکاتہ باستانہ کہ

اشتیاقش میداشت، بشرف قدمبوسی سعادت ابدی دریافت، و این ابیات مناسب حال بر

صفحہ تصدیق برنگاشت ـ

خوشا کہ طالع فیروز من جوان آمد ـ کہ حیدری کتاب خدا یگان آمد

یار

ندا کشید فلک کہ ای زبان مبارک باد ـ کہ مدح خوان شرف یار در فشان آمد

بذکر منصب امام دین ہر صبح ـ چو عندلیب نوا ساز بوستان آمد

امام و رہبر ارباب دین ابو الغوث است ـ کہ صدر مسند اقطاب در جہان آمد

تمکنید

سخاوت تو سحر بر در نمیگنجد ـ کہ دست تو نگہ خود و بحر و کان آمد

ترا بمدح تو کام و دہان شود شیرین ـ زبان بمدحت تو شکر این بیان آمد

۱۱۷

احتیاط ادب نیست نغمہ مدحت ـ کہ این معاملہ مجہول در گمان آمد

خدا برابرش ای شاہ دین فزایادم ـ ز حادثات زمانہ دلم بجان آمد

امید لطف تو دارم از آن کہ در عالم ـ بلطف تو مدد گار خادمان آمد

الغرض معدودے ایام کمر خدمت بمجاورت آستانہ بستم در فرصت برداری از ہر نیک و بد در گذشتم

روزے حضرت مرشد حقیقی دامت برکاتہ جہت تفریح طبع توجہ یکبار دریا نمود، ما ہمہ رفقہ

تخلل

و طلبہ کہ دران وقت حاضر بودند برائے غسل در آب در آمد، دریا بہ از تخلل گیسوئے عنبرین

معطر گردانید ـ

دل عکس رخ خوب تو در آب روان دید ـ فریاد بر آورد کہ ماہے ماہے

آفتاب کہ از مدت آرزوے پابوسی داشت درین وقت بمراد خود رسید، ماہتاب کہ از مدت باین حسرت کہ کاہ

بیتے

دولت با آفتاب دست داد بر خود پیچید ـ کاتب حروف مناسب حال تصدیق مقال تنے چند در سلک نظم

کشید ـ

ص ۱۱۵ نر بسته بپیش هر لب رود آب — چو بر سا حال آسمان آفتاب
گهی آب میریخت بر روی خویش — گهی ز آب می شست گیسوی خویش
گهی خورد غوطه چو خورد سحاب — چو نیلوفر آمد برون که ز آب
تو به نظاره حسن نیکوی او — دوان خضر و الیاس در آب جو
شده آب دریا معطر تمام — ز تحلیل آن گیسوی مشک فام
آبی، زری، سبزی چو از برج آبی در آمد چو ماه — بسر بر زده خامه ترکی کلاه
کشیده به تن جامه صاف تر — میان کرده محکم بر بنا کمر
عصا کرد در دست خویش استوار — خرامان به نعلین چوبین سوار
ز نظاره آن جمال کمال — شدم مست سرشار بیخود ز حال
چو سایه فتادم ز دنبال وی — تماشا کنان حال و احوال وی
ز نظاره حسن آن کج کلاه — دلم گشت پر جلوه حق گواه
ترتیب در آمد بدهلیز خانقاه — ترکی زده تکیه بر صدرگاه
نشستم بزانو ادب در حضور — برقص آمده دل ز جوش سرور
دل از نشوه شوق شد بی خبر — با این نغمه گشتم نغمه ساز تر
ای ز چراغ رخت خانه دین روشن است — وز شرف گوهرت روی زمین گلشن است
ص ۱۱۶ جانب روی چو والشمس تو سوره قرآن حسن — خال خط اندر آن نص مبین روشن است
چشم بد جهت مباد هیچگه از چشم و غم — زانکه انوار اشراق او بر دل روشن است
حکم تو از فضل حق بر همه کس جاری است — زان همه عالم ترا از پی تمکین روشن است
حیدری از صدق دل طرح برآورد جست — زان همه مشتاق تو از دو جهان روشن است
الغرض تواز شهای آن حضرت داشت برکاته بااین ذره بے قدر بحدی بود که روزے وقت رخصت
این بیت بر زبان مبارک فرمود

برودی با فتح بروی با فتح میروی با فتح در فتراک تو غوغه مدام — دائما حق حافظ و ناصر تو یاد او السلام
بیتاباته سبحان الله تلطفات بیخامات جناب ولایت مآب تا آنچه در حق خود حرفی می نمود اگر همه بتفصیل منفصل بر صفحه
بهر حال ثبت نماید زهر حال رشته سخن بطوالت کشد بمحدودے مقدمات قسمتے نمونه از خروارے اکتفا می کنید
ص ۱۲۱ در جائے واثق وامید صادق دارم که بر کشم توجهات حضرت مرشد حقیقی داشت برکاته آنچه بر زبان فیض ترجمان
در خوابگاه درباره کاتب حروف گذشته بر منصه ظهور جلوه گر شود

امیدوار ز فیض توام بصدق و یقین — رسد بمطلب دل خواه خویش شمس الدین
ز حادثات زمان و فلک امان جو یم — بر این سایه فیض تو ای امام امین
مستم که جبهه اخلاص بر درت سایم — کشود کار من اینجا نمود حق بیقین
منم که بود در آن خم نمی کنم قامت — درین زمانه بحر بر درت بر روی زمین
بحر سحر قضا بصفحه هستی چو صورتم بنگاشت — از آن پیکر بلند گیست کرده صورتم رنگین
ز ... بلند گیست

خیال مدح تو تا در دلم قرار گرفت ... زبان خامه‌ام بهتر از شکر شیرین
ز مدحت تو سرافراز جیبی گردید ... همیشه لطف تو با دا تجدید حالش قرین ۱۲۱

باب پنجم — در بیان رضا و تحمل و قناعت و توکل آنحضرت —

الحمد لله المنه که بکرشمه از جهات حضرت مرشد حقیقی داشت برکاته ملاذ لبیباً اختصار
مدرت برگاد رستی ۹۹ همچنین نزاس نگردید، طوطی خامه بتماشا شد. هچینه خوارق محمد و م شرانرشا دمانی
کشید. والحال نبود ورنه نام آن شیدا ارباب عرفان را شناکش میکنند

از نود و نه نام او صافش کنم ... سر بسر اسمه اللطافش کنم
قدسیان ادرا لقبش کردند نام ... عارف و کامل امام خاص عام
طالب و مطلوب مسبب حزا ... غالب و مقصود عالی رهنما
عالم و عامل ظهیر عاجزان ... هادی و مهدی نصیر بیکسان
زاهد و عابد و جابر در کمال ... حامد و محمود صادق در شمال
عاشق و معشوق فهامی زمان ... قابل و مقبول حافظ مهربان ۱۲۲
فاضل و واصل و شاغل بی قصور ... حاذق و کامل مکمل با حضور
عادل و منصف و متقی در عمل ... باذل و کاشف محقق بی بدل
والی و واقی خلیل الله اوست ... راکع و ساجد طریق اذکر اوست
ناصر و منصور ناظم مشفقی ... شاهد و مشهود دین از وی قوی
واقف اسرار درویش و غنی ... دور راز آلایش کبر و منی
راضی و صابر مکرم محترم ... بر ره زهد و کرم ثابت قدم
حامی دین مصطفی و سرو و داوست ... عاصم و معصوم و هم مسعود اوست
نیز محی الملة و قطب زمان ... معدن الاحسان امام انس و جان
خالقی ایرکا فرعونوراست ... عبد ما حاجات هر یک و درست ... قانع و کافی سلیم و ناهی است
بلدعت و بر درشنام را ماحی است

محسن و جود ان انیس عارفان ... اکرم و احسن عزیز اندر جهان
محمود دین و صدر دین دیگر حلیم ... کاظم الغیظ و حبیب و هم کریم ۱۲۳
راحم و اشرف و صوام النهار ... وافی و شافی صفی کردگار
ذاکر و شاکر شریف و هم زکی ... واعظ عالم مطیع و هم تقی

ازانجاکه خوارق ممدوح بحر لیست که این عدیم الاستطاعت از عهده آن بشایستگی بیرون آید
چون این چهار عادت معروف یعنی رضا و تحمل و قناعت و توکل که با وجود استعداد این طایفه عجیب و غریب
است، به بیان آن جسارت می‌نماید، و دو سه ماجرا بر سبیل تیمن در قلم آورده رونق صحیفه
مناقب می‌افزاید، ●

در ایامی که حضرت مرشد حقیقی ولایت بر کاشغر بیماه تشریف داشت برادر یک خرما و طلب
نیز در حضور بودند، در وقتیکه در طریق ملنگان بر سر مو بود دراز داشت بهم همیان نشر، در بعضی کاغذ
این طایفه بخلاف طریق زبان بدراز کشاده حضرت مرشد حقیقی بر مضمون این کلام

اگر بینم که نابینا و چاه است — اگر خاموش بنشینم گناه است

در ارشاد آن کج رو بدلایل یقین توجه نمود، چون آن کلمات در خور حوصله او نبود، در جوش
خروش آمده قدم از دایره ادب بیرون نهاد، سخنان تحقیر و اهانت آمیز تواتر بر زبان راند،
حضرت مرشد حقیقی سر تحمل در پیش داشت، سوای کلمات دلبری و دلجوئی دیگر نمیگفت، زنگ دلش را
۱۲۴ از کلمات اخلاق می زدود، هر چند او درشتی مینمود، حضرت مرشد حقیقی در تواضع می افزود
حتی که آئینه دلش از مصقله اخلاق مصفا گشت، سر در قدم آورده استغفار جرایم خود خواست،
و بکلیه اعتقاد خود را بجا آراست.

دیگر هر چند از درویشان ظاهر آراسته در باطن کاسته بر آستانه رسیدند خادمان جناب
ولایت مآب بعلت تواضع و تعظیم بر خاستند، ما حضری که موجود شد از میهمان بر عایت تمام پیش آنها
کشیدند، قبول نکردند، تمام شب کلمات تحقیر و اهانت بجناب ولایت مآب وظیفه خود داشتند، صبحدم
که آن خورشید ولایت از افق عبادت خانه سر بر کشید

لمحرره ــ روشن شد از انوار رویش — معطر شد دماغ از عطر مویش

خدام ماجرای شب بعرض رسانیدند، بر سیر آنها چیزی فرمود و قصور خدمت را معذرت نمود،
آنها وظیفه شب را آغاز کردند، کلمات بی ادبانه میگفتند، حضرت مرشد حقیقی دلداری مینمود، و در
تواضع می افزود، و خرقه مرغوب برای آنها حاضر نمود، و زنگ کدورت از دل آنها زدود،

دیگر در ایامی حاکمی به محکمه دیوانی محمد آباد گرمه متسلط شد بر سکنه آستانه خلاف
آئین سلف متکلف گشت، بحرکت بعض منافقان شیخ محمد واجد برادر خورد حضرت دامن افضال را
در پیش خود طلبید، این ماجرای بدعت بعرض حضرت رسید غیرت و لایت در کار شد، همین که حضرت شیخ
۱۲۵ محمد واجد در محکمه حاضر شد، رسیمان و شتران چون مرغ بسمل بر زمین افتادند، اگرچه در اندازش
افتاده سر در قدم آورده استغفار جرایم خود درخواست، با وی الفوا… نماز الگفت، از آنگاه
بسبب ملازمت حضرت مرشد حقیقی مشرف گشت، عذر بسیار نمود، از آن باز خدمت
آستانه بر خود واجب دانست، شبی حضرت مرشد حقیقی در حجره حق پرست خود مشغول بودی
دزدی در آمد دست برا اشیا دراز کرد حضرت در آن محل سر استغراق بر زانو کشید
که در مقصود دزدی خلل نه افتد، حتی که رفته رفته به طهارت از پیش برداشت و بدر رفت

لمحرره ــ بهر طرف که نظر میکنیم در این دوران — ز فیض عام تو رشد و رشد کار جمله جهان.

روزی عامل آن دیار با خیل و حشم بارادة ملازمت بر آستانه رسید چون حضرت
مرشد حقیقی در آن روزها خلوت با محبوب حقیقی میداشت بر مسند خلوت جلوس نمیفرمود، بالتمام
وی نپرداخت، تیکار آن ناقص مقتضی بنوعی دیگر شد، دود استکبار در عروق در دماغش

... پیچید، سپس خرقهٔ مبارک ملاحظه نمود. چون در معرض ملاحظه ... راه یافت
متصرفات آنحضرت خروج وارد و صادر ایشان را مشهود بود. الغرض چون اسباب دخل و از المخرج
مران قوم گوشزد اندیشه می‌گشت، مواد اتفاقا حضرت بمرتبه دیدند که اصلا بآنها ملتفت نشدند، لاچار
۱۲۶ ح بعد انقضاء ایام بجناب ولایت مآب با استعفاء جرایم پرداخت. مواضع را بدستور متصرف
متصرفان ایشان گذاشت ... المجرده.

ز فیض جود تو باغ وجود سیراب است — حدیقه‌های نظر جا را تو خود صبا باشی
ز هر رگ تو ز بس جوش نشاط و حدت — اگر لبالب است در مینا باشی
شمار شوق تو در دل ز حد افزون است — خوشا بجشن دل ار شور شوق زا باشی
نگاه می‌شکند در دو دیده تاب رخت — بابی جمال چو والشمس والضحی باشی
بهر کسی که سایه‌ات افتد شود در شه کونین — همای اوج شرف دائم البقا باشی
چه غم بکشتی ما عاصیان ازین دریا — چو تو شفیع گنهگار ناخدا باشی
رسی بمطلب خود حیدری بکام خواه — بر آستان ابوالغوث چون گدا باشی

در ایامی که کاتب حروف بمجاورت آستانه مامور بود، معاندی خراسانی که متعلقان خانگی ما را ازدیاد
رسانید، پیش متسلط وقت بموجب تهمت ودیعت شخصی دست آویز ساخته رسید ایذا نمود.
چون متعلقان برین قصه اطلاع یافتند مردم پیش کاتب حروف بآستانه فرستادند، روز دیگر آن
فرستاده نیز رسیده رسید و از ماجرا واقف گردانید. صورت احوال بجناب ولایت مآب عرض
داشتم، بجواب ممتاز نشدم، روز دیگر گذشت مردم که آمده رخصت خواست، بحضور عرض
رسانیدم که اگر اجازت شود این ضعیف رفته متعلقان را دلداری نماید. بعد تامل فرمودند که
۱۲۷ ح خاطر جمع دارید متعلقان پشیمان نخواهند شد. بجا آورده مردم رخصت یافته، شب در
اثنای راه بود همان شب معاند با متسلط مشورت نمود که صبح بر خانه فلان تاخت نموده ودیعت
با اشیاء دیگر متصرف باید شد، کسی از دوستداران این خبر بخانه رسانید، عیال بی استقلال شب بگریه
و زاری گذرانیدند، که در این وقت سوای ذات بابرکات حضرت دیگر رفیق و شفیق ما نیست، در این
اندیشه یکی را اندکی خواب در ربود دید که والد بزرگوار این کاتب حروف از بیرون در آمد گفت زود
برخیز اسباب ضیافت مهیا کن، محبوب الرحمن حضرت شاه ابوالغوث گرم دیوان این کلبه را بقدوم
میمنت لزوم خود ... گردانید. ازین خواب دل عیال با استقلال در آمد. صبح آن معاند با متسلط
که متصدی ایذا بود، بر در خانه پیغام فرستاد که دستوران در حساب روند، اشیاء امانت فلان که
در خانه شما ست برآرم، تا که مردم به پلیس خانه رفته پیغام را جواب آرد، ناگهان او نیشی زده با...
متسلط فریاد برکشید که سوختم سوختم دیگران دانستند که مگر زنبوری یا گزدمی زیر جامه در بدن
او نیش زده باشد، جامه از تنش برآوردند، هیچ اثری نیافتند، اما او بیخودی نالید و می‌غلطید
آواز سوختم میکشید، آخر رفقا او را در آغوش محکم گرفته بمقام منزل رسانیدند بی اختیار در
۱۲۸ ح ناله و فریاد پیغام بخانه کاتب حروف فرستاد که از من خطا ... واقع شد، زیست بجان رسیده

اگر چیزی تبرک حضرت دام افضاله موجود باشد مرحمت فرمایند که ببرکت آن ازین عذاب [illegible]
یابم، متعلقان خانگی کلاهچه مبارک حضرت دام برکاته که تبرکاً در خانه بود آن را بر آورده کلاهچه
پیش او فرستادند، بمجرد مس کلاه ملبوس مبارک حرارت بکلی زایل شد، در خواب رفت، چون از
خواب بیدار شد بر دروازه کاتب حروف آمده سر خانه را که از قدم مبارک حضرت دام برکاته
سعادت پابوس حاصل کرده بود بلب ادب بوسیده به نیاز تمام استعفای جرایم خود درخواست نمود
کلاهچه مبارک تبرک باز بر چشم مالیده حواله نمود

نظم: شکر الله که بعالم نظر فیض کشاد — که زجالش به پدر آن شه کونین نهاد
مظهر قدرت مخصوص امام برحق — که بمهرش همه عالم چو دم صبح کشاد
ذات پاکش که مبرا ز کدورت بهرش — همه جا بینگرم و از همه پایم آزاد
والی ملک احمد ناصر ادیان رسل — شاه ابوالغوث امام دو جهان قطب ارشاد
~~[illegible]~~ داور ایک نظر لطف بحال غربا — چند از کشمکش چرخ برآرم فریاد
الغیاث ای شه دین زود بفریادم رس — چرخ تا چند نماید بمن این کم وفاد
دست حاجت چو بدامان تو مضبوط زدم — تا دم حشر ز من دست تو دامن باد

تحریر کرده رباعی راه [illegible] عرضش در احمد [illegible]

چون متحمل تحمل گران سنگ آن حضرت گشتم الحال بکمال صداقت برضای آنحضرت راضی و شاکرم کشتم ۱۲۹
اگرچه بر ذات با برکات حضرت مرشد حقیقی محتاج حلیه وصف نیست، اما تعلق و اگر اشت آن
محمول [illegible] دیگر خواهد شد، معدودی کلمات که متضمن کیفیت رضا آن راضی بقضا است بر
صفحه کاغذ ثبت مینماید

والی آن دیار در ایامی بتقاضای مبلغ سپاه در محاصره افتاد، متصدیان مهمات
مبلغ ناحق بر مسکن شرفا مقرر کردند، باتفاق وقت حضرت شیخ احمد شاه برادر خورد آن حضرت که از
رئوسای وقت بود در جواب سوال شان بایشان درخواست، بالآخره آباد [illegible] می داشت، کار پردازان ویرانی
مبلغ عظیم بر رعایا و سکنه آستانه تنخواه کردند، رعایا نالش بجناب ولایت مآب آن حضرت بردند
آنحضرت برضای الهی بجواب آنها التفات نکردند چون ظلم ستم رسیدگان بنهایت رسید، و تحمل اوقات
معمور آن حضرت می شدند، گشود کار آنها حواله خدا نمود، آخر همدران ایام متصدی حرکات ناملایم
مبتلا بانواع شداید گردید، انجام کارش به تباهی کشید، مرتد در محاصره سپاه بتقاضای طلب
بیدست و پا گشته، درین اثنای مردمان جوار ضعف عمل دریافته رایت متمردی برافراشتند، محالات معموره
از دست تصرف بدر رفت، نهال عزم فاسد او بار ندامت آورد، سبحان الله از تصرفات و خوارق
جناب ولایت مآب این مقدار چندان غریب نیست، مصرع: با دل شدگان هر که در افتاد در افتاد
یکی از نیازمندان بذریعه کاتب حروف به حصول مرامی که نیت کرده بود مبلغی مشروط
بحضور حضرت نهاد، حکم شد ازین مبلغ طعامی نذر حضرت رسالت پناه صلی الله علیه وسلم مهیا سازند، ۱۳۰
وکیلان مهمات در ترددات آن پرداختند، چون سرسیم ترکیبات موجود بود [illegible] مشوره جی باهم پیدا، فرصت
تردد لنزاعت موافقت نمیکرد، شیخ بهاء الدین نام خادمی نقشی در قطعه کاغذ نوشته جهت دفع

باران در صحن خانه حضرت نمود، درین وقت حضرت مرشد حقیقی از حجره بیرون آمد، نظر مبارک بر آن
کاغذ افتاد. گفت این چیست. کاتب حروف معروض داشت که فلان جهت دفع باران نقشی نوشته
است. ازین سخن بشره مبارک متغیر شد، فرمود که زود بردار، این حرکت نا ملایم نباید، بنده را
لازم است که همگی همت بر رضای الهی مصروف دارد، نه بر خلاف مرضیات الهی کمر بندد —

بعد ازین ضمن فرمودند در شهری درویشی صاحب کرامات معتکف بود، در ایام
برسات آب دریا عروج کرده نزدیک بود که بشهر درآید، شهریان مضطرب گشته نزد درویش رفتند
و عرض داشتند که اگر بجانب دریا قدم رنجه فرمائی عین تفضل است، تا به برکت قدوم تو آب بجای خود ماند
درویش بجهت دلداری آن جماعت بصوب دریا توجه نمود، دید که سیل دریا بجانب شهر
میرسد، کلنگ طلب نمود، باجتهاد تمام نهری بجانب شهر کند، بدان گرفت، گفتند عرض ما از
ص ۱۳۱ قدوم میمنت لزوم تو محض ممانعت آب از سمت شهر بود، نه ادخال وی. گفت بنده را جانب خداوند
رعایت باید نمود، چون مرضی الهی درین چنین است، من نیز همه آن سعی کنم که زود آب بشهر رسد، چون همه
ابنای روزگار در ادای حقوق و طرفداری خداوند از نعمت صوری مساعی جمیله نمایند، صوفی
چگونه از خداوند نعمت صوری و معنوی که جان در قبضه اوست طریق خلاف سلوک دارم — چون
حضرت مرشد حقیقی این حکایت تمام کرد، سامعان را تنبیه غفلت از گوش هوش بدر رفت، آن نقش
در صحن نصب کرده بودند برکنده دور کرده شد، از تصرف راضی بودن آن حضرت برضای الهی چنان شد که در روز
میعاد آن امر عظیم از صبح امساک باران بجای شد که گویا موسم برسات نبود تا که از آن امر فراغت
دست نداد، هیچ اثر بارش در آسمان نمودار نگشت، بعد فراغ همان قسم باران بلطف الهی
رسید —

در سنه یکهزار یکصد و هشتاد هجری آن حضرت در ماه رمضان تاریخ چهارم در اعتکاف
جلوس فرمودند تا یک نیم سال کامل در تعرض بیگانه بر خود بست، غیر از تجلیات شاهد حقیقی کسی
را دران منزلت دخل نبود، درین ولا فرزند رشید آن حضرت که قطب الدین نام داشت در مرض موت
ص ۱۳۲ مبتلا شد، معدودی ایام بر بستر بیماری می غلطید، چون وقت بقرب رسید، کرات ایلچیان خدمت
مخدرات تتق عصمت نهایت بے استقلال گشته بر در حجره حق پرست آن حضرت رفته درباره
شفای آن معصوم مرحوم بانواع ناله و زاری بعرض رسانیدند، هنگامه تعزیت بکمال رسید،
اما آن حضرت با خیالات محبوب حقیقی در مقام رضا و تسلیم چنان محو و مستغرق بود که اصلا بدین
حرکت التفات نکرد، باستقلال ذاتی در اشغال خود مستغرق ماند. آن معصوم بتاریخ شانزدهم
ماه رجب سنه — جان بحق تسلیم نمود، ارباب غم و الم بر رهی دوستان خود کشود —

لمحرره — سینها از غم چو شانه چاک شد — خاک ماتم بر سر افلاک شد
ناله و شیون ز دل بر سر کشید — اشک خون از چشم اهل دین چکید
شرح این ماتم نیاید در قلم — خون دل بر دیده میبارد رقم
آه وا ویلا دلم صد چاک ماند — چشم از اشک الم نمناک ماند

مخدرات زنان پرده نشین — تتق سراپرده — عصمت. باز داشتن خود را از گناه — ۱۲

جوشش دل کرد ترشفائی با خروش — بیقراری بنجهد بی صبر و هوش
حیدری صبر است بهتر از بکا — خیر باقی ماندگان خواه از خدا
یا رب این کان عالی دودمان — شاه ابوالغوث آن قطب جهان
تا قیامت نور بخش ملک باد — خاطر عالم ز فیضش باد شاد

فائده در الخانیة لاباس بالبکاء علی المیت والصبر افضل، ذکر فی البستان ابی اللیث ابو
ص ۱۳۳ عن النوح حرام لما روی ان النبی علیه السلام انه قال النائحة ومن حولها من
اجمعین المستمعین فعلیهم لعنة الله والملائکة والناس اجمعون، ویجوز البکاء لانه
روی عن النبی علیه السلام لما مات ابنه ابراهیم رضی الله عنه دمعت عیناه،
فقال عبد الرحمن بن عوف یا رسول الله الیس قد نهینا عن البکاء، فقال رسول الله
صلی الله علیه وسلم انما کنت نهیتکم عن صوتین احمقین فاجرین صوت الغناء
والنوح فانه لعب ولهو ومن امر الشیطان، ومن خمش الوجوه وشق الجیوب
ورنة الشیطان، ولکن هذه رحمة جعلها الله فی قلوب الرحماء، ثم قال القلب
یحزن والعین تدمع ولا نقول ما یسخط الرب، وفی فتاوی الحجة یکره للرجل
تسوید الثیاب وتمزیقها للتعزیة ولا باس بالتسوید للنساء کما روی ان امرأة
سألت عروة بن الزبیر رضی الله عنهما فقالت ان زوجی مات ولی خمار مصبوغ
بحمرة فقال اصبغیه اسود، واما تسوید الخدود والایدی وشق الجیوب و
خدش الجیوب ونشر الشعور ونثر التراب علی الرؤس والضرب علی الفخذ والصدور
والقاء النار علی رؤس القبور کلها من رسوم الجاهلیة والباطل والغرور —

باب ششم در بیان کرامات و خوارق عادات آن حضرت

الم کره بنفاء خاسه باز بیرون از آمده — برد و حرفش طوطی ناز آمده
ص ۱۳۵ شکر شکن شده دگر این طوطی از شاد — در کلشن صحیفه خوش آواز آمده

بر ضمیر صواب اندیش اهل بصیرت مخفی نماند که این کاتب حروف را که پرورش
یافته جناب ولایتمآب آن حضرت است بمشاهده کرامات و خوارق عادات اکثر بخاطر میگذشت.
که از شرح آن سعادت ابدی حاصل نماید، اما بمقتضای کل امر مرهون باوقاتها موقوف بر
وقت خود بود. چون وقتش رسید آن را بی اختیار اراده صادق در دل محکم ساخت، لیکن
اندیشه میکرد که آنچه احوال حضرت از سن تمیز مسموع و معاینه شده از هر نوع در قید قلم نتوانم
آورده — اما چون ارقام احوال بزرگان لازم است که از روز ولادت تا سن تمیز از کجا
یافته شود، در اثنای این اندیشه هرگاه که بشرف حضور حضرت مشرف میگشتم آن حضرت بی درخواست
کاتب حروف احوال صبای خود بتفصیل بیان میفرمود — کاتب حروف در حیرت می بود، چون
بعد عرض ایام تکرار این مقدمه منشرح گردید، از جمیع احوال مطلع شدم متبسم گشتم، آن حضرت از

وجه تبسم استفسار نمود گفتم با محبوب الله پیرامون مشکلی داشتم به همین توجه حضرت اینان گشت
آن خصوصیت حال به تفصیل بعرض رسانیدم، حضرت بزبان مبارک فرمودند که ما پابند ما نیز چون بیدکان ١٣٥
این قضیه دال بر کشف و کرامت آنحضرت است.

بالا دست دیگر محمد خورم نامی مردی بزرگ از ولایت بالا دست که متبرکات حضرت رسالت پناه
صلی الله علیه وسلم به وی دیار رسیده بود از انجمله تبرکات دو قطعه موی مبارک در یک صندوق داشت
هر جا که شرف نزول میکرد عالمی را به فیض زیارت بهره مند می ساخت، باتفاق حسن در وحدت آباد
توجه نمود، حضرت مرشد حقیقی سعادت زیارت حاصل کرد، بانواع اخلاق مهمان نوازی محمد خورم
زاده سمرزاد معدودی ایام به محبت آن محبوب الهی نزد مصاحبت باخت. کاتب حروف نیز درین وقت
مجاور آستانه بود. ایام برسات تواتر باران بافراطی بارید چنانچه دیوار حجره حق پرست حضرت مرشد حقیقی
از یکطرف ترشید، اندیشه انهدام عنقریب بود، شبی حضرت مرشد حقیقی بوقت نیم شب در صحن خانه
میگشت، کاتب حروف نیز از عقب خاکپای را در هر قدم بجای کحل در چشم میکشید — محمد خورم در آن
وقت آمده با دب تمام معروض داشت که درین وقت خفته بودم خوابی دیده ام، تنی چند از ارباب صلاح که جهت
را که انوار رشد و فلاح از ناصیه آنها هویدا بود، و انوار سعادت و لطافت بر جبین اخلاص آنها
پیدا، من بکمال صداقت در خدمت آن جماعه مشرف شدم از کمال ذره پروری بر بنده الطاف
تمام مبذول داشتند، حتی که بهمکلامی تقرب یافتم، یکی از آن جماعه که علم ریاست از تبسره ١٣٦
مبارک او می تافت به بنده مخاطب گشت، که درین ولا نجابت ابو الغوث که از عمده رجال الله وقت
است مشرف تقرب یافته پیغامی دارم با و رسانی معروض داشتم بسر و چشم، آنچه حضرت ارشاد فرمایند
در ابلاغ آن تقصیر نکنم، فرمودند که دیوار حجره خاص او شگاف خورده خاطر مبارکش ازین
متوهم است، بگو که فردا صبحدم زیارت آثار شریف صلی الله تعالی علیه وسلم نماید و آب غسل آثار مبارک
در شگاف دیوار افشاند، ازان اندیشه فارغ نشیند — دیگر دو قطعه آثار شریف که الآن با تست
یکی ازان به ابو الغوث مرحمت نمودم باید که آن امانت بسلامت حواله او نمائی اگر ازان بخل ورزی
و این وصیت را کار نفرمائی عیاذا بالله نتیجه نیک نیابی — آن مرد بزرگ وصیت تحویل آثار مبارک
را مخفی داشت، چون از اعتراض تمام مکرر رخصت یافت لا علاج بخدمت حضرت مرشد حقیقی صورت حال
باز نمود، ازان دو قطعه آثار مبارک یکی خورد بود آن پیش حضرت مرشد حقیقی نهاد، حضرت از
زبان مبارک فرمودند که درین مقدمه اختیار ندارم الزام این تشریف با این خادم الفقرا از حضور آنحضرت
پس از اختیار خورد و کلان ترا جایز نیست، باید که هر دو قطعه در پیش آری من بر پای خاک شیراز
صدق دل درخواست نمایم آنچه نصیب من است بمن مرحمت خواهد شد، آن مرد بزرگ قبول ١٣٧
کرد، هر دو قطعه پیش نهاد، آنحضرت بعد ادای حمد و صلوة بر پای خاست بعجز و نیاز درخواست
قسمت کرد، فی الحال قطعه کلان در حرکت آمده از مکان معین جدا گشت، حضرت لوازم تعظیم و تقدیم
رسانید، باجازت محمد خورم بر سر و چشم نهاد، محمد خورم از مشاهده این نوع کرامت اعتقادی
تمام بجناب ولایت مآب پیدا کرد، معدودی ایام مجاور آستانه بود، آخر بصوب وطن خود معاودت

نمونه سبحان الله که شمه‌ای از حب الهی نه بمقتضای الست که در دفاتر اخبار گنجائی دارد — بیندازه
باید که در حرکات شمه‌ای پیدا کنند —

لمحرره — هوای فیض حضرت با بهار رنگ آرد — شمیم لطف تو مغزم ز عطر تنگ آرد
ز آل رفیض تو در طرز این همره امت — زمانه چند بمن طرز شور و جنگ آرد
چه زمین و مددگار حال ما مست مدام — چه غم که چرخ با حمله پلنگ آرد
هزار شکر که هستم بجا ور کریت (?) — فلک مرا که بتدبیر با سنگ آرد
چه لذت شکر از مدح تو بود ما را — فلک اگر همه در طعمه شرنگ آرد
چو حیدری به ثنا خوانی تو ممتاز هست — ز هر رگ سخن از شوق ساز چنگ آرد

شبی کاتب حروف خوابی دید که اهل خانه این بنده فرزندی در آغوشش میدارد و شفقت
۱۳۸ مادری بر حال او مینماید بعد زمانی در آغوش این احقر انام داده صبحدم این ماجرا بخدمت حضرت معروض
داشتم فرمود مبارک باد بهترین خوابی هست، تعبیر آن روشن حق تعالی فرزندی کرامت فرماید،
فوری لوازم تعظیم تقدیم رسانید، از آن وقت منتظر بودم یکسال کامل انقضا یافت تعبیر خواب ظهور
نیافت، روزی بی ادبانه از روی گستاخی معروض داشتم که تعبیر آن خواب تا حال که یکسال شده
بمنصه ظهور جلوه گر نیست، آن حضرت سر در تامل پیش داشت فرمود این از کجا معلوم شد که خواب هم
نشنیده‌ای که یکی از اصحاب کبار رسول مختار صلی الله تعالی علیه وسلم خوابی دید تعبیرش از سید عالم پرسید
آن حضرت فرمود در یکی از غزوات فتح اسلام بخاطر خواه صورت بندد که کفار را شکست
بر شکست افتد در اسلام رونق تمام پیدا آید، قریب الوقت با کافران مقاتله افتاد اتفاقاً بجانب
لشکر اسلام شکست راه یافت آن اصحاب بجناب رسالت صلی الله علیه وسلم معروض داشت که خلاف
تعبیر خواب پیش آمده افتاد، آن حضرت فرمود درین از خلاف چگونه مقرر رو داده تعبیر آن
خواب برین غزوه مقرر نیست، شاید مفتاح این مهام پیشتر باز بسته باشد، با مرد دیگر جنگ قتال (?)
۱۳۹ محاربه واقع شد درین نوبت فتح اسلام بخاطر خواه صورت بست، و شکست در لشکر اعدای دین افتاد —
چون حضرت این مقدمه تمام کرد سر تسلیم پیش داشتم عذر خواستم که من زانچه گفتم پشیمان
شدم بعد چندی صورت آن تعبیر در آئینه ظهور جلوه گر یافتم، اهل خانه را حمل اثبات دیدم
نیت کردم که اگر از فضل الهی فرزندی متولد شود قطعه پارچه از ردای صندوق موی مبارک
صلی الله علیه وسلم که در پیش حضرت مرشد حقیقی است در فراهم، با آن مهمان مبارک قدم اول لفافه و پیراهن
برای تشریف در پیش کشم — پس در سنه یکهزار و یکصد سی و شش هجری که آن حضرت در اعتکاف
یک نیمه سال جلوس فرمود کاتب حروف را بعهده مجاورت آستانه با جمیع حقوق اجرای امور
کارخانجات تفویض کرد، اگرچه خود را بلیاقت متحمل این امر عظیم نیافتم، اما بتائید توجهات
آنحضرت دلیر از همت تمام زلال خدمت بر میان اخلاص محکم بستم از آن وقت الی یومنا که سنه یکهزار
یکصد و چهل هجری است به وسیله توجهات و التفات‌های آنحضرت به سلیقه حسن خدمت حق الامکان
و وارستگی خود در عقد و بست فصیحی (?) کمر وا نداشتم — القصه حق تعالی باین احقر العباد فرزندی

کرامت را از روی ادب قطعه پارچه از ردای صندوق موی مبارک درخواست نتوانستم کرد.
پس اندیشه کردم قطعه از اثواب کهنه آنحضرت درخواستم، آن حضرت بر خطره کاتب حروف ص ۱۲
واقف گشته یک رومال قیمتی از لباسهای درج آثار شریف مرحمت نمود، ازین معنی بر کشف آنحضرت
تعجب دست داد — بعد هشت ماه لفافه وقت آن نور دیده بر سینه والدین فرخم کاری کرد، با آنکه
کاتب حروف ازین واقعه اطلاعی نداشت تمادی ایام القضا یافته که از وارد و صادر خبر
متعلقان خانگی نیافته، روزی در مقارن این حال آن حضرت خلاف عادت فرمود، درین ولا
از صحت مزاج متعلقان خانگی شما وقوف نیست شخصی باید که حقیقت آنجا مفصل دریافته اطمینان
خاطر دهد، مذوی که این مقدم اشتغال نمود برخلاف معهود برخود بلرزید که امکان ندارد که خبر باشد
در راسعود فرستادن بردم شد که یاران روز مردم خانه در رسید از واقعه هایله آن فرزند
حسب مقتضای بشریت دل در التهاب و دیده در اشکاب افتاد آن حضرت
مطلع ساخت، با وجود حفظ ادب آنحضرت برین معنی مطلع شد، از ملاحظه ذره پروری در پهلوی کاتب حروف
نشست از رضا با موافق کتاب الله و حدیث رسول علیه السلام تعلیم صبر داد و مقارن این حال بزبان
مبارک فرمود که حق تعالی نعم البدل خواهد بخشید، از آن وقت امیدوار انفاس متبرکه حضرت می باشم
بر صدق و اخلاص کاتب حروف بمطلب قلبی فایز گردانند

ص ۱۸۱ المجرده سه ای لوائی عزت بشان شرف — قایم از جهد تو اند ز هر طرف
دین گرفته اعتبار از جهد تو — زنده گشته جد ما از عهد تو
تا تو گشتی حامی دین متین — حاملان عرش خوانند آفرین
زخم آفرین صد آفرین بر چون تو شاه — شد از حفظت زخم ها زدگاه چون تو
سد از شوق رخت هر شیخ و شاب — سر بخط حکم تو هر یک دواب
من که از مخصوص خدام تو ام — سر بسر محتاج انعام تو ام
داشتم تا این زمان دل را قوی — فاش گویم بشنوی یا نشنوی
چند نالم چند گریم زار زار — حالتم این ست باقی اختیار

مامور به نوشتانی سطری چند درین محل از مکتوب مستطاب الحمد لله و المنة که آنچه بشارت نعم البدل بر
زبان مبارک آن حضرت رفته بمنصه ظهور جلوه گر گردید — اگرچه از شیخ عالیقدر بعد وفات آن کلیم
پسر دیگر بوجود نیامده، اما حق سبحانه تعالی بذات این احقر الانام راجی الی رحمة رب الارباب
نور محمد کامیاب غفرالله ذنوبه خانه آن قبله دارین را آباد و منور ساخت، در ایامی که دختر
شیخ عالی قدر را در سلک ازدواج این بنده منسلک گردانیدند بعد دوره ایام شبی در خواب
دیدم که در حضرت آباد مجلس شادی انعقاد یافته و بنده در آن مجلس حاضر است، آن حضرت
بدست مبارک خود زیورهای نفیس چنانچه عروس را می پوشانند فدوی را پوشانیدند،
ص ۱۲۲ تلطفات بی غایت مبذول داشتند، چون بیدار شدم در خود راحت تازه و مسرتی بی اندازه
چیزی یافتم، چون بعد چندی بشرف قدمبوسی و ملازمت آنحضرت مشرف و مستسعد گشتم برنخ
همایون را بنوعی که در خواب دیدم بعینه مشاهده نمودم، این مشعر دال بر لطف آن حضرت

پس به برکت آن خواب عروس طبیعت این بنده بحلیهٔ انواع علوم و دانش محلی گردیده — الحمد لله علی ذلک — ع

لکاتبه

روزی از آئینه وش نه بهوش طالبان — گفتگو واقع شد عقل بجا ماند حیران
هر یک از فخر سرافراخته تا اوج فلک — هر دو را در هنر خویش دلیل برهان
شانه گفتا که بهر سر سروکاری دارم — جای دارم ز بزرگی بسر محبوبان
صد زبان است مرا لیک بمانم خاموش — پرده پوشی است مرا شیوه باین چندین فیض بیان
باطن قست بشه با عدم آلت نطق — میکشائی زره خبث عیوب انسان
پائی چوبین است مرا لیک شبار رهروی — میدوم خاطر ای نگر اسے تیره روان
تاجر چین منم مشک تتار باد است — شده محتاج بمن هر یکے از پیر و جوان
هم اسکندر دوران که بسیر ظلمات — میدرآیم زپی جستن آب حیوان
چون شنید آئینه از شانه چنین لاف زنی — گفت خاموش چه لافی تو ای هم دیده دهان
۱۴۳ چو چوب خشکی و بریده سر و پای تو بود — همه سوختنی لاف مزن ای نادان
تیشه و اره که از جنس من اند آخر تو — سر هیچ بافته اندر پیش ترا لیسان
در میان من و تو هست تفاوت بسیار — روز و شب منم و تو گاه در یک جا روان
صد در لسی سر که شد آدمی اندر ختند — موجب اینکه بکام تو دراز است زبان
منم آن صبح جبینی که دست بدست — می برندم ز تمنا و هوس ماه رخان
خانه بردوش مجرد بروشیم در دنیا — روشن است نام سکندر ز من اندر دوران روشن / روش
نازش و فخر من این بس بود اندر عالم — که در افتاد بمن عکس رخ قطب زمان
شاه ابوالغوث که از ابر کف بخشش او — شد تونگر بزر و لعل گهر بحر و کان
مغز عالمیان قدوهٔ اهل اسلام — منبع فضل و کرم معدن فیض و احسان
تا که سر گرم بود اندر ره عرفان خدا — گرم دیوانش بگو بند همه خلق جهان
خاک درگاه شریفش که بود عرش بری — سرمه دیده بینائے اهل عرفان
تا کشیم شرف اندوز زهر حرف آن — شده مفتوح بروئیم در صد گنج نهان
مدح او تو رحمه نتوانم گفتن — هست افزون و برون از حد تقریر و بیان
کم مباد از سر خلق جهان سایهٔ او — بطفیل نبی و حرمت شیر یزدان

انتهی کلامی —

در سنه یکهزار و یکصد و سی هجری حضرت مرشد حقیقی ادام ظله ملازمت حضرت قدوة العارفین
۱۴۴ سلطان التارکین سید الاولیاء شاه فتح محمد مدظله مصمم کرد؛ بلباس قلندرانه بے ترکیب و خدام بصوب الله آباد
که الان آن حضرت بر مسند ارشاد آنجا جلوه گر میدارند توجه فرمود، در میان راه در یکے از قریات
نواحی قصبه نظام آباد اتفاق مبیت افتاد، اما آن قریه هنودان بود، هر جا که قصد استقامت
می نمود کسے التفات نمیکرد که آب محبوب الهی شب در آنجا در یاد حق گذرانده، باتفاق حسنه در اثنا

در یک خانه درویشی از آن قوم بود که از صحبت مسلمانان بجان متنفر بود بلکه گاهی نام ایشان را
بر زبان نمی‌راند اگر کسی نام مسلمانان پیش وی می‌گرفت با وی عداوت می‌ورزید، بر سبیل اتفاق یکی
آن خانه را نشان دادند حضرت مرشد حقیقی در آنجا توجه فرمود، دید که آن درویش با جمعی از
مریدان و طالبان متکبر و مغرور نشسته است، هنوز از مقدم حضرت مرشد حقیقی و قدرت لاحقه نیافته،
مو بر بدنش خاست، چون نظرش بر جمال کمال آن محبوب الهی افتاد جذبه تصرفات گرم دیوانی
در شد، بیخود بملازمت مشرف گشت بانواع سلوک خدمت در پیش آورد، مریدان و طالبان وی
از بی بهره خلاف معهود خیره ماندند، چون مقتدای خود را بر آن حال دیدند خود هم بمتابعت وی
شتافتند، حضرت مرشد حقیقی در سایه درختی بارسی فرش نهاد، شب در یاد حق مشغول شد،
۱۲۵ همه حلقه زده تماشای حسن لاابالی آن محبوب الهی بلسان حال بدین ترانه مترنم گشتند مصرع

این پیشوای اهل جهان از کجا رسید

یکی از آن جماعت ~~کافر~~ بهشت بهره طریقه آنحضرت ز لیقه شده، بیخود در قدم افتاد، بشرف اسلام
فائز گشت، از وقوع این قصه مقتدای آن گروه با جماعت جهال خواست که قدم از دایره ادب
بیرون نهد، اما بتصرفات گرم دیوانی بر سلوک مناهج سفاهت مقدور خود نیافت، صبحدم
حضرت مرشد حقیقی بارسی فرش برداشت آن مسلمان تایب را در نواحی آن قریه جهت خارچشمی
آنها گذاشت، — چون بشهر جونپور رسید در خانقاه مشاهیر شهر توجه نکرد،
باوجود جمیع اعیان اکابر مشتاق ملازمت بودند، اما در محلی از محلهای غریبان در گوشه نزول جلال
فرمود، دو روز جهت زیارت پاکبازان آسوده آن مقام توقف کرد در این اثنا خطوط شیخ احمد شاه
برادر خورد آنحضرت مرشد حقیقی با کابر آنجا رسید، مضمونش آنکه حضرت بی اجازت ما پنهان
اراده سفر در پیش دارند، ذات عالی آنحضرت باعث جلائی گوهر این دیار است، امید از توجه
آن صاحبان آنست که از آنجا بیشتر رفتن ندهند تا رسیدن ما قسم رساله هر طوری که باشد
۱۲۶ بلطایف الحیل متوقف دارند، چون خطوط مطالعه اهل مدارس رسید بر همه مشتاقانه
بتلاش برخاستند آخر از حضرت مرشد حقیقی نشان یافتند، تا روز دیگر تمام بمقام خود از مقدم
مبارک در خواستند آن حضرت بجهت دلداری آنها قبول کرد، آخر همه یکسان بالاتفاق
حضرت مرشد حقیقی را از اراده سفر باز داشتند در این نزول محمد ابراهیم که یکی از اولاد کبار
حضرت شیخ محمد عیسی تاج قدس سره است در خواست که فرزندی ندارم از توجهات حضرت امید دارم
آن حضرت او را بدان نوید مستبشر ساخت عنقریب آن مرد بزرگ بمراد خود رسید —

للمحرره — زهی کرشمه فیض تو گرم بازار است — که یافت مقصد خود هر که او طلبگار است
نظام کون بدست تو باز بست قضا — از آن جناب تو دارالامان ابرار است
کلید فتح مطالب بدست قدرت تست — چه غم خوریم اگر چرخ خود ستمگار است
چو خیر خواه توام در دعا بر آرم دست — همیشه تا که دعا را قبول حق یار است
دعای من همه در حق تو قبول براد — که خیر تو همه در حق من سزاوار است

الغرض چندروزے ایام جهت پاس خاطر عزیزان در جونپور تشریف داشت از انجا بطلب شاه
سلامت شمرده در خطرهٔ خاطر خطور گذشت که فی الحرکة برکة دریں حرکت برکتے
ص ۱۲۷ می باید پس بجهت دریافت سعادت زیارت امیر کبیر سید اشرف جهانگیر قدس سره متوجه
گشت در اثناے راه به شمس پور نزول اجلال فرمود شیخ مرتضی صدیقی که از اکابر قرابت نزاد
بجناب ولایت مآب حضرت مرشد حقیقی دارد نزول اجلال حضرت را از عمده مواهب دانست
دراں ایام کاتب حروف بملازمت مکان دراں جوار بدولت استقامت میداشت همین که حضرت
مرشد حقیقی بخانقاه شیخ مرتضی بار مسافرت نهاد یک مردم بجهت طلب کاتب حروف فرستاده
مصرع شاهان چه عجب گر بنوازند گدارا

کاتب حروف از استماع این مقدم آن محبوب العاشقین جهان را بمراد خود یافت
بیخود شتافت بشرف پابوس مشرف گشت قصیده طبع زاد بر سم تحفه بنظر اشرف گذرانید این
دو بیت از انجا است

جبرئیل از صدر سدره البشری گویان رسید — زانکه از اطراف مشرق قبلهٔ دوران رسید
از قضا فرمان برآمد کاے فلک هان سجده کن — مقتداے دین و ملت زبدة الاقران رسید

حضرت مرشد حقیقی بر بمقتضی عنایت توجهات مبذول داشت دریں ایام شیخ غلام نبی عرف
شیخ جهنگا که یکے از اولاد کبار حضرت مخدوم شیخ محمد عیسی تاج مردے بزرگ جهاندیده عارف
ص ۱۲۸ کامل بطریقے در شمس پور استقامت داشت روزے جهت دریافت سعادت ملازمت
حضرت مرشد حقیقی رسید و بانواع صداقت تفقدات مربیانه بکمال حضرت مصروف داشت
مردے بصورت درویش همراه ایشان بود صداقت اخلاص و آرزوے خود بجناب ولایت
مآب بتکلیف تمام و بطوالت کلام بعرض رسانیدن گرفت حضرت مرشد حقیقی در مکاشفه مستغرق
بود آن زیاده گو سخن را بطوالت بحدے رسانید که دیگرے مجال سخن گفتن نیافت کاتب حروف را
کدورتے بافته و مزاج دان آن جناب است این تکلیف بالطبع ناپسند افتاد فی الحال این بیت در
جواب اش خواندم

قصه کوته کن که مشغول فیض پیرے فردش — گشت حاصل هر تمنائے که در دل داشتم

همین که این بیت از زبان فدوی سرزد آن حضرت را شوق در گرفت بذوق تمام در رقص آمد
تا یک پاس کامل دراں حالت بود حاضران مشغوف احوال آنحضرت گشتند کاتب حروف از
جام شوق سرشار و چون عندلیب بشاخ گلزار بدین غزل تازه بهار ترنم گفت

غزل
گلشن روے ترا رنگ و بهارے دیگر است — صورت حسن ترا نقش و نگارے دیگر است
جام عشقت زان بنوشیدم دریں میخانه من — کاین مے جام هوایت را خمارے دیگر است
غمگسارا مست و دو نام تو اے خود الکرام — زانکه پنداری که ما را غمگسارے دیگر است
ص ۱۲۹ کار هر کس نیست سالک گشتن اندر عشق تو — مرد این راه خطرات سوارے دیگر است
حیدری را روز و شب بینم که از اخلاص تو — اعتبارے دیگر است و کاروبارے دیگر است

معدودے ایام حضرت مرشد حقیقی در انجا شرف نزول داشت از انجا بصوب روح آباد عرف کچھوچھہ توجہ فرمود، کاتب حروف نیز ملازم رکاب سعادت بود، حسب درخواست و دلداری دعا گوے در مقامے کہ بندہ بعلاقہ معاش سکونت داشت تشریف ارزانی داشتند، اہل انجا بر قدوم مبارک اکثرے بارادت خود مرید شدند – شرح آن بتفصیل مفصل طولے دارد – کاتب حروف جہت روانہ شدن برکاب سعادت تا آستانہ حضرت سید اشرف جہانگیر ہر چند مبالغہ بعرض رسانید اما درجہ پذیرائی نیافت، آخر با دل بریان و چشم گریان بجائے خود ماندم، و این ابیات مناسب حال بر زبان راندم ؎

از بزم آن نگار مفرح دہ کہ عنان کشیدہ رفت – زین غم و حسرت فراق اشک ز پے دو دیدہ رفت
تا بست سرو نازنین رفت ز جویبار چشم – خار فراق زین الم تا بجگر خلیدہ رفت
دیدہ ام از اثر اشک غم گرد گلاب خاک راہ – صورت دلنواز من تا کہ ز پیش دیدہ رفت
دارم ہم از فراق او شکر و شکایتے تمام – عربدہ جوے من و آنہمہ ناشنیدہ رفت
قمری و بلبل از فراق نالہ ز دل کشیدہ اند – آن گل سرو قامتم تا ز چمن چمیدہ رفت
ص ۱۵۰ گرد ز غیر جا بہ مہر تو تا بدل رسید – کشمکش فراق تو در دل آرمیدہ رفت
گوشہ نشین شدم بعشق چلہ کشم بیاد او – ترک خدنگ باز من بیک کمان کشیدہ رفت
تا کہ خیال روے او نقش دل است حیدری – یاد دگر ز سینہ رفت نقش دگر ز دیدہ رفت

الغرض آن حضرت از انجا بمقام سید العارفین سید شاہ راجا قدس سرہ رسید سعادت زیارت بہرہ مند شد، و از انجا با ستانہ زبدۃ العارفین مولانا شاہ (?) قدس سرہ بے فواید این طریق اخذ نمود، و از شہاے بسیار بجال خود مبذول یافت، از انجا با ستانہ متبرکہ امیر کبیر سید اشرف جہانگیر قدس سرہ سعادت نمود، بزیارت مزار متبرکہ مشعوف (?) دارین گشت و سعادت ابدی دریافت ؎

مژدہ ؎ خضر راہ آب حیوان بار دیگر یافتہ – بلبل مشتاق گلزار معطر یافتہ
یا مگر پروانۂ جانباز بعد ہجرتش – بار دیگر قرب شمع منور یافتہ
آن شہ سمنان کہ ہر ذرات صحن روضہ اش – از شرف صد رتبہ خورشید انور یافتہ
جلوۂ نور الہی بر بنا اوش ظاہر است – عقل کل ز نیکسان (?) شرف بر قبر کمتر (?) یافتہ
روضۂ پاکش ز حوض صاف و از آسمان (?) رخود – جلوہ و زیبائے جنات و کوثر یافتہ
نردبان گنبدش از تجلی گاہ طور – ہر کہ سایہ سر پرد سرداری از سر یافتہ
ص ۱۵۱ مرغ دستان زن با عنفان (?) در ختانش سحر – خوش نوا از ذکر ہو اللہ اکبر یافتہ
فی الیقین روح الامین مشتاق آن (?) – صد ہزاران خضر را با صد سکندر یافتہ
با ہمہ انوار خورشید منور بر فلک – خویش را بر گنبدش یک قبہ زر یافتہ
سید اشرف جہانگیر آن امیر نامور – کاین در عالم ذات پاکش را چو رہبر یافتہ
تا گرای گوہرش دوکان ہستی بر فروخت – گوہر آرائے ازل تشنیعی (?) گوہر یافتہ

تا کہ روح آباد را آں روح پاک آرا شدہ — ہند خود را سرفراز از ہفت کشور یافتہ

داور او دست قضا داری مرا دامن برآر — دست تو قدر شنہ فیض دست اکبر یافتہ

حیدری ضمناً ثنا خوان تو گشت آں شاہ دیں — شاہد گفتار وصفت را چو زیور یافتہ

الغرض حضرت مرشد حقیقی بجناب قطب والی ولایت حظ وافر یافت، ہمچو پروانہ جانباز گرد آں شمع سرفراز نثار میگشت، انواع لطائف عشقبازی و اداے معشوقی می آموخت۔ لمحررہ

گہے طالب گہے مطلوب میگشت — گہے راغب گہے مرغوب میگشت

گہے پروانہ گشتے گرد آں شمع — گہے چوں شمع بودے با دل جمع

گہے بلبل شدے بر روئے گلزار — گہے چوں گل شگفتے فارغ از خار

گہے مغرور حسن خویش گشتے — گہے چوں عاشق دل ریش گشتے

بدینساں از دو سو راز و نیازے — ز عشق یکدگر سوز و گدازے

بدینساں آں ملازم سرفراز اد — ازاں محبوب حق آموخت ارشاد ص ۱۵۲

معدودے ایام بار وحانیت آں ستید پاکباز نرد مصاحبت باخت، و خاطر خود را از دقایق ایں صراط المستقیم فارغ ساخت، وقتے از اوقات خاصہ در خواہش ایں معنی نمودہ کہ السفر وسیلۃ الظفر واقعہ است اگر پیش نہاد خاطر دعا گوے می باشد کہ چندگاہ مسافر باشم، و بزیارت اہل اللہ کسب سعادت حاصل نمایم، اگر اجازت یابم فبہا و الا مامورم ازاں جناب جواب آمد کہ در واقعہ ہمیں است کہ رائے گرامی بداں اقتضا میکند در سفر فواید از صحبت اہل اللہ بسیار است، متاع نیک از ہر دکانے کہ باشد گرفتہ میشود، اما حق سبحانہ تعالے دریں دشت کلید مطالب محتاجان عالم علی الخصوص ساکنان آں دیار بکرشمہ توجہات سامی باز بستہ و بعین عنایت نظر فرمودہ — انچہ باعث خاطر خواہ ضمیر عالی است، بدوام الخیر در معاملات از شرف صحبت اہل اللہ دست خواہد داد — احکام الہی بداں نفاذ داد کہ خود بدولت تا ستانہ تشریف داشتہ باشند و ہر گاہ باطن صحبت اہل اللہ دست دہد، مشاہدات صوری پیش آں اعتبارے ندارد، صفاے باطن در کار است حضرت مرشد حقیقی ایں امر را سمعنا و اطعنا گفتہ عنان عزیمت از ہمہ سو معطوف نمود، بصوب وحدت آباد توجہ فرمود، از مقدم رشد لطفش اہل آں دیار کہ پا از سر توجہات جاودانی یافتند ہر یک در قصبہ و قریات خانہ بخانہ بدیں مقال پرداختند۔ لمحررہ — ص ۱۵۳

یا رب ایں ظل شرف دور مباد از سر ما — فیض او باد سوئے مطلب دل رہبر ما

شادی جملہ جہاں باد بر ولیش لامع — کہ بدو رشادیہا شد دل غم پرور ما شادی نباشد

نکتہ سنجان سخن داں چو بہر حرف رسند — جز ثنائے تو نیاید از پی دفتر ما

نقش پائے تو زیارت گہ ابرار بود — یا رب ایں نقش بود تا باید بر سر ما

اعتبار سخن من بہ ثنا خوانی تست — جز تو کس نیست شناسندہ ایں گوہر ما

حیدری از غزل نغز تو روح افزاید — زانکہ شامل شدہ اندر صفت دلبر ما

چون حضرت مرشد حقیقی در وحدت آباد بعد ولادت جلوس فرمود از آن روز تا این
وقت که سنه یکهزار و یکصد و چهل هجری است گاهے قدم مبارک از مکان خود بیرون ننهاد
مگر در با وجود اکثر عوارض مشروض گشت اما کمالے خود مشغول ماند مگر در سنه مذکور بتاریخ
بتاریخ بست یکم ماه محرم برائے زیارت حضرت سلطان اشرف جهانگیر قدس سره عزیمت مصمم کرد
بحسب ظاهر بزیارت مزار متبرک مراسم آداب بتقدیم رسانید، در باطن بمواصلات معنوی
کلمات ناز و نیاز از طرفین مشتمل بر شکایت امتداد ایام مهاجرت سر زده —

مجرد بازمیخواهم که چندے سیر بینم روئے تو — شانه سان قربان شوم بر جعد عنبر بوئے تو
آرزو دارم از مدت که بے تکلیف غیر — شاد دل بینم انوار رخ نیکوئے تو
ص۱۵۴ این زمان خواهم که ذات خویش را سازم نثار — همچو زلف عنبرین بر قد دلجوئے تو

بهر کیف حضرت مرشد حقیقی در قرب آن محبوب بارگاه احدیت نزد صاحب کمالا باخبث،
نوعے بمجاورت آستانه بود که بر کمال احوالش مطلع می گشت، در یک گوشه روضه مطلوب
خود صحبت داشت، با وجودیکه از فرزندان آن سید عالیمقام هر یک بزیارت می رسیدند، و گذران
آزادانه حضرت مرشد حقیقی می دیدند اما از غرور مشیخت و ریاست بمهمان پرستی التفات
نمیکردند و نمیدانستند ع که این همه شرف از اوج مقام ادب است

معدود سے ایام همبرین منوال انقضا یافت در اول حال جهت محافظت از سرما
یک شب درون گنبد درآمد، خادم روضه مخل اوقات گردیدن گشت — ازان وقت
آنحضرت شب هم در بیرون گنبد با محبوب خود حظے میگرفت، باتفاق حسنه بست و ششم
ماه محرم که شب عرس بود سید جلال اشرف صاحب سجاده با جمع اشراف اعیان آنجا رسید
چون رسم قدیم آن مقام است که روز عرس صاحب سجاده خرقه حضرت سلطان در بر می کند، شخصے
سبوے آب پر کرده بر سر میگیرد، و صاحب سجاده دست خود بران می نهد، دیگران هم بران
سر انگشت مینهند، و مطربان پیش پیش سرود گویان بزیارت مزار مبارک می آیند،
درین ضمن عالمے را از اطراف و جوانب بزیارت می آمد بجهد تمام زیارت آن سبو و خرقه میکنند،
ص۱۵۵ هنگامه ازدحام گرم میشود، اکثرے دران حالت سماع میکنند — العلم عند الله —
خواه بر ما باشد خواه بحقیقت، چرا که ذوق سماع بر چهره آنها جلوه میدهد، بهر حال به
نسبت آن حالت و آن مقام مقبول است، حضرت مرشد حقیقی که این حال مشاهده نمود
از باده عشق جوشان در پایه ذوق نوشان عزم زیارت خرقه متبرکه نمود، هر چند [illegible]
که عادت معهود آنحضرت است خواست که کسے بر اسرار حالش مطلع نشود، اما بے اختیار
جذبه در گرفت در وجد در آمد، هر چند دران انبوه کس راه نمی یافت، که بشرف زیارت خرقه
رسد، هزاران بر هزار می افتادند، کسے کسے را نمی شناخت، از جلال حضرت مرشد حقیقی
همه را سوے بر بیرون خواست، بیخود مستغرق شدند، چنانچه در میان فصل وسیع واقع شد،
آنحضرت بزیارت خرقه رسید، صاحب سجاده با جمیع اکابر ادب را احتیاط فرمود،

عالمی دران وقت تماشائی حسن لاابالی آن محبوب الٰہی چشم و دل نمی نہاد ، ہنگامہ روز
بازار یوسفی دران وقت سرگرم شد ، و در آن زبان حال بدین مقال گویا بودند ؎ لمحررہ
یارب این گلدستہ دین از کدامین گلشن است — کز شمیم او مشام آرزو معطر است
یارب این شمع شرف از چہ نور از کجا است — خاندان چشتیان از روی تمام روشن است
۱۵۶ھ از یکدیگر میمون الاالسرور عاشقانہ از جذبہ کیفیت اشتیاق بدین کلام حافظ شیراز پرداختند ؎
کس نیست کہ افتادہ آن زلف دوتا نیست — در رہگذر کیست کہ دامی ز بلا نیست
روی تو مگر آئینہ لطف الٰہی است — حقا کہ چنین است درین روی و ریا نیست
الغرض یک پاس کامل حضرت در ذوق سماع بود از رفیقان ہمراہ اسماع افتادہ کہ مثل آن
روز ذوق از حضرت کمتر بہرہ گشتہ ، آخر بحال خود بر آمدہ ، ہمہ از کلم حزمتی حضرت
خواستند ، از آن روز ہمہ اعیان شیفتہ جمال آن یوسف مصر معانی گشتند ، تا استقامت آنجا
ہر روز بملازمت حضرت میرسیدند ، انواع فواید حاصل می نمودند ، بارہا التماس نزول در خانقاہ خود
ملتمس می شدند ، اما آن حضرت بانواع مستحسن کہ کدورت بخاطر آن بزرگان راہ نیافتی عذر
می خواست ، دو ہفتہ کامل مجاور آستانہ بود بعد ازان بزیارت سلطان الواصلین حضرت
سیدنا محمد شاہ رمضان قدس سرہ متوجہ شد ، دو شب آنجا از مواصلات روحانی محظوظ
شدہ ارادہ مقام غوث پور جہة زیارت الغوث الاعظم شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی قدس سرہ
کرد ، در اثنای راہ بزیارت سلطان الواصلین سید ح صراحا قدس سرہ فایز گشت ،
از آنجا بسمت غوث پور توجہ فرمود از اطراف آنحضرت فواید طریق اہل اللہ حاصل کرد ،
از آن جناب نواز شہائی بے اندازہ بحال فرخندہ مآل خود مبذول یافت ، بعد ازان بہ شمس پور
نزول اجلال فرمود — ہر چند ارادہ سفر سید است اما تولا کہ دل دوستان دامنگیر گشت عنان عزیمت
۱۵۷ھ بصوب وحدت آباد منعطف ساخت ، قاصدی تیز گام پیشتر رسید کہ حضرت بدولت
سعادت شام التشرف قدوم خود مجاوران آستانہ را افتخار می بخشند ، ازین نسیم نوید چمن
خزان رسیدہ مہاجرت را اثر دالی فصل بہار رونق داد
جاء البشیر مبشرا بقدومہ — فملئت من قول البشیر سرورا
واللہ لو قنع البشیر بمہجتی — لبذلتہا ورأیت ذاک یسیرا — لمنہ لک
لو قال ہب لی ناظریک فقلتہ — خذ ناظری وما سألت کثیرا
ہر یک از شاہد در پیرہن نگنجیدند ، کاتب حروف از مژدہ قدوم آن حضرت بدین غزل تازہ
مترنم گشت ؎
خرم کہ امشب برما رسیدہ خواہی — سر از رہ تلطف دامن کشیدہ خواہی
بنمد است گر بندم کمر نیاز بندہ — بر تاقی من چہ دولت اگر در رسیدہ خواہی
ای سرو صحن بستان چہ شد از تو سرفرازی — بحضور سرو نازم ز ادب خمیدہ خواہی
سوگند نرگس تر کہ بجز تو دل نہ بندم — اگرت نہ باور آید خود نیز دیدہ خواہی

هر گوشه نیرو که حیدری در بیادم (داری از) — خوش نغمه ازین سهم دگر شنیده نوائی

ایضاً

در چمن چون بت گلفام چمیدن گیرد — سرو ناز از سر تعظیم خمیدن گیرد
بیقراری دل عشاق تو گر آید باز — باد بر زلف تو بیگاه وزیدن گیرد
با چنین حسن دل آرا چو در آئی بچمن — سرو یکپا بر رکاب تو دویدن گیرد
عطر افشان شود گر صفحه ذکر تو کلکش — نقش زلف ز تصویر چو کشیدن گیرد
بلبل از شوق عذارت چو کند نغمه شروع — گل همه گوش شود وصف شنیدن گیرد
دانه در شود اندر صدف از حسرت آب — حیدری در تو گوهر خریدن گیرد ۱۵۸ ص

الغرض حضرت مرشد حقیقی چون دولت جاودانی ظلال کرامت بر مفارق مهجوران مشتاق انداخت
اما از نهیب سرما که در آن سال در سفر بود بیرون سایبان شب و روز در صحن صحرا گذرانیدند بدن مبارک
حرارت تپ داشت لیکن کسے بر احوالش وقوف نیافته، از بشرۀ مبارک حرارت تپ ظاهر میگشت، اما
کسے از ادب بعرض نمی رسانید و نه متعرض احوال می شد، دو چهار روز برین منوال انقضا یافت، آخر
حرارت بحد افراط رسید، مخدومات متقی عصمت بتکلیف عما مجت نمودند یا دوبه چاره بکلف آگاه
گشتند، از انکار چون حضرت مزاج خود را درشت دوا اما پرهیز نکرده عارضه بمضاعف انجامید، با وجود
حدوث مرض خود از گرمی میدانست و می فهمید که دوائے گرم موافقت نخواهد کرد، اما بموجب مقوله
تخلقوا باخلاق الله از لفظ کرده مخدومات سر نمی پیچیدند، آنچه علاج در پیش می آوردند
می نوشیدند. بمرضات الهی راضی و شاکر می بود، مرض به نهایت رسید، مصرع ترکت الفواد علیلا یعاد
و مشرف لغمی خیالی رقاد

درین اثنا شبے بمکان حضرت رسول صلی الله علیه وسلم رسید کاتب حروف که آنجا در آستانه بود شربت عرق پرداخت
در دولیتی وقت فاتحه در روشنی چراغها بعرض رسانید، با وجود باعث فاتحها متواتر و حرارت تپ از غایت ضعف
طاقت چشم زدن و سخن گفتن نداشت، چشم پوشیده اشارت فرمودند که خود را حق ثواب فاتحه شوند خادمان
ص ۱۵۹ موجب آشنائی امر و تفریح طبع با تکلیف تمام آن صدر مسند ولایت را به صدر مجلس نشانیدند، شیخ خیر محمد
یکی از مریدان خاص با اخلاص که بجهت تفریح طبع آن حضرت صنع مولود را بخوشترین آئین پیدا کرده بود،
دران وقت نظیر نداشت، گاه گاهے خاطر مبارک آنحضرت از الحان او بزرگ ذوقے تمام میگرفت، همیشه
در خدمت حضور تقرب داشت دو چهار آشنایان دیگر هم دران فن کمال رسانیده موجب اشارت
آنحضرت دران وقت بیان امر نمودند، حضرت را دران حالت که ضعف بدرجه کمال بود، لذت و ذوق وجد
دست داده، حاضران را سودا میر بدن خاست، الحفیظ الحفیظ میگفتند که درین وقت ضعف که
طاقت دم زدن نیست ازین کاے حالت بجا است، درین نداشتند که

کشتگان خنجر تسلیم را — هر زمان از غیب جان دیگر است

آن محبوب الهی را دران ذوق و سماع قوت زیاده می شد حتی که حرارت مرض بکلی زائل گردید آن ذوق
معجون مفرح مزاج بود بفضل الهی صحت کامل ازان وقت نصیب خدام با برکات آن حضرت گشت.

الحمد لله علی ذلک - آخر یکبار رعالم اینک شبستان ولایت را از خرصر چشم زخم گردش فلکی بحفظ
[illegible] حمایت خویش مصون داراد، بمنه وکرمه در این ولا که آن حضرت را صحت کامل گشت برادر خورد شیخ
احمد شاه را در آزار شانه بهره مرضی اتفاقیه شدید عارض گشت، با وجود اطبا جهت معالجه حاضر بودند،
ص ۱۶۰ اما به تشخیص مرض توجه منتج نمی رسیدند، کمفت عارضه لاحق گشت تمامی متعلقان خانگی وغیره مردمان پیش
مبرعا الحفیظ الحفیظ مستغیثند، در خواست قدوم میمنت لزوم حضرت مرشد حقیقی نمودند، اما حضرت
حسب امر الهی متأمل بود - هم درین اثنا شیخ خضر محمد بتقریبی در چونپور اشتعالت داشت، شبی حضرت
مخدوم اسمعیل قدس سره را در عالم در یافت و بزبان مبارک فرمود که شیخ احمد شاه را عارضه سخت لاحق شده
اگر فرزند من ابوالفوث بعیادت توجه فرماید بامر الهی صحت کلی دست دهد، آن فرد بزرگ این قصه بعرض
درس نهرا از دیگران هم اظهار نموده خادمان متفق الکلمه بقدوم حضرت درخواست نمودند، آخر درخواست
با جابت مقرون گشت حضرت با ستان بهره توجه فرمود، آنجا که قدوم در وثیان موجب خیر وبرکت
گشت بمیامن قدم مبارک آنحضرت صحت کلی دست داد، الحمد لله علی ذلک -

فائده - السنة فی العیادة ان یخف فیها فیعود ماترک یومین، ویستحب ان
یجلس عند رکبة المریض دون راسه ولا ینظر یمینه ولیسره ولیکن نصره الی المریض
ولا یکثر النظر الیه ولا کل النظر فی وجهه - وفی الحدیث تمام عیادة المریض ان یضع احدکم
علی جبهته او علی یده فیسأله کیف هو وتمام تحیاتکم بینکم المصافحة، ومن السنة
ان یامر المریض ان یدعو له، فان دعاء المریض کدعاء الملائکة ولا یقول الا خیرا
ص ۱۶۱ عند المریض، فان الملائکة یؤمنون علی ما یقول ویدعو له بالشفاء - وفی الحدیث ما من
[illegible] مسلم یعود مسلما فیقول سبع مرات، اسأل الله العظیم رب العرش العظیم ان یشفیک
الا ان یکون قد حضر اجله ویقرأ علیه سبع مرات اعوذ بعزة الله وقدرته من شر ما
احد وأحاذر - انتهی -

درین ولا آنحضرت را خلوة قدوة الاکابر والاشراف میان شاه ظهور محمد بن قطب المشایخ
والافراد سراج الملة والدین حضرت شاه فتح محمد داشت برکاته که حضرت مرشد حقیقی نوازش یافته آن جناب
است تواتر بر طلب آن حضرت رسید، آن قبلة الانام از راه نوازش مراسله بدست کاتب حروف عنایت
بربرسرنهادم کرد، بر مضمونش اطلاع حاصل کردم جهت صلاح جوابش از کاتب حروف اشارت کرد به تامل بعرض
بعرض رسانیدم - لمحرره -

چه خوش که طالب صادق رسد بمطلوبے | رخ مراد بر بیند بروئے محبوبے
اگر حبیب بنامه پیام یاد کند | ادب همینکه شود خود جواب مکتوبے

اگرچه حضرت مرشد حقیقی صلاح این مقدمه بکنایت رسیده بود که ایشان چه جواب میگویند چون کاتب حروف
این هر دو بیت بعرض رسانید نهایت منبسط و فرحناک گشت، بدعای خیر در حق کاتب حروف بر زبان
راندند، نظم بیت بارادہ سفر برگاشت، غره رجب سنه یکهزار یکصد چهل هجری از رسولپور آباد برآمد
لمصبوب الله آباد متوجه گردید - با وجود صوم الدهر شدائد ضعف بر خود اختیار نمود و هر جا که

نزول اجلال می فرمود، بلکه توجهات او مردم آنجا از هر نوع مطالب خود کامیاب میگشتند، از انجا که
آوازه حسن تکلم و گوشه نشینی او بهر جا فراز رسیده بود، همه وقت مردمان باعث سعادت خود ص ۱۶۲
دانسته بهر یک مطالب خود ملتمس می شدند، و بمراد خود می رسیدند، چون در جونپور بجهت زیارت
آستانه مانان تا چند مقام کرده آنجا از قدوم شریفش حاصل گشتند، هر یک جداگانه در خواست
قدوم مبارکش التماس کردند بشرط معاودت از انها معذرت نموده از انجا نیز استعداد منزل مقصود در پیش
داشت، در اثنای راه دلیل راه گم کرده اتفاقاً گذر به موضعی افتاد که مسکن مفسدان و قطاع الطریق
بود که از انجا سلامت نمیگذشتند، رفیقان حقیقت حال بعرض رسانیدند که این موضع مسکن
مخالفان است، مصلحت آنست که درون قریه مرویم حضرت مرشد حقیقی فرمود که درون قریه باید رفت.
قدرت حق است همراه باید بود، بهمان دم قدم عنان عزیمت مصوب قریه معطوف ساخت، معدودی
رفیقان که ملازم رکاب سعادت انتساب بودند، از حرب و کلوخ مستعد کار بهم میرفتند، باتفاق حسنه
دلیل راه مرکب خاص را بجهان رئیس آنجا رسانید، جماعت مفسدان قریه بلند بالا مسلح نشسته بودند.
از مشاهده این حال که بی محنت صیدی در دام افتاد، رخ هر یک از شادی بر افروخت، همان که حضرت مرشد حقیقی
قریب رسید نظر آنها بر جمال فرخ فالش افتاد، بیخود بخدمت شتافتند، دماغ خود را از سودای بیهوده
تهی ساختند، بتواضع تمام از شربت و طعام پیش آمدند، از استقامت شب التماس نمودند، از انجا ص ۱۶۳
نیز بر وعده معاودت پیشتر توجه فرمود، رفیقان از مشاهده این گونه تصرفات آنحضرت بغایت متعجب ماندند،
از انجا بمعدود ایام بمنزل مقصود رسید، بمراجعت مطلوب خود خانه باز گشت، یکماه کم و بیش آنحضرت
خاتم به معاودت آستانه قطب الافراد حضرت شاه فتح محمد ادام الله ظلاله در حیات کسب سعادت ابدی حاصل نمود
اگرچه عزم مسافرت بیشتر جزم داشت و قطب الاقطاب هم در پیش داده، پاس خاطر حضرت مرشد حقیقی نیم
رضا بوده، اما درین ولا عرایض کاتب حروف بجناب ولایت مآب قطب الاقطاب و دیگر صاحبزادگان ناخود
برج ولایت متواتر رسید، مضمونش آنکه مشتاقان آستانه لمقارفت حضرت مرشد حقیقی جان بلب دارند،
منتظر قدوم حضرت مرشد حقیقی هستند ع

لمحرره خوردم آمدم بسر اندر قدم یار کشم — دست مقصد بسر دامن دلدار کشم
گر رسد شاه سوارم زره نازبمن — نقد جان در قدم مرکب رهوار کشم
عقدهٔ کار من از حضرت نکشت دکنون — بر سر سوائی در کوچهٔ بازار کشم
گر صبا نکهت زلف تو رساند بمشام — خاک بر طبلهٔ و نافهٔ تاتار کشم
مستی عشق کجا تا رهم از نخوت یار — تا یکی منت این خاطر بیزار کشم
فیض ممدوح ز مقصود دلم شاد کند — حیدری این نعمت چند شکر ادا کشم

بهمین عرایض کاتب حروف متواتر بجناب ولایت مآب قطب الاقطاب بدر خواست مشرف قدوم مرشد حقیقی
رسید بدرجهٔ اجابت مقرون گشت — حضرت مرشد حقیقی با کمال دلالت بسیار بصوب [illegible] محمدآباد ص ۱۶۴
رخصت یافت عالمی بهمراه ان محبوب الهی سینه بریان و چشم گریان بزبان حال این مقال میگفتند ع
لمحرره ع امیدواران خلقت ندیده فضا — چو ره شهسوار عجیب و غریب

دو رباعی بہ منزلہ کتابت ز نصرتِ اللہ فتح قریب

فضلِ ایزدی شاملِ حال از خاطرِ راہ بسلامت بجونپور رسید، قاصدے تیز گام از نوید مقدم

آں مرشد الانام کاتب حروف وجمیع مجاوران آستانہ را از سرِ نو حیاتِ جاودانی بخشید، بدیں شیرازہ تازہ

بہار مترنم گشتم۔ لمحررہ

خبر رسید کہ آں شہسوار می آید — امید بستۂ امیدوار می آید

بشارت است کہ روز سعادت است امروز — کہ بخت جملہ جہان کامگار می آید

نوید تہنیت اے آہوانِ صحرائی — کہ ترک شیوخ برائے شکار می آید

شوند از سرِ تعظیم خم در و دیوار — کہ حرمت شب قدر آشکار می آید

مگر کہ شاہ ابو الغوث از معارج قرب — بآستانہ خود کامگار می آید

بتاریخ سی ام شعبان المعظم روز یکشنبہ آں حبیبِ الٰہی با جمیع مخصوص کالبدر فی النجوم تابان آستانہ مختار

را بانوار خود منور گردانید، تشنگان بادیہ فراق را بزلال وصال سیراب ساخت

اہلاً بمقدمک الشریف فانہ — فرح القلوب ونزھۃ الارواح

دریں ولا کہ حضرت مرشد حقیقی بآستانہ متبرکہ وحدت آباد جلوس نمود صاحبزادہ والا گہر درج ۱۶۵

ولایت ابو الفتح معین الدین کہ بسن ششم سالگی رسیدہ بود، ازیں عالم فانی در ششم ماہ رمضان

سنہ یکہزار و یکصد وچہل بروضۂ رضوان شتافت، دل دوستان بداغ ماتم چوں لالہ در آتش

گداخت، خبر بحضرت مرشد حقیقی رسید، بغایت خرمی بر چہرۂ مبارک جلوہ گر گشت۔ آنچناں بشاشت

چہرہ گاہے ندیدہ بودم، ایں ہمہ از روئے استقلال وبلند ہمتی حضرت مرشد حقیقی بود، در ایامے کہ

حضرت مرشد حقیقی یک نیم سال کامل در خلوت جلوس داشت چنانچہ در اوراق سابق ذکر یافتہ کاتب

حروف کہ پرورش یافتہ تلطفہائے آنحضرت بود از امتداد ایام فراق متحمل شکیبائی نشدہ از غایت

بے قراری خبر از خود نداشت، از نشاء شوق سرمست بلبل وار بترانہ ہندی مترنم گردیدہ، دو سہ ازاں ہندی

دریں محل ترقیم می نماید

مشتاق آفتاب جمال تو ماندہ ام — چوں ذرہ در ہوائے وصال تو ماندہ ام

آشفتہ تر ز سلسلہ گیسوئے تو — حیرانم از روئے خیال تو ماندہ ام

ماہی در آب تشنہ نماند یقین شناس — خوش ماہی ام کہ تشنہ زلال تو ماندہ ام

یاد آں زماں کہ بود مرا با تو صحبتے — نون منتظر برائے مقال تو ماندہ ام

دل خستہ از فراق ندانم چہ حالتم — از حال خود گذشتہ بحال تو ماندہ ام

گل در نقاب غنچہ دل آسودہ در بہار — بلبل زدرد ہجر شدہ غلطاں بنوک خار

در ہر کجا ظہور تر ز لطف دگر بود — شیرینی از خیال دہانت شکر بود

در انتظار اعتکاف کند جلوہ پرنظم — یعقوب سال ہا ز نسیمش خبر بود ۱۶۶

گر یار آشناست نقاب از برائے چیست — ایں نکتہ کہ بنزد خرد معتبر بود

ہر صبح آہ نالہ فلک می رسد زشوق — لیکن چہ حاصل است اگر بے اثر بود

عشق است عقل و هوش و عشق است چشم و گوش — آنکو از این پری است یقین کور و کر بود
از دست برد هجر تو دارم شکایتی — معروض دارم ار بحضور دوست گذر بود
این جرأتم نگر که کنم خواهش حضور — خود گیستم که این هوسم در نظر بود
آنجا برد که مرغ تو هم فگند پر — آنجا بود که هوش در آن مختصر بود
حق قسمت تو خوردن خون جگر نمود — هجرش نصیب هست ز وصلش ترا چه کار
سرمست ذوق گیسوی مشکین دلبرم — شمع جمال دوست بر محل است مهبرم
آسوده دل بخویش ناشاد کند نگار — آگاه نیست یار از این نرگس ترم
دل را خیال بود که از وصل برخورد — لیکن شکایتی کند از بخت ابترم
پرسیدم از صبا که ترا نکهت از کجاست — گفت از عنبر گیسوی جان معطرم
نقش دگر ز لوح ضمیرم سترده شد — تا جا گرفته است خیال تو در سرم
گر از جناب دوست دم از دوستی زنی — خاموش چرا ای قلم از شکوه باز دار

باب هفتم | مشتمل بر مکاتبات که آنحضرت بخلفاء خود نگاشته

در ایامی که آنحضرت در خلوت یک نیم سال اعتکاف داشت کاتب حروف این دو بیت
ص ١٦٧ معروض داشت و درخواست شرح آن نموده آنحضرت در جواب این مکتوب مرحمت نمود
مکتوب اول — بجانب عزیز دلها حقایق آگاهی شیخ شمس الدین دام شوقه و ذوقه — از این فقیر کاتب
حروف دعای خیریت دارین مطالعه نمایند هرگاه که سلطان عشق کنت کنزا مخفیا را ذوق آن شد که
پرده جمال آرزوی خود بردارد و جمیع صفات خود پیدا آرد و بر روی اعیان کارخانه اعیان ثابته
از آئینه که جامع و حاوی جمیع اسماء و صفات و باشد نظاره نماید از نور ذات واحدیت خورشیده وقسم گشت،
لطیف و کثیف، کثیف در کثافت نزول کرد، کثافت علاحده گرفته مسمی به نامی گشت — چنانچه
در اول مرتبه از نور نار شد، و در ثانی مرتبه از نار باد و در ثالث مرتبه از باد آب و در رابع مرتبه
از آب خاک، و در خامس مرتبه از خاک مظهر انواع گوناگون آئینه وار مختلف الخلق پیدا آورد، چون آئینه
بی جلا بود، از لطیف که همچنان لطیف مانده بود، الصورة الانسان نفخت فیه من روحی و روح وجلای آن
آئینه و عالم گشت، ان الله خلق آدم علی صورته چون کون انسان تمام شد، نظاره آن عاشق حقیقی متمکن
گشته، و هو الحق بمنزلت انسان العین من العین آنزمان آن ذات خود را بشناسد و معلوم کند
که من من الاین الی الاین و ما فی البین که از کجا بکجا در میان کجا آمد و چه چیز است، و برای چه آفریده گشت
ص ١٦٨ چنانچه نزول نمود از مراتب تنزلات عروج نماید از اوصاف بشری منزه گشته از زوال شوق در مرتقای
و مراتب که عروج میکند با علم و مراتب که او را حاصل میشود بزبان آن مرتبه و مقام تکلم می کند، گویا انسان
از حق شد که نفس خود را شناخته باشد، و حق تعالی از آن صفات و اسماء خود را شناخته باشد
من عرف نفسه فقد عرف ربه، پس حق آئینه انسان شد، در دیدن او نفس خود را، و انسان
آئینه حق گشت در دیدن حق اسماء و مظهر اسماء او را، پس هر که از این معرفت غافل ماند العجز عن درک الادراک

معرفت توحید — ادراک گفت هر که از این سر آگاه معرفت بهره یافت از قول اول ساکت مانده، عندلیب وار بر
شاخ لاهوت نشسته در حال یکتائی از ولوله ذوق منقار خود را بابی قول البرز ساخت ع

من آن وقت بودم که آدم نبود — که آدم عدم بود حوا نبود
من آن وقت کردم خدا را سجود — که ذات و صفات خدا هم نبود

که ترجمه قول کنت ولیا وآدم بین الماء والطین که آن قول ترجمه کنت نبیا وآدم بین الماء والطین
هر که راست مده این مشاهده است او را این علم عین حال دهد که از این منازل اجنبی است نزد او محض قیل و قال

بس کن از حدیث عشق بس کن — ای سوخته ضبط این نفس کن

ترجمه — مکتوب دوم — عزیز الوجود طالب صداقت قرین شیخ شمس الدین دعاء مزید شوق و ذوق مطالعه نمایند.

۱۶۹ هر گاه که سخن عاشقان مذکور میشود از سر نو جوش عشق شعله میزند، مغز پنبه وار در
فانوس استخوان میگدازد، و روح در رقص می آید، تا اعلی علیین که مقام اصلی است پرواز میکند، اما چون
در کنگره تن او را ایام معدود مقید و مسلسل کردند باز مانده در خاکدان دنیا با سر و دانه ساخته بموجب
کریمه ان هو الا یسبح بحمد ربه بهوای نغمه انا الیه راجعون پرواز مینماید — با وجود این
قدر سوز و گداز بی اختیار ذکر یار بر زبان میرانند، با وجود که از اغیار غیرت میدانند اگرچه غیر و غیرت
در عالم صحو مانند در عالم محو هیچ اختیار باقی نمی ماند، غیر و غیرت در آن دیار دخل کردن نمیتوانند —

اگر کافر زین آگاه گشتی — چرا در دین خود گمراه گشتی

مدتی بعد اخی الشاکر ای عزیز الوجود برای شرح بیت عاشق سرمست حضرت شیخ فرید عطار مذکور
بود، هر بار فقیر تغافل نمود که کلام عاشقان بر ملا گفتن با کسی روا نیست — مادام که آن کس بمرتبه مشتاق
نرسیده شد — در این ولا که تاریخ چهارم شعبان المعظم است باز الشاکر در جواب ملتمس شد، اگرچه مشاغل الهی
فرصت بشرح و بیان حکایات نمیدهد لیکن بضرورت پاس خاطر آن برادر کلام نا کام تعبیر کرده میشود،
که مراتب حضرة الوجود یعنی ذات مطلق بی شمار است، از آن جمله هفت مراتب کلی است — اول
۱۷۰ احدیت یعنی مراتب ذات من حیث هو هو بی ملاحظه نفی و اثبات صفات بلکه هیچ لحاظ در آن مرتبه
دخل ندارد، محض ذات — دوم مرتبه وحدت یعنی مرتبه ذات من حیث قابلیت محض جمیع اشیاء —
سوم مرتبه واحدیت — یعنی مرتبه ذات من حیث علم ذات و صفات مع قابلیت جمیع اشیاء — چهارم
مرتبه ارواح یعنی مرتبه ذات من حیث ظهور نور — اگرچه در این ظهور صورت و شکل نیست اما ظهور اول
است — پنجم مرتبه عالم مثال — یعنی مرتبه ذات من حیث ظهور اشیاء مرکبات مختلفه لطیفه — ششم
مرتبه عالم اجسام یعنی مرتبه ذات من حیث ظهور اشیاء مرکبات مختلفه کثیفه — هفتم مرتبه انسان یعنی
مرتبه ذات من حیث ظهور انواع متصله جامع جمیع مراتب —
اگر شرح و بیان این هفت مراتب و اسامی و نهانست معانی هر یکی نمایم کلام بطول
انجامد، در مشاغل خلل می افتد، لهذا مختصر نموده آمد — این انسان ظاهراً اگرچه در مراتب از همه مراتب
از ذات مطلق البعد و فرود تر آمد لیکن باطناً از همه مراتب بذات مطلق اعلی و اقرب است چنانچه تخم درخت
استعداد ظهور جمیع شاخ و برگ دارد، در اول ظهور سنبل آرد، بعده نهال، بعده برگ و شاخ و گل و بر،

ص ۱۷۱ و بر دو آخر ترین ظهور تخم است ، اگرچه این تخم البدو آخر از تخم اصلی است لیکن جا باطن الهی و اقرب
از درست نگریستن بجانب اوست از جائیکه آمده بجانب ظهور نمود ، انچه از تخم اصلی بظهور آمد ، همچنان
از بن تخم نیز ، پس انسان کامل هم در عالم احسام مانند تخم است که استعداد ظهور تمام عالم دارد ، و در
اصطلاح صوفیه انسان را برزخ میگویند که نسبت بوجوب و امکان دارد اگرچه در امکان نسبت
اغلب و اکثر دارد لیکن بموجب کل شئ یرجع الی اصله رجوع باصل خود که ذات من حیث الذات
است میخواهد که در اصطلاح عاشقان آنرا قرب میگویند ۔ و آن بر دو نوع است یکی قرب فرائض
که ذات و صفات انسان در ذات و صفات حق تعالی محو شود ۔ آنگه عبد آلت شود ، حق فاعل ۔
چنانچه کلام الهی و ما رمیت اذ رمیت ولکن الله رمی ، بران قرب دال است ۔ دیگر قرب نوافل که
صفات انسان در صفات حق محو شود آنگه حق آلت و عبد فاعل شود ، چنانچه کلام اذا یتقرب العبد الی
بالنوافل کنت سمعه و بصره الخ بران قرب مشعر است ۔ حاصل کلام آنست که رئیس سیاح شهسوار
شیخ فریدالدین عطار از صفات بشریت محو گشته از مراتب انسان و احسام و ارواح عروج نموده
بمرتبه واحدیت و وحدت و احدیت رسید و جذب قرب نوافل او را در ربود ، بموجب اذا تم الفقر
فهو الله بلسان حق بترانه این نغمه نواساز گشته ۔

ص ۱۷۲ من خدایم من خدایم من خدا فارغم از کبر و کینه و از هوا

تکرار لفظ خدا سه مرتبه احدیت و وحدت و واحدیت است ۔ اما کسے را که نه بهره ازین مراتب
نباشد نزد او این شرح بیان حرف و صوت است ۔ شنیده کے بود مانند دیده ۔

مرد آن باشد که خودش بد کند بر بیان دیگران اکتفا نه نماید ۔
گر تو نام پدر چه میگردی پدر خویش باش که مردی

هیهات هیهات چه میگویم وجه الاسم که درین زمانه ناگفته و نانوشته به ۔

مکتوب سوم :۔ صعوبت ایام مهاجرت عالم ظاهری هرچه نویسد کمتر است

که و بد هیچ این غرض یارب که پریشان شود خاطر مجموعه ما زلف پریشان شما

حق تعالی از فضل عمیم خویش زود پرده مفارقت از میان بردارد و بملاقات جسمانی یکدیگر مسرور
و مبتهج گرداند ، بمنه و کماله کرمه مصرع اے وصل تو اصل شادمانی دائم بمراد دل بمانی
باید که در یاد الهی مشغول باشند و کار عشق را روز بروز در ترقی دارند ، جمیع وظائف و اشغال
بجا آورده درست بهره و مجاهده و مراقبه ذات بموجب ۹ پنجانو لو اختم و جه الله محفوظ باشند ،
هرچه از جنس صلوٰة و صوم و ذکر و فکر و اکل و شرب بکنند برای عند الله و حسب اطاعت نبوی علیه السلام
و بنیت العبادت کنند ، نه به نیت تندرستی ، نه برائے شهوت و شهرت خلق و نه تقاضائے نفس اماره ،
و تمام شب بیدار باشید ، تهجد و نوافل و صلوٰة العشق که مصقل آئینه دل است بجا آرند ، و تلاوت قرآن
ص ۱۷۳ که حلاوت کلام رحمن است ناغه نکنند ، غرض هر چند که ریاضت و مجاهده زیاده نمایند ،
مصلحت وقت با کسی است ، و در همه حال از خدا تعالی راضی و شاکر بمرضات او شاد باشند ، هیچگونه
ملوے بخاطر راه نیابد ۔ و قدم بر قدم سنت نبوی صلے الله علیه وسلم عمل نموده باشند ، از خلق طمع و توقع

هزاران بلا از خلق هیچ نیست و هیچ نشود و نخواهد شد، هرچه هست از حق است، در جهان میدهد
خدائے تعالی میدهد، افعال خلق و خلق در میان محض وهم و واهمه، پس هرچه خواهد از خالق و هرچه کند
برائے خالق، از قبایل و اقربا و دوست و آشنا و مدعی و دشمن عار ندارد و طمع و توقع از ایشان ندارد،
لیفعل الله ما یشاء و یحکم ما یرید - ملاحظه نظر زده در راه توشه نقود گرفته روز ازل که بها
راه را طے کنید - و آوازه هل من مزید - بر زنند، دا کیا محسوب با فعال خویش باشد - حق تعالی
دوازده هزار دم نعمت بانسان عطا کرده که از آن خود و دمبود در کار حیات چون بری آید مفرح ذات
و داوازده هزار دم در شب، پس جمله بست و چهار هزار دم میشود، که روز انه در وجود انسان جاری
می باشند، سالک صادق و طالب صادق از یک دم غافل نمی شود پس از هر دم دوبار اداے شکر واجب
مطلق مینماید - اقل آنست که بست و چهار هزار بار وقت معین اسم ذات را فقط وظیفه خود نماید
۱۲۴ کار آن حد در چهار یا شش گهرے با تمام میرسد که گویا چنان باشد که هر همه دم را از نگاه استتار
غفلت یکدم بیرون نرفته ــــ هر خیال در دے دو عید کنند ــــ هیهات هیهات حقائق عشق
الهی در گفتن و نوشتن نمی آید - بارہا خاطر بجوش می آید که از اسرار الهی تاوان شناور در دریائے لا متناهی
شوم لیکن اما قلم بر خود سوخته میشود و دوات بامیں طراوت میگذارد ـــ

افسانہ راز خلوتیان خواست کو شمع ‌ ‌ ‌ ‌ شکر خدا که سر دلش بر زبان گرفت
افسوس صد فسوس که من بجائے پارس جائے ‌ ‌ ‌ ‌ اے فلک این کدام قانون است.

جامع المتفرقین امسیے عنقریب بازدا که پرده مفارقت از میان برخیزد و انچه سهو و خطا
است عرض نموده آید، این علم بگفتن و نوشتن راست نمی آید بلکه از سینه بسینه کرآید ـــ

ما کل ما یتمنی المرء یدرکه ‌ ‌ ‌ ‌ تجری الریاح بما لا تشتهی السفن

اگر میخواهد که هر چند زود در ملاقات جسمانی شود بهتر و اولی آتش عشق حرارت بسیار کشیده ـــ

نه شعله سر کشید نه دود دم هوا گرفت ‌ ‌ ‌ ‌ هر جا که سوختیم غریبانه سوختیم

غرض عزم مصمم است عنقریب بدولت آن وصال وحید کاشف اسرار لایزال و آن فرید خازن نکته های
اسرار ایزد متعال غواص بحر حقیقت آن صدف در دریائے طریقت غنی الحال مقبل المقال میشود ـــ

وعده وصل چون شود نزدیک ‌ ‌ ‌ ‌ آتش شوق تیز تر گردد ـــ

۱۲۵ سلمکم الله الی یوم الدین و هدیکم الی السبیل المبین - آمین یا رب العلمین

مکتوب چهارم ـ الحمد لمن کان کنزا مخفیا فاحببت بظهور ذاته فی اعیان صفاته فخلقنا ‌ ‌ مکاتب
شاهد حقیقی در حجره احدیت بود که آتش عشق شعله گرفت، حجاب از میان برخاست جمال معشوق
گردید و هم در دیده اش زیبا نمود، از آن باز روے بصحرا نهاد و میل سوے حجره نکرد، چندان
التزام نمود که صورت واقعه شکل گشت، الحال برائے آرائش جها جها جلوه گری همی پیدا است
و انا عرضنا الامانة علی السموات والارض والجبال فابین ان یحملنها و حملها الانسان
انه کان ظلوما جهولا - گوشه ایهاست حب محبوب عاشق مطلوب است که شان طالب انا فانا از
خودی خود گذشته بمقصود حقیقی پرداز، از کفر و ایمان هیچ خبر ندارد و شهره کیخو خبیث و انانیت

و حالت کشف و کرامات و اشغال آن جمیع از لطائف نی را از موانع و حجاب طریق مستقیم سالک اند،
از خیال و خطره هیچ هیچ باز دارد - و طریق عجز و نامرادی را شعار خود ساخته سازد، ذکر و فکر
او را خوراک خود گردانند - چنانچه گرسنه و تشنه به خوردن و آشامیدن قرار نمیگیرد، بهر طور که میسر باشد
خواه کسی نیک گوید خواه کسی بد، تا که سیر نشود آب و طعام نمیگذارد - عاشق صادق را نیز ص ۱۷۶
باید از ذکر و فکر مطلوب خود سیر نگردد و مبتلا باشد و در حصول آن از هیچ کس باک ندارد،
بلکه شاکرانه هل من مزید بسیار گفته حارص و طامع باشد - شرط ادب شکر آنست که
زن و فرزند و خویش و اقارب و حب جاه و پیری و جمیع ما سوی الله را خیال و شغل خود داند، علمی
که از مرشد می رسیده باشد با خلاص کوشش تمام و سعی بلیغ عمل نموده باشد، باقی از همه چیز و همه کس
بیگانه وار ماند - چنانچه حدیث نبوی صلی الله علیه وسلم منطوق بر همین معنی است، الدنیا کلها ظلمة
الا العلم والعلم کلها ظلمة الا العمل والعمل کلها ظلمة الا الاخلاص - مادام که اخلاص
در عمل پیدا نشود و اصل حق شد - شرط اخلاص نبود که بدون امر مرشد پای از اندازه در فعلی
و حرکتی کرده باشد او نباید شد اختیار کردن و چیزی که مرشد امر کرده باشد از و غافل شدن و ترک
نمودن و عذر و حیله آوردن که محنت آن لازمی شود و مرشد مختار باشد کردن است و طالب را عمل
بعمل آوردن فرض است، اگر سجاده گی و مخدوم زادگی بر احوال ظاهری فقرا انکار آورده باشد
آن را علاج نیست - قصه حضرت خواجه عثمان هارونی و خواجه معین الحق والدین حسن سنجری که در حال
بسی شرف رسیده باشد، حالا پنبه غفلت از گوش بر آرید و به لطائف و اشغال که مجاز اند مامور
شوند بر جبه و دستار و اشتهار ظاهری کسی فریب نخورند -

ص ۱۷۷

ترک شهرت گیر تا سلطان شوی

شهرت نه نام همین که با زن آمیزش و داشتن بلکه هر لذت نفسانی مثل حب شهرت و بزرگی
و صاحب جاه و صاحب لفظ و صاحب معانی خود را دانستن و گوش دادن و یا خدمت کسی کردن برای
همین که بر این چیزها قادر شوم از جمله شهرت است، هر که گوش و هوش داده اند از این چیزها باز داشته
اند، و کسی را که باز داشته اند بر همه داده اند، این معنی شکر منعم بجا آرند و در این چیزها مغرور نشوند
و عجز و زاری و پیش نهاد ساخته دائما در فکر و ذکر مشغول باشند، و هر چه عبادت بدرگاه او کنند همه
را کم دانند، و گناهان خود را زیاده ساعت بساعت از فضل او امیدوار باشند، گناهان خود را
از شمار بیرون ندانند و هر طاعت که بجا آرند بشمار نه آرند عذر تقصیرات خود نمایند که خداوند تو مرا
نعمت بسیار داده بعض از بهره شکر یک نعمت بیرون نمی آیم از کرم و رحم تو امیدوارم بر کرم خود
نگر بر کرده من منگر از خاکی چه شود و از ذره چه خیزد که بندگی تو بجا آورد، هر ساعت و هر لحظه باین
گونه در یاد او باید بود، شاید کریم کارساز لطف خود بحال بنده خود کند - و گرنه بر کردار
ما بان آه صد آه است و بس -

ص ۱۷۸ مکتوب پنجم | عزیز دلها سلامت عنایت نامه رسید، بمضمونش اطلاع رفت آنچه بر آخوند
و استقامت نکرده ام تمام بود، از جناب ایزد سبحانه جل شانه و اعظم سلطانه و عم نواله و

اگر بسلسلۂ عرفانہ و اکثر فیضانہ — نا امید و دل تنگ نباید بود مرد آنست کہ با زیرک محنت و شورش دنیاوی
گردش ان بزرگے کریم کارساز مانند یک ذرہ ہست وحشت نگیرد و وحشت نگیرد و اضطراب نپذیرد
ہموارہ بدرگاہ او تعالے امیدوار باید بود کہ بعوض این محنتہا در آں عالم باقی ہزار ہزار درجہ بنیاد
میکنند، و قتیکہ عارف درین عالم فانی تصدیعات و رنج و فاقہ و ضعف و ناتوانی میکشد و او بسبب عشق در
خاطر ہیچ نہ آوردہ از دلولۂ عشق ساعۃ فساعۃ در عشق خود نعرہ ھل من مزید میزدہ ، در عبادت
مردانہ وار بود سعی بسیار میکند — ذات پاک او سبحانہ تعالی ملائکہ را جمع کردہ میگوید کہ اے ملائکان
بہ بینید سوئے عاشق من کہ من اورا رنج دادم آنا او بجا طر نیاوردہ ہموارہ در طلب عبادت من بہد
سوگند بعزتش و کرسی خود کہ من نیز بر پا بندہ خود عاشق شدم و اورا بسیار دوست میدارم ، بسازیم
برائے این دوست ہزار ہزار کوشک و مرتبہ بلند و درجہ ارجمند در عالم باقی کہ این ہمہ برائے من
عالم فانی را گذاشتہ است ، پس الٰہی درجہ در عالم باقی او را بدہیم — معنی حق تعالی و رسول او
ص ۱۷۹ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم دنیا فانی را عالم دون فرمودہ و بخس کردند کہ ہمہ اولیائے این را ترک نمودند
اگر اندک اسباب دنیا ایشان را میسر می شد، پس بزار عجز و زاری میکردند و توبہ می نمودند و شبہا
بیدار بودند و مناجات میکردند کہ الٰہی از من چہ گناہ عظیم شدہ و من چہ در درگاہ تو بد کردم کہ مرا با اسباب
دنیاء دون مشغول کردی از طرف دنیا مرا غافل کن و از خود ہوشیار ، از فضل حق سبحانہ راضی و شاکر
بودہ با استقامت باشند بہ ہیچ گونہ و بہیچ وجہ دل تنگ نباید بود ، و مضطرب نشوند ، ہمیشہ و ہر حال
شکر او بجا آرند ، انچہ در حق آں عزیز حق تعالی رنج میکند ہمہ را راحت و نعمت پندا شتہ شکر میگفتہ
باشند کہ کشودہ راہ دین و مقصود عظمی در ہمین معنی است ہیچکس از ین ہمہ اولیاء دنیا دنی را ترک کردند
نہ طلب علامت علی عاشق آنست کہ دنیا اگر پیش او آید از ان چون تیر بگریزد و ترک کند نہ آمیزش
کند ، و طلب بہر حال در ذوق و شوق بودہ ، بہمہ جہت از و راضی و شاکر باید بود

ما پروریم دشمن و ما میکشیم دوست
کس را نرسد چون و چرا در سرائے ما

مکتوب ششم :- مکتب جانی سلامت ، اشتدادیام فراق و اشتداد آلام اشتیاق ہر چند بزبان خامہ
دو لسان بگذارش نامہ صفت قلم نامحرم حوالہ کند اگر چہ مشکل است لیکن چہ یار اگر صد زبان دارد
ص ۱۸۰ تقریر آں نیارد و قرکا کس و حب لباطر را چہ چارہ کہ در نور زیدش جرأت نماید و طراوت دوات
از خیال قصہ عاشقان مستان اخگرہا از نمیش بر خیزد — قل لو کان البحر مدادا لکلمات ربی
لنفد البحر قبل ان تنفد کلمات ربی و لو جئنا بمثلہ مددا — صدا ہنوز آمیزد چنانکہ
طوطی شیراز شمہ از عشر عشیرش از منقار خروش بجوشش ترنم آوردہ ؎

حدیث ہول قیامت کہ گفت واعظ شہر
کنایتیست از روزگار ہجران گفت

ہیہات ہیہات — تامثل ناکی سینہ خود پارہ پارہ نکند صفائے آں از رنگش کجا بار آمیش آید — انہم
ما با نا جنس درہم برہم آنہمہ کہ می بینیم از دمسازی اعتبار و الا ز یار در ہمہ اوقات غمگسار است

بس کن ز حدیث عشق بس کن
اے سوختہ ضبط این نفس کن

آمدیم بر سر مدعا ، عاشق حق آنست کہ آنا فانا طلب مولی کند از خویش و یار و بیگانہ و بیگانہ

چرا که آنها نه در ایشان وجود دارد نه جمعیت داشت و نه از ایشان جدا بوده، مطلوب همراه ایشان دوری که
رسیدن به خشیت خدا نیز و رضای او بهبود خود پندارد و از کسی باک ندارد، مطابق پیروی حضرت محمد
مصطفی صلی الله علیه وسلم راه اختیار کند و مثل بزرگان سلف در این دنیا مسافر باشد که از راهیان
چیزی طمع ندارد و نه توقع، خواه سر و پا برهنه خواه پیاده خواه گرسنه، مد نظر قطع مسافت کرده چشم بر
ص ۱۸۱ راه نهاده خود را به منزل می‌رساند که از ضرر و نفع کسی او را کار نیست چونکه با راهیان ملاقات
یک ساعت است برای یک ساعت با کسی دل بند نمی‌شوند، والا نه در راه رفتن خلل پدید آید - زندگی
دنیا هم کم از یک ساعت است، آن هم معین نیست چنانچه رسول اکرم صلی الله علیه وسلم روزی در حجره بر بوریا
خفته بود، صحابه کرام رضوان الله علیهم اجمعین آمده دیدند که نقش بوریا بر اندام مبارکش ظاهر شده
به عرض رسانیدند که اگر حکم شود دراعه خود را بگستریم رسول علیه السلام فرمود که زندگانی ما
در این دنیا خالی مثل مسافری است که برای سایه زیر درختی فرود آمده دم خورده باز روانه شود
پس او برای یک دم به فرش محتاج نمی‌شود - هرگاه زندگانی دنیا را سید عالم صلی الله علیه وسلم همین دم
گفته باشد ما مردم که اند و بدرجه نقصانیم از آن هم نقصان کرده به یاد الهی که مقصود اعظم است مشغول
باشیم و مثل مسافر از همه بیگانه‌وار بوده همگی اوقات ذکر و فکر منزل مقصود خود یا خوانندگی
مانند او شان گپ و شپ و افسانه خوانی که رالعن و کذا طعن شعار خود ساخته روزگار پیدا کند
که اکثرها خورش شده وظیفه زیاده کاهند - اگر فرعون بهشتی است و یزید یعنی ترا چه کار خود باید کرد نه فسانه
باید گفت که در منزل مقصود رسید نام آنست نه در میان راه در ضلالت بحر و بر گمراه ماندن است و بس
فهم من فهم السلام علی من اتبع الهدی -

ص ۱۸۲ مکتوب هفتم | جان من ایمان من بشنو - وجودی که آثار ذات مطلق و حق واحد گویند چون آن وجود
بر عدم فیض نمود ممکن شد، از ممکنات وجود آدم و جمیع کائنات است، یعنی آدم عبارت از عدم است
و از الله عبارت آن فیضان که همه وقت و هر ساعت فیضان می‌شود، عدم فیضان و وجود در ساعت فنا است
بلکه هر لحظه و هر لمحه کسب نموده نمودار می‌شود - و عدم یک است و لهذا آدمی از یک نوع به نوع دیگر می‌شود
چنانچه از طفل بالغ و از بالغ جوان از جوان دو مو و از دو مو پیر می‌شود - حاصل آنست که بر عدم
لکها ملک کرورها فیض الهی می‌رسد چنانچه شعله چراغ که هر ساعت شعله نور از فیض روغن و فتیله پیدا
می‌شود اما به دیدن از شام تا صبح یک شعله به نظر می‌آید - لیکن در اصل در یک شب لکها هزارها شعله پیدا
می‌شود از فیض (روغن) آن چراغ - اگر روغن نباشد پس چراغ به حال عدم و ناچیز باشد، همچنان
در اصل عدم است و عدم از فیض الهی قائم است که هر ساعت و هر لحظه فیض الهی بر و طاری می‌شود اگرچه
به دیدن تمام عمر یک می‌نماید چنانچه شخصی را نام نهادند که این زید است، از طفولیت تا پیری بلکه
ص ۱۸۳ تمام عمر به دیدن آن زید یکی است و به یک صورت می‌نماید - اما در حقیقت آن زید هر ساعت متغیر
و دیگرگون می‌شود که به دو هر ساعت فیض الهی ساعة فساعة آناً فآناً طاری می‌شود، لهذا اگر
کسی را شخصی در طفولیت ببیند بعد مهاجرت در پیری یا در جوانی ببیند نشناسد، زیرا که او
به صورت دیگر شده است، پس به تحقیق معلوم شد که هر ساعت فیض الهی بر آدم یا اشیاء ممکنات اشیا و غیره

و سه چیز کرد: قرب یکه فیضان الهی بر عدم جاری می‌شود.

حیوانات فیض کنند و عدم محض یک عدم است، پس اشبون منبع فیض الهی را الله می نامند و علوم را آدم می نامند در اصطلاح صوفیه پس فیض بسیار شد شد و آدم که عبارت از عدم است یک شد پس الله که یکه و آدم یک درست شد انا الله نامند و همچنین قیاس محمد نیز ارکه اول الله است بعد از ان محمد پس در مرحبه محمد یکه می یابد یعنی بر عدم منبع فیض الهی ساعت فساعت ه بر لحظه و لمحه پیر پس و منبع نعم علیه السلام برابر میشمارند یعنی فیض فیض صوری دو ریک مرتجز مته در مرتبه پیر پس و فیض الهی در یک روز اگر مرتبه پیر پس پس فیض صوری از فیض الهی در شمار کم آید پس الله که محمد نیز از آدم یک بدگفتن رساند چنانچه بزرگی فرموده است

بیزارم از آنکهنه خدائی که تو داری هر لحظه مرا تازه خدای دگر است — فهم من فهم.

مکتوب بیستم

شکایت ایام مهاجرت ملازمان سامی هر چه بنویسید کم است، عز الله بما فارقتکم قبلنا کلمه — ولکن ما لیقضی فسوف یکون — حق سبحانه جل شانه رقیبان مانع صحبت فیض صحبت بصورت قهار پیرخویش دفع و معدوم ابدی سازد ص ۱۸۴

ز رشک مدعی دادم قرار دوری از بزمت
وز بیب بخت بدرا نام غیرت کردم و رفتم

چه آثار زحبا به حبیب الدعوات حقیق نکرده که از فیض عمیم خویش پرده مفارقت از میان را ز دود هر آن رفع نماید

مهتاب برخت ندیدم آخر — صد صبح اگر چه شام کردم
خود را الگ تو نام کردم — چو سگ بدرت مقام کردم
هر ناله که من بشور زشتم — از خون جگر تمام کردم

هر چند می خواست که از حقایق کلی خود مطلع سازد لیکن بموجب استتار راز القلوب مع القلوب مشهور داشت، مسطور نکرده

در میان راز مشتاقان قلم نامحرم است
وز مقالے حرف میگویم که دم نامحرم است

چنانچه سالک این مسالک با ظهار این معنی بے پرده — بی پرده

کس نیست محرم که من بکم سمت بدرش بتو فرسیم سلام خود را — کے نه ببینم که گرش دارکنی زریبان گر صبا را — گر صبا را

والضیار راجع عاجی بهار و مدهوش تمنی این معنی نموده — راجع عامی

ببرای صبا بیای گل از زبان بلبل
و لئن سئلت عنی فکما رأیتنی قل

الحال از شکایت اختصار نموده ملتمس بمدعی میگردد که هرگاه سالک از مرتبه درد رهبری را لازم است در ذکر مشغول شود، چون در این مرتبه منتهی شود بقلب خود رجوع کرده در باطن بعد تصور الله برنگ سرخ کمال استحضار نماید پس الف را محو ساخته لله باقی دارد و از این هم عروج نموده لام اول را محو سازد که لله امتداد نماید، لام ثانی را محو ساخته تصور نماید از ه کرده ماه و آفتاب چهار دهم تعبیر کنند. ص ۱۸۵ تجم

ماه نیز نفی ساخته نور ماه مدام نماید، از این نور هم عروج نماید بعد از ان نور برنگ دود تصور کند بلکه در این تصور بوده بعد از ان این رنگ گذاشته برنگ سرخ تصور نماید بلکه این مدا و مت نموده از این هم عروج نماید بعد از ان برنگ زرد تصور نماید از این هم درگذشته نور برنگ سفید تصور نماید، از این هم درگذشته نور برنگ سیاه تصور نماید چه برنگ سیاه مداومت نماید از این هم درگذشته بے رنگی اختیار نماید چون

سالک این همه تماشا ملاحظه کند در تفکرات مشغول شود. اول فکر کند در این که جمیع قبایح و نقایص نفس را
از خود دور سازد و اصلاح آرد، این فکر از عبادت یک سال بهتر است، کما قال النبی صلی الله علیه
وسلم تفکر ساعة خیر من عبادة سنة۔ دیگر فکر کند که دنیا فانی است بقائی ندارد، بلکه ما سوی الله
همه فانی است و الله تعالی باقی است، پس دل از فانی باید گذاشت و بالله تعالی که باقی است باید سپرد، و این
عبادت از شصت سال بهتر است کما قال النبی صلی الله علیه وسلم تفکر ساعة خیر من عبادة ستین سنة
سوم فکر کند در این که معبود و مقصود و موجود حقیقی واحد است، این فکر از عبادت جن و انس و جمیع مخلوقات
١٨٦ بهتر است۔ کما قال النبی صلی الله تعالی علیه وسلم تفکر ساعة خیر من عبادة الثقلین۔ چیزی که در فکر
خوض کند که ثمره مذکور حاصل آید چون ثمره حاصل شود

در دو ذکر دیگر این حضور — پس بتوحید حق مشغول شود

چنان هم نماید که توحید حاصل آید، در آن وقت عین شود۔ ایضاً سالک را باید که قبله خود تحقیق سوم
نماید تا مرمن منصدم شود۔ قبله اهل شرع حضرت مکه معظمه است، و قبله اهل طریقت دل است، و قبله اهل حقیقت نماید
ذات حق، و قبله اهل معرفت، فنای خویش لقای ذات واحد است، پس سالک را باید که ابتدا عبادت موافق
شریعت کند بعد از آن همه شریعت موافق طریقت کند، بعد از آن همه شریعت موافق حقیقت کند، بعد از آن
همه شریعت موافق معرفت کند تا عارف کامل شود۔ کما قال الله تعالی فولوا وجوهکم شطر المسجد الحرام
یعنی رو بگردانید بوقت نماز بسوی مسجد حرام یعنی بسوی خانه کعبه معظمه یعنی اهل شرع بسوی مکه، و اهل طریقت
بسوی دل و اهل حقیقت بسوی ذات حق و اهل معرفت بسوی فنای خویش و لقای ذات حق۔ همچنان صلوات
اهل شریعت صلوات پنجگانی با ارکان مخصوص یعنی قیام و قعود است، و صلوات اهل طریقت ذکر دل است
دایما بر لحظه از آن غافل ناشدن گناه است، و صلوات اهل حقیقت کوشیدن صرف در ذات حق بالکلیه
و گذاشتن و فراموش کردن خود است، حتی که ذات خود را پس عبادت شریعت نماز و صوم و صلوات
١٨٧ و حج و زکوٰة و غیره است، و عبادة طریقت با ذکر الله مطابق امر مرشد، عبادت شریعت
است و عبادت حقیقت دل از غیر حق بر داشتن و بحق پیوستن و مشاهده او بودن است و عبادت معرفت
خودی خود را جمیع وجوه بر داشتن و فانی شدن به لقای حق ماندن است چون معرفت حاصل شد جامع
جمیع مراتب شد۔ عزیز من دنیا ترک کردن کار طالبان مبتدیان است و عقبی ترک کردن کار متوسطان
و خود را ترک کردن کار منتهیان، و از سر نو بوجود آمدن و لقا یافتن کار ابن دوستان است، عزیز من
سالک را باید که ابتدا از صحبت عوام الناس پرهیز نماید مگر جائی که نفع خود به بیند برای حصول علم
دینی و دنیوی صحبت دارد مضایقه نیست

لقاء الناس لیس یفید شیئا	سوی الهذیان من قیل و قال
فاقلل من لقاء الناس الا	لاخذ العلم او اصلاح حال

دانا که حقیقت است هر نیات احتیاج نیست که اظهار نماید از دل خویش تصور فرمایند

دل را بدل رهی است در این منزل سپهر	از سوی کینه کینه از سوی مهر مهر

آرزوی ملاقات جسمانی بخندانست کرده چیزی شمر بگذر

خیال روئے تو چوں بگذرد بگلشن چشم ـ دل از پے نظر آید بسوئے روزن چشم

محبت سامی بار بار در جوش آورده قاصد بود که طرف آں یگانه دوستی گستر، دو سه مرتبه پائے تراب کرده بود از سبب بعضی موانع موقوف داشته ــ

تا در نرسد وعده هر کار که هست ـ سودی نکند یاری هر یار که هست

بهر حال نیاز منداں را از خود جدا ندانند همواره در یاد خویش پندارند ــ

خیال روئے تو در هر طریق همره ماست ـ نسیم موئے تو پیوند جان آگه ماست

مکتوب نهم ـ برادرم عدالت آگین شیخ شمس الدین دام توفیقه آں برادر بداند که چوں حضرت رب العزة جل ذکره باقتضائے محبت ذاتی جلوه فرمود تعیین و تخلیق استعدادات ممکنات نموده در فضائے علم ازلی متمکن گردانیده مسمی بصور علمیه و اعیان ثابته گردانید، ممکنات بزبان استعداد احوال از حضرت اسما نموده التجا وجود خارجی کردند که مایان تاکی در زندان عدم محبوس باشیم اگر توجهات شما بصحرائے وجود رسانیم مایان هم بنور وجود منور شویم، و هم آثار شما محقق گردد اسما بسمع قبول اصغا نموده فرمودند الحق البکم اما ما هم در حیطه اسم قدیر هم بحضرت او شتابیم هر همه آنجا رفتند آنچه اسما ممکنات ظاهر کرده بیان نمودند قال القدیر صدق قت الاسماء و الممکنات ولیکن ما محکوم امر مریدیم بنظر تعلق الارادات ام لا ـ در خواست و تمنائے خود با از حضرت مرید نمودند قال المرید نعم تعلقت الارادات لکن تحت حکم العلیم فنسال عنه بحضرت علیم رفتند و گفتگوئے مذکور شرح دادند قال العلیم جاء وقت ایجاد با بیائید که همه با بحضرت اسم الله رویم که وے حضرت بحضرت جمع شتافته بزبان انکسار در خواست مدعائے خود با نمودند قال اسم الله هذا هو الحق، والمدار ص ۱۸۹

حضرت مسمی است و الادب اعلی ـ بحضرت مسمی آورده طلبی امور مذکوره شدند حضرت مسمی انجاح

حکیم سوال اسماء و ممکنات فرموده اسم حکیم را همراه ایشاں ساخت اسمائے هر همه بکار خود مشغول گشته عالمے بنهایت خوبی که غرض آں متصور و ممکن نیست ایجاد نمودند هر گاه میان اسما تضاد متحقق است چه اسم عفو ضد اسم منتقم است، و اسم لطیف ضد قهار داعیت میان مظاهر هم تضاد و خصومت پیدا آمد، نزدیک شد که عالم باز بعدم گراید باز ممکنات بحضرت اسما التجا آوردند که هر چند ما خلعت وجود پوشیدیم اما از اینجا که تضاد و خصومت از حد گذشته نزدیک است که با معطل یا معدوم شویم پس باز بترتیب مذکوره بحضرت مسمی التجا آوردند حضرت مسمی اسم حکم عدل را همراه ایشاں داده که خلیفه خود نصب نمایند که رفع خصومت ممکنات نموده مانع آمیزه هیچ یکے از حد خود بیروں نرود هر یکے خلیفه خود درمیان گذاشتند پس حاکمے که بر لوائے عدالت محلی نبا شد حکومتش در اندک ایام زوال پذیرد، چه حکمت در ایجاد عالم آن است که رفع خصومت نموده کسے را نگذارد که از حد خود تعدی نماید، این بے عدالت متصور نیست، و هر اسمے کلی است و جزئی

۱۹۰ ص مظهر کلی کلی و مظهر جزئی جزئی، هر همه حاکمے از اسم حکم اثرے دارد علی قدر الحکومة ـ تا اینجا که هر شخص حاکم بر نفس خود است، حدیث نبوی صلی الله علیه وسلم کلکم راع و کلکم مسئول عن رعیته شاهد است پس هر شخص را باید که بقدر حکومت عدالت نماید، و مستفیض از فیض اسم عدل

گردد که از عهده جواب آن رموز باز خود شمه بر آید، و کثرت او مستقیم ماند، ذلک فضل الله یوتیه
من یشاء ـ هر اسمی ظاهری و باطنی دارد ظاهر او در ظاهر مظهری دارد و باطن او در باطن
مظهری قایم می سازد چنانچه خلیفه ظاهر اسم حکم سلاطین و حکام کلی و جزئی و خلیفه باطن آن قطب الاقطاب
و سایر رجال الله و گاهی یک شخص خلیفه ظاهر و باطن میشود گاهی جدا جدا پس واجب و لازم است که
مظهر باطن اسم مذکور در امور ظاهری مستمد از مظهر ظاهر آن اسم گردد و در جمیع امور ظاهری منقاد و
فرمان بردار او گردد و مظهر ظاهر اسم در باطن مستمد از مظهر باطن اسم مذکور گردد و از آن تجاوز نکند تا
امور ظاهری و باطنی انتظام پذیرد قوله تعالی اطیعوا الله و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم ـ
ای اولی الامر الظاهری والباطنی مشاهده این مثال ست والله یقول الحق و هو یهدی السبیل تمام

مکتوب دہم | برادرم شیخ شمس الدین دام تحقیقه بحق الیقین زعین الیقین و علم الیقین ـ
چه عالم ملتبس بعلم الیقین است، و عارف متصف بعین الیقین و حکیم متحقق بحق الیقین ـ حق تعالی
191 ترا حکیم سازد نه عارف و عالم ـ چه عالم آنکه مار را بداند و ماهی را بداند، و از احوال و آثار
آنها تفرقه نه آرد، بر وفق آن بکردار نیارد که نه مار را حرام پندارد و نه ماهی را حلال ـ هردو
یکسان شمارد ـ عارف آنکه در میان مار و ماهی امتیاز آرد، مار را حرام و ماهی را حلال پندارد،
ولیکن بر وفق آن در فعل نیارد، حکیم آنکه حقایق اشیای کما هی داند مار را حرام و ماهی را حلال
گذارد، و بر وفق آن در عمل آرد، سم مار مضر دانسته احتراز نماید و ماهی را نافع دانسته
در غذا آرد ـ آنعزیز نوشته بود که شیخ علاء الدوله سمنانی در حق شیخ اکبر بعضی حروفهای
نامناسب نسبت کرده قلمی فرمایند که حقیقت بیان واقعی چیست، و حق بجانب کیست، این فقیر
تبعیت سخن کرام باشد ـ ای برادر هردو را بزرگ باید دانست و تبعیت کلام فریقین باید
انگاشت، چه نزاع شیخین اصل در مسئله وحدت وجود است، و وجود در اصطلاح حکما و متکلمین
عارض حقیقت و ماهیت هر شی است، و نزدیک محققین صوفیه وجود معروض موجودات ممکنات
است زیرا که موجود از دو حال خالی نیست، وجود ممکن، و وجود واجب ـ وجود ممکن آنست که
192 وجود وی مستفاض غیر باشد که حقیقت او مغایر وجود ذات او باشد ـ وجود واجب آنست
که وجود او عین ذات او باشد، بذات خود بی مستفاض موجود باشد ـ لهذا صوفیه حق
تعالی را موجود نمیگویند که دوئی در احدیت وجود متوهم شود، بلکه وجود گویند و ممکنات را
موجود گویند که صیغه مفعول است مستفاض الوجود از غیر خود که حضرت وجود باشد ـ و شیخ اکبر
که حق تعالی را وجود مطلق گفته بمعنی آنکه مطلق است از خاص و عام و جزئی و کلی و تقید و تعدد نه
بمعنی عام از این عبارت رد مذاهب حکما و متکلمین خواسته، که آنها حق تعالی را جزئی حقیقی
متعین بذات خود تعبیر نمایند، چه در کتب منطق دائر است اگر مفهوم متعین مشخص باشد آنرا حقیقی
و جزئی اضافی گویند، و اگر متعین نباشد آنرا عام و مطلق گویند، وجود او در خارج موجود نیست ـ
مگر در ذهن شیخ علاء الدوله از لفظ مطلق معنی عام فهمیده دانسته که هرگاه حق تعالی وجود مطلق بمعنی
عام باشد لازم آمد که در خارج موجود نباشد، از بیراه گذر طعن در جناب شیخ اکبر

نسبت کرده، حاصل از تفسیر عبارت مذکور آنست که شیخ علاء الدوله قدس سره چون کوشش
بر وغالب بود در تبادر معنی بی پرده خوض در تدقیق و توجه در تعمیق معنی نفرمود، و شیخ اکبر را
که توحید از روی علم و فهم از روی حال غالب بود از خلق باک نداشت - از چشم عشق در هر
ذره مشاهده جمال محبوب خود کرده و بوجود مطلق تعبیر فرموده. پس شخص بزرگ با این ۱۹۳ امر تشخیص است
عبارت گفته سبحان الله من اظهر الاشیاء و هو عینها

بهر رنگی که باشی جامه میپوش — که من آن جلوه قدرت شناسم

آنتا وجدان و شهود مسئله وحدت وجود بخواندن و نوشتن حاصل نمیشود - تا صفات و ذات
خود را در صفات و ذات وجود حقیقی واجبی فنا نسازد بحق الیقین نرسد، و آن مرتبه میسر نشود
مگر باستیلاء ذکر و فکر و بطول نسبت و این مرتبه حاصل نمیشود مگر بصفای قلب،
و تصفیه قلب از مراقبه و فکر است در ذات خود فی انفسکم افلا تبصرون اینجا دوئی بر خیزد
و وحدت وجود حاصل میشود - کل شی هالک الا وجهه -

مکتوب یازدهم | برادر ارشد هدایت آگین شیخ شمس الدین دائم الحال در تجلیات الهی متجلی
و مصفی باشند بضیاء خویش نه بضیاء غیر. چه حق غیور است -

غیرتش غیر در جهان نگذاشت — لاجرم عین جمله اشیا شد

پس ضیاء تو عین ضیاء حق باشد خیا و صفناه بوصف الا کنا نحن ذلک الوصف لما قال
الشیخ الاکبر فی فص الادمی ولما کان استناده الی من ظهر عنه لذاته اقتضی ان یکون
علی صورته فیما نسب الله من کل شی من اسم و صفته ماعدا الوجوب الذاتی - نسبت ان الله ۱۹۴
یعنی چون نسبت انسان و جمله موجودات بسوی کسی که ظاهر شد از انکس بذات...
یعنی حق تعالی پیدا کرده و ظاهر آورده ایشان را برای ذات خود که واجب الوجود است پس نظر
بذات او کرد برای ذات خود ظاهر کرده طلب کرد انسان که بصورت حق باشد در جمیع چیزی که نسبت
کرده میشود بحق تعالی از خالقیت و رازقیت و ربوبیت و نور و برهان، یعنی انچه در حق
تعالی بود همه در انسان رو نمود - الانسان سری و انا سره بایمعنی اشارت دارد - از ان که کذلک فاحبه
الحق او حدنی فاعلمه فا وجده لذا اجاء الحدیث لنا و تحقق فی مقصده - مگر
وجوب ذاتی که خاصه حق است، و حدوث خاصه انسان - از بعضی آن عزیز نوشته بود که چون
روح که لطیف است و خاک با خاک یکسان میشود پس عذاب قبر بر کیست، و حال آنکه عذاب
مخصوص بعاصی است کم و بیش از اهل معاصی هر کرا حق تعالی خواهد عذاب کند - ای عزیز ادراک
این معنی در فهم هر کس نیاید و تفصیل این مطلب معنی را شرح و بسط باید لیکن بموجب اما السائل
فلا تنهر اجمالا چیزی نوشته می آید که اولا بدانی که روح کرا میگویند، آن چه چیز است
و وقتی که روح را دانستی خود بخود جواب تو حاصل شود که قابل تعذیب هست یا نه -
در تفسیر روح علماء اهل ظواهر و حکما و صوفیه را اقوال بسیار است - بعض صوفیه ۱۹۵
گویند که روح لطیفه انسانی است که مجرد باشد از ماده، و اطبا گویند که روح بخار لطیف

است که متولد شود در قلب، و قابل باشد قوت حیوة و حس و حرکت را و در اصطلاح خود
آنرا النفس نیز نامند، و چیزے که مدرک باشد کلیات جزئیات را آن چیز را قلب نام نهند
و حکما قلب و روح و نفس ناطقه یکے دانند، فرق درمیان آنها نمیکنند — و محققان صوفیه
صافیه روح را بطورے بیان نمایند که حضرت باری جل شانه در کلام مجید خود تعلیم رسول خود
نمود قل الروح من امر ربی یعنی روح از امر پروردگار تست، و امر پروردگار صفت
پروردگار است، و صفت از ذات اوست، یعنی روح ذات پروردگار تست، چه کمال و حاصل
امر عین ذات باشد، چنانچه تو بمتعلقان خود امر کنی یعنی قم خود را بگوئی ایستاده شو آن ایستاده
شدن صفات تست، و این ایستاده شدن تو عین حقیقت ذات تست سوائے ذات و حقیقت
تو دیگر نیست، پس روح هر شی حقیقت هر شی باشد — و حقیقت هر شی عین ذات حق تعالی است
لا موجود الا الله باینمعنی است در حال آن است، قل هو الله احد، احدیت او باینمعنی تشبیه
است که حقیقت جمیع موجودات ذات واحد صمد لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوا احد.
پس هرگاه دانستی که نزد محققان روح ذات حق است پس یقین شد که قابل عذاب نیست
وجه که عبارت از اعضائے مثل گوشت و پوست و پاے و آن مانند جماد است نیز قابل عذاب
ص ۱۹۶ نیست، چون که او علم ندارد و با نچه نفس مدبر و مکلف بعبادت حق او را تمیز نمیدهد و او تصرف
میکند باحکام حسنات و سیئات — چرا که اعضا میدانستند آنچه نفس میداند از معصیت و
طاعت هرگز موافقت در معصیت نمیکردند و ایشان را در حفظ و یاد داشتن قوت قوی است.
برادرے که نفس در جوارح اعضا تصرف میکند آن امر را یاد میدارند لیکن امتیاز نمیکنند که این امر
طاعت است یا معصیت، و نفس امتیاز میکند طاعت را از معصیت، و چون نفس در روز قیامت
انکار معصیت کند نزد حق تعالی از جوارح سوال نماید از اعضائے که نفس در آنها تصرف
نموده چشم بگوید که بمن در ستر فلان نظر کرده، گوش و زبان گوید که بمن بفلان دشنام داده
علی هذا القیاس جمیع اعضا گواهی دهند، پس معلوم شد که اگر اعضا را عذاب بودے ایشان بر
معصیت گواهی نمیدادند بلکه مانند نفس انکار میکردند — پس عذاب نیست مگر نفس را که او حاکم
است بمعصیت و راحت نیست مگر نفس را که او حاکم طاعت است، و چون نفس را عذاب
کنند آنچه بجوارح اعضا از آتش و غیره انواع عذاب طاری میشود بر آنها عذاب و تشریح ص ۱۹۷
میشود که اعضا متالم و دردناک از عذاب نمیشوند، چنانچه ملائکه عذاب کنند، اما تعذیب
کردن از آتش متالم و دردناک نمیشوند که خدا تعالی اعضا را محل انتقام گرفته از آن نفس که
حکم بران اعضا میکرد، پس هر الم و درد و ضرب که بر جوارح میرسد روح حیوانی بواسطت
حواس از اعضا گرفته بر نفس میرساند و جوارح در نعمت نعیم اند در جهنم بیمانند، و کسے که خیال تجسیم
میکنند که اعضا احساس دارد پس متالم و دردناک میشود غلط عام است —

مکتوب دوازدهم — برادرم وحید الدهر منسلک در سلک دین شیخ شمس الملة والدین — ایـ
برادر مسکنت نه مسکنت شرعی باشد، یعنی درویشی و بینوائی که از آن حضرت رسالت پناهی

مسکنت خاص که آں اخص الخواص علیہ الصلوٰۃ
صلی اللہ علیہ وسلم اعاذہ خواستہ بلکہ مراد از مسکنت مسکنت خاص که آں اخص الخواص علیہ الصلوٰۃ
صلی اللہ علیہ وسلم اعاذہ خواستہ اللھم احینی مسکینا و امتنی مسکینا و احشرنی
بعد د الخاص آنرا در دعا بتمنا خواستہ ۔ اللھم احینی مسکینا و امتنی مسکینا و احشرنی
فی زمرۃ المساکین ۔ یعنی مسکین آں باشد که ہیچ امکان با خود ندارد که آں خاصہ انبیا است
علیہم الصلوٰۃ والسلام از ینجہت آں سرور انبیا علیہ السلام التجا از جناب الٰہی نمودہ و احشرنی
فی زمرۃ المساکین ۔

۱۹۸ آں عزیز سوال کردہ بود که توفیق معنی این شعر چگونہ شود ے

از دوئی بگذشتم و یکتا شدم
چار بودم سہ شدم اکنوں دویم

اے عزیز بدانکه معنی این شعر در بادی نظر گفتہ میشود که آدمی مشحون از چہار خطرہ ہمیشہ
می باشد خطرہ شیطانی و نفسانی و ملکی و رحمانی ۔ انسان را ریاضت و مجاہدہ خصوصًا ذکر
برائے دفع سہ خطرۂ اول و اثبات خطرہ چہارم است، و دفع کہ ہر ۳ خطرہ دور کرد چہارم خطرہ
با ثبات رسانید این بیت گفت ۔ یک نوع برائے افہام تفہیم توجیہ طالب علمانہ میشود،
چونکه بر خطرات اطلاق ذات نمیشود که پس بگو یہ خطرہ شیطانی بودم چہ در لفظ بیت چار بودم
۳ شدم اکنوں دویم صیغہ متکلم آوردہ است، پس معنی این بنوعے تحریر و تقریر از آں که از آں
چار متکلم را اعتبار نتواں کرد در حقیقت معنی شعر این وضع باید گفت که سالک در ذات
با و ایں ذات چہار شخص است، شخصیہ ذات او و شخصیہ مرشد و رسول و حق تعالیٰ رو قتے که سالک
با ہر چہار شخصیہ باشد ناقص و مبتدی ہر قدر که شخصیہ اولی از و زائل شود بدرجہ کمال رسد
پس سالک ہرگاہ از ۳ شخصیت اولی در گذشتہ و محو شدہ در شخصیہ چہارم که مراد از
راہ فرح و ادائے شکر این بیت را در ترانہ آورد، یعنی در اول مرتبہ ذات سالک
۱۹۹ و ذات مرشد و ذات رسول علیہ السلام و ذات حق تعالیٰ بود که سالک آنرا در اصطلاح خود
یعنی برزخ اصغر صغری و کبری و اکبر بچہار برزخ تعبیر مینماید پس چار بودم چوں ترقی
نمود خود را فانی کردہ فنافی الشیخ حاصل کرد سہ شدم گفت ، از آں ہم ترقی کردہ فنافی الرسول
شد اکنوں دوم گفت ہرگاہ بدرجہ کمال رسید فنافی اللہ شد و لقا ابدیت یافت از دوی
بگذشتم و یکتا شدم گفت ۔ چو سالک مثل راہ رو ندہ است مر راہ روندہ را رفیق
سہ ۳ چار شرط است که بدو آنہا راہ طے کردہ بمنزل مقصود رسد چنانچہ آں حضرت
علیہ السلام فرمود الرفیق ثم الطریق ۔ پس سالک را در سلوک باطن این چہار
برزخ ضرور میشود که بکار آں در منزل مقصود و توحید رسد ۔

مکتوب سیزدہم | برادر اعز با تمکین فی الحق مع الحق للحق شیخ شمس الدین والحق دام نورہ الباطن
والظاہر چہ شمس الدین که منور یعنی نور دہندہ که متخلق با خلاق اللہ تعالیٰ بود از صفات و ذات [دیگران را]
مقید امکانی بشری و از دوئی خود رستہ در صفات ذات واجب الوجود مطلق و پیوستہ بلکہ عین حق
نیز گشتہ نہ مستنیر یعنی از غیر نور گیرندہ که خاصہ امکان است چنانچہ ماہتاب که از شمس نیر خود
مستنیر است، چوں نوشتہ بود که مسلمانی چیست و مسلمان کیست اے برادر جواب آں

ص ۲۰۰ مشکل تر است وقت مساعدت نمیکنند که خود را در تکلف اجوبہ واسولہ اندازد اما چون از آن
برادر ابرام رفتہ از اہم امور مشغول گشتہ، سطرے چند حسب حال آن عزیز جہت افہام تفہیم
مرقوم میگردد، در صحیحین می آرد نقلا بعد نقل از جدی شیخ الشیوخ الفارق بین الخطاء والصواب
حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہ از قبلہ گاہی رسالت پناہی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم روح الامین
سوال کرد کہ ما الاسلام یعنی مسلمانی چیست، و مسلمان کیست آنحضرت فرمود صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
کہ مسلمانی گواہی دادن بکلمہ طیب و برپا نمودن صلوۃ پنجگانی و روزہ داشتن ماہ رمضان و دادن
مال زکوۃ و حج گزاردن خانہ کعبہ را، ہر فرزند آدم کہ این پنج ارکان بجا آورد او مسلمان باشد
آے برادر مراد از گواہی کلمہ طیب فقط ہمین از زبان گفتن لا الہ الا اللہ نیست بلکہ فہم کردن
معنی است، بلکہ عین آن معنی شدن است یعنی لا الہ الا اللہ، لا موجود الا اللہ یعنی از اعتقاد
وجود غیر دل را پاک گردانیدن دارد۔ التصوف صیانۃ القلب عن الغیر ہمین معنی دارد، کہ
آنحضرت فرمود صلی اللہ علیہ وسلم من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ وان کان مشرکا من
ص ۲۰۱ قبل۔ چہ درین ہنگام کہ فہم کلمہ طیب کردہ میداند آن بتہا را کہ شریک باری گفتہ عین باری
تعالی است سوائے او سبحانہ نیست، پس درین وقت کفر عین اسلام گشت، چہ شرک نزدیک
علمائے ظواہر آنست کہ گردانند غیر حق را حق، و شرک نزدیک اہل باطن آنست کہ گردانند
حق را غیر حق۔ مثلا شخصے از زید ہمیشہ ملاقی باشد و نمیداند کہ آن زید غیر زید است حال آنکہ
در نفس الامر نیست پس ہرگاہ میداند کہ آن عین زید است غیر زید نیست کفر دور شد، و علی
ہذا القیاس جملہ گناہان چنانچہ آنحضرت فرمودہ صلی اللہ علیہ وسلم التائب من الذنب کمن
لا ذنب لہ۔ و ان الحسنات یذہبن السیئات۔ و حق تعالی در کلام مجید خویش فرمودہ
اتجعل فیہا من یفسد فیہا ویسفک الدماء۔ تا بقولہ۔ انی اعلم ما لا تعلمون۔ یعنی
حسنات انسان سیآت را دور و محو میسازد، و خاتم الاولیاء حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرمودہ
ما رأیت شیئا الا رأیت اللہ فیہ۔ یعنی نظر نکند در نفی مگر حق را و نہ در اثبات مگر
حق را و نیست نفی کنندہ مگر اللہ و نیست ثابت کنندہ مگر اللہ۔ و گرنہ کلمہ توحید شرک باشد
یعنی ہر کہ عین کتاب اللہ و کتاب الرسول شود در مسلمانی پاختہ ہر کہ در عین حیات موتوا قبل
ان تموتوا حاصل نماید، و در نیارامانند گور رنید رختہ منتظر رستخیز موت باشد آن مسلمان
ص ۲۰۲ باشد متجلی بتجلیات الہی۔ ازین وجہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سکونت در مقابر اختیار کردہ،
پرسیدند چرا اموات را بر احیا اختیار کردی، فرمود از برائے آنکہ از اموات نہ غیبت در میشود
و نہ معصیت، پس موت بیرون کردن از زندگی مشرک میت است کہ روح ندارد، اگر روح
میبد رستے امتیاز نیک و بد نمودے و موحد گشتے نہ مشرک۔ بلکہ نزدیک عارفان میت کسے است
کہ خود را و نفس خود را نہ بیند بلکہ حقیقت خود را بیند، چنانچہ آن حضرت در باب حضرت
ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرمود من اراد ان ینظر الی میت یمشی علی وجہ الارض فلینظر الی ابن
ابی قحافۃ۔ یعنی در حقیقت زندہ کسے است کہ مثل ابی بکر رضی اللہ عنہ میت باشد۔ ہمچنین از نماز

[illegible]

مراد از نماز مجازی که عوام واهل ظواهر بجوارح برای نمود داری خلق و شهرت با جبه و دستار دایم الحال
در عبادت باشند، و هیچ بوی معرفت ندارند، همیشه در مراد نفسانی و خطرات شیطانی گرفتار
بوده بخیالات فاسد هر طرف گارند که سوای شیطانیت و ضلالت و بت پرستی چیزی دیگر دست ندهد بلکه
مراد از نماز حقیقی است که خاصان در ظاهر قیام و قعود و سجود ادا میکنند بباطن مراد دیگر میدارند که
از ان شاهد جمال محبوب حقیقی میبینند هرگاه بر سجاده ایستاده شوند مثل نوکران پیش تخت سلطان
ص ۲۰۳ بموجب ان العبد اذا قام فانه بین یدی الرحمة از دل محبت ماسوی الله محو سازد، چنانکه
فقیر ذکر [بیان] نماز خاصان بجای دیگر اواخر بدائع الربع نوشته است، هرکرا رغبت باشد انجا
دریابد۔ همچنین مراد از روزه نه روزه مجازی است که آب و طعام را حق تعالی حلال کرده آنرا
بر خود منع کند وانچه حق تعالی حرام فرموده مثل غیبت و فحش ازو باز نماند، چه روزه و روزه دار
است، بلکه مراد از روزه حقیقی است که خواص اند که بدل از شعورات دینی و دنیاوی بلکه از
ماسوی الله نفی غیر و غیریت در حواس باطن و نه در دل ایشان آید۔ صوموا لرؤیته وافطروا یعنی
لرؤیته۔ باین معنی اشارت است۔ همچنین مراد از زکوة نه زکوة مال مجازی که عاقل و بالغ صاحب مال
و سیم و زر و نقد وقتیکه صاحب نصاب یعنی چون مالک دوصد تنکه شود در تمام سال پنج تنکه برابر ریال
بدهد۔ حیف صد حیف که اهل حرص عاقل و بالغ مالدار غنی باشد، هیچ مجنون بی عقل و طفل نادان
بلکه و کسی کم عقل حریص نرسد چنانکه شخصی در ملاقات آنحضرت علیه السلام پرسید ما العقل یا
رسول الله، فرمود ادناه ترک الدنیا۔ بلکه مراد از زکوة زکوة حقیقی است که عارف
صاحب اسرار لدنی حق تعالی که به از گنج دنیاوی است باهل ضلالت که در حقیقت آنها فقیر اند۔
از الطرف کلمات یک دو کلمه تا انها بدهد و صراط مستقیم بدو نماید۔ همچنین مراد از حج نه چهار
ص ۲۰۴ دیوار خانه سنگی که کفار ایام در موسم آن بجای مخصوص جمع شده مناسک از انداختن سنگ
و دویدن و گرد بر گردشتن بجا می آرند که کفار هم در سومنات خود با احوال بت پرستی
بجا می آرند۔ بلکه مراد از خانه صاحب خانه نزدیک عارفان است، هر فعلیکه بجا می آرند صاحب خانه را
نه خانه را، هرکه خانه را محو ساخت صاحب خانه را یافت

طواف کعبه دل کن اگر دلی داری — دلست کعبه معنی اگر بدست آری
بطوف کعبه بی مروی صفا است — بحرام کمر چه سر منزلی خدا اینجا است

پس مسلمانی و مسلمانان باین معنی که مراد آنحضرت است صلی الله تعالی علیه وسلم درین وقت کم یافته میشود
چنانچه سلف رضوان الله تعالی علیهم اجمعین فرموده اند که مسلمانی در کتاب و مسلمانان در گور است

مکتوب چهاردهم | برادر رشید جامع دنیا و دین شیخ شمس الدین دام شهادته — ای برادر
کمال هر شی بر وضع هر شی است یعنی برای چیزیکه موضوع و پیدا کرده شده۔ پس کمال انسان
آنکه برای چیزیکه موضوع شده آن چیز مقام و کامل کار آن باشد۔ یعنی در مقام جمع الجمع
که عبارت از کثرت وحدت است الازم گیرد و وحدت را در عین کثرت و کثرت را در عین
وحدت داند بلکه عین وحدت و کثرت را محسوب داشتم درجه بدرجه از احدیت و وحدت

و واحدیت و ارواح و مثال و اجسام و انسان که عبارت از عالم شهادت است قرار گرفته ص ۲۰۵
پس انسان سالک را باید در هر هفت مرتبه عروجاً و نزولاً سلوک نموده هر مرتبه را در عالم شهادت
در عین کثرت وحدت ببیند نه تنها وحدت ـ حضرت قبله گاهی رسالتپناهی علیه الصلوٰة والسلام
لی مع الله وقت لا یسعنی فیه ملک مقرب ولا نبی مرسل فرموده لیکن در لی مع الله
دوام ـ پس مراد آن است که این عروج را در کثرت ببیند تا صفت او شاهد شود و آن برادر
شرح بیت ـ

ز دریای شهادت چون نهنگ لا برآرد هو　　تیمم فرض گردد نوح را در عین طوفانش

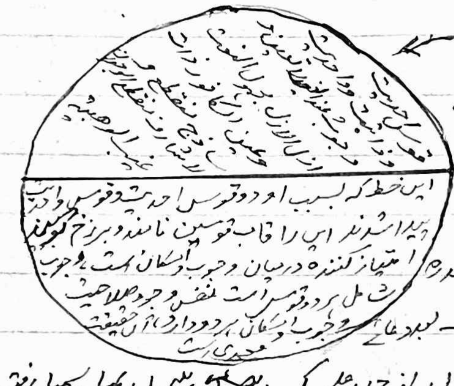
تکلیف داده ـ ای برادر صوفیان اهل صفا را در هر لفظ اصطلاحیست، در اصطلاح
آنها مراد از دریای شهادت عالم کثرت است، و از نهنگ لا مراد دل است، و از هو مقام هویت
که مرتبه وحدت است، و از تیمم مراد رجوع بخاک یعنی رجوع بعالم شهادت، و از نوح مراد
راکب کشتی است که در طوفان وحدت غرق است، پس معنی این مصرع ـ ز دریای شهادت چون
نهنگ لا برآرد هو ـ این وضع گفته شود چون از عالم کثرت دل را اگر ترقی حاصل شود و
مقام هویت که مرتبه وحدت صرف است برسد تیمم فرض گردد نوح را در عین طوفانش ـ
لازم و فرض شد رجوع بعالم کثرت نوح را یعنی سالک را در عین طوفان یعنی در عین وحدت است بسوی کثرت
رجوع نماید و الا نه سالک نماند یا از گرمی آن مقام هلاکت پدید آید یا مجذوب گشته زنده ماند ص ۲۰۶
و خلاف رضی و حب الٰهی بوقوع آید ـ

مکتوب پانزدهم | مقبول دلها سلامت ـ بعد دعای تحیات شوق ذوق مشهود باد،
وقبول تصدیق است و در اصطلاح شرع گرویدن بخدای عزوجل و
ایمان در لغت عبارت از اظهار ~~موسوم~~ اجمالاً که ایمان بذات خدا و احکام او آورد،
و مفصل آنکه ایمان بخدای و ملائکه ~~و قبول تصدیق است و در اصطلاح شرع گرویدن~~
~~بخدا~~ و کتب و رسل و یوم آخر و تقدیر نیکی و بدی یعنی اقرار این جمله بزبان و تصدیق بدل
نزد جهم بن صفوان ایمان عبارت از معرفت بدل است، و اقرار بزبان در شرط نیست، نزد حشویه
و کرامیه ایمان عبارت از اقرار است و معرفت بدل شرط نیست، و نزد معتزله ایمان عبارت
از اقرار بزبان و اعتقاد بدل است، و عمل بجوارح و دور شدن از گناهان بزرگ، و نزد
شافعی ایمان عبارت اقرار بزبان تصدیق بدل و عمل بجوارح ـ و نزد خوارج ایمان عبارت
از اقرار بزبان و تصدیق بدل و عمل جوارح و دور شدن از گناهان بزرگ و خورد است ـ و نزد ابوحنیفه
ایمان عبارت اقرار بزبان و تصدیق بدل است، پس اگر کسی حق تعالی را بشناسد چنانچه حق شناختن
است و اعتقاد توحید و دین او نمود، و از کفر بیزار شد، لیکن اقرار از زبانش ظاهر نشد و کیفیت
اقرار را ندانست و ظاهر کرد کفر بزبان و آنکس نزد حق مومن و نزد خلق کافر ـ اگر کسی ص ۲۰۷
اقرار کرده بزبان و منکر در بدل آنکس نزد حق تعالی کافر و نزد خلق مومن و کسی که اعتقاد
کرده بدل و اقرار کرد بزبان آنکس مومن نزد حق تعالی و ملائکه و آدمی ـ چیزیکه ثابت شود
بخبر واحد و اتفاق فقهای است بر و نباشد آن چیز برای صحت ایمان شرط نمیشود، آنچه ثابت

شود بخبر واحد والشافی فقها گفته است بر قبول او باشد آن چیز بر صحت ایمان شرط میشود،
کالمعراج الی السماء — پس واجب است ایمان آوردن باین چیزها — و شرایع از ایمان
نیست، پس درست است ایمان بدون شرایع و فرق میان شرائع و شرط آنست که شرائط
را ملت گویند و شرایع را خدمت پس ملت بدون خدمت صحیح میشود، و خدمت بدون ملت
صحیح نمیشود، و در ملت شرط دوام است و در خدمت شرط دوام نیست، پس اگر مومن ترک
کند چیزے از اوامر مرتکب شود چیزے از سوال بطریق عصیان کافر نمیشود که ایمان بسیط
است، نه ناقص میشود نه زیاده و نه سلب اگر آن شرک او را و ارتکاب مناهی از روئے استحلال
باشد کافر شود، پس هر که اقرار بزبان نماید و تصدیق بدل کند او را مومن گویند اگرچه یک ساعت
پیش از فیض جان در عقل و هوش خود اقرار بزبان و تصدیق بدل کرده باشد، پس گفتن شیخ اکبر
در حق فرعون فقبضه طاهرًا و مطهرًا راست آمد —

مکتوب بست نوزدهم | برادرم محقق اهل حق فی الحق مع الحق خاتم معانی را القدس میر فیض بخش
دام فیضه. فیض اقدس نه فیض مقدس — فیض اقدس آنست که فیض ذات بر اعیان ثابته ص ۲۰۸
بے واسطه اسماء و صفات باشد و فیض مقدس آنرا گویند که فیض ذات مقدس جمیع اشیاء را
بواسطه اسماء و صفات باشد — آن برادر از حقیقت قاب قوسین استفسار نموده بود —
اے برادر انکشاف این معنی را تفصیل باید از سبب عجلت وقت اجمالا گفته می آید که قاب
قوسین در لغت مقدار ما بین دسته کمان را گویند و قاب قوسین مقدار دو کمان، مراد از آن
نهایت قرب است و این در کلام الهی در سوره نجم واقع است وهو بالافق الاعلی ثم
دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی — یعنی ذات آنحضرت صلی الله علیه وسلم
بر کناره بلندی بود ثم دنی پستر نزدیک شد فتدلی پس نزدیک شد فکان قاب قوسین
پس بود نزدیکی او بمقدار دو کمان — او ادنی — یا نزدیکی از مقدار دو کمان کمتر، یعنی بسیار
نزدیک بود — و در تفسیر مدارک آورده فکان مقدار مسافة القرابة مثل قاب قوسین
یعنی در نهایت غایت و نهایت قرب بود — اما در اصطلاح صوفیه قاب قوسین مراد از
خط میانه که جدا کننده قوس احدیت و قوس واحدیت باشد آنرا وحدت و برزخ کبری و حقیقت
محمدی و انسانیه نیز گویند، و این در فهم هر کس نمی آید زیاده ازین عبارت صریح و مثال باید — گفت اے ص ۲۰۹
برادر همه ظهور الهی و وجود عالم دوری و گردی است مانند انگشتری زیرا که ابتدای موجودات از
وجود حقیقی الله است چنانچه منه المبداء و انتهائے موجودات هم طرف وجود الله الابتداء
که الیه یرجع الامور — حق تعالی در کلام خود فرموده است، و الآن که آخر مراتب ظهور و وجود
است مانند آن خط جدا کننده در میان دو قوس احدیت و واحدیت و مانند نقش نگینه آن
انگشتری که حاصل و باعث خلاصه انگشتری است که نقش اسماء الهی و صفات نامتناهی او
و کمال وجود بدو است و مقصود از ظهور اوست، و لولاک لما اظهرت الربوبیة در شان او
فنظر الحق الی خلقه از سبب اوست، امتیاز بخشنده در میان وجوب و امکان

ظهور را دوست اے برادر زیاده ازین تر گویم برائے افهام و تفهیم مبتدیان و دائره بنمایم
بدین شکل  که گردی و تجلیات مراتب الهی نیز گردی است، اگر بدین شکل مانند
در میان مراتب هفتگانه ذات و اسماء و صفات و عالم اجسام و نه فلک و کره نار و کره هوا
و کره آب و کره خاک و ظهور نباتات و حیوانات و انسان امتیاز نباشد و وجوب و امکان یکے باشد
هرگاه خطے میان دایره هست بدین شکل



مکتوب سیزدهم | قرة العیون انسان، و انسان العیون اولو العرفان، نور البصر ۲۱۰ برحاشیه
اهل البصر، و نور العین ذوی الایقان سالک مسالک
مشرب المستقیم شیخ عبد الحکیم طال عمره و زاد دوره
در ایام و نحوست مطالب قصوی بمجرد مقتضی المرام باشد ـ بعد دعائے
جمعیت دارین مشهود دل باد که چون استفسار از چهار علم کیمیا، لیمیا، هیمیا، ریمیا، سیمیا رفته
بود ـ بدانکه کیمیا علمے است که از آن جنس خسیس الجنس نفیس بدل میسازند، چنانچه مس را بزر
بدل میکنند و این علم را حق تعالے ملیکے برائے بنی آدم ساخته است که نفس جنس حیوانی را بنفس ص ۲۱۱
نفیس انسانی بدل سازد، و این مرام بقلیل و قال دست نمیدهد مگر آنکه مس قلب طلب خود در بوته ریاضت
[illegible] والذین جاهدوا ـ اندازی، و آتش ان اکرمکم عند الله اتقاکم بگزاری
و خالص شوی، و در نظر سوال الذین احسنوا الحسنی امتیاز یابی و در بازار ان الله اشتری ص ۲۱۲
مال نفس را صرف کنی و لبضاعت الا لله الدین الخالص آری آن وقت سرمایه علمناه من لدنا علما
یابی ـ همچنین هیمیا علمے است که از آن از نظر مردم غائب میشوند ـ این را هم ایزد تقدس و تعالی تعلیمے برائے
بندگان خود نهاده که چنان در عالم اجسام معیشت نماید که از نظر نامحرم و عوام الناس غایب باشد و این
مقصود دست ندهد مگر وقتے که رداء احدیت بر وبرقع وحدت بر سر و جلباب نور بر دوش انداخته در
حیطان اولیائی تحت قبائی لا یعرفهم غیری در آمده باقوال و افعال تخلقوا باخلاق الله مشغول ص ۲۱۳
گشته خود را از نظر عوام مستور سازد ـ همچنین ریمیا علمے است که از آن جسد ضعیف را
میگذارند و در جسد قوی داخل میشوند، این علم را هم تبارک و تعالی تنبیهے لعباد خود آموخته که
چون جسد بسبب الاثقال کثافت عصیان کثیف و ضعیف میشود آنرا گذاشته در جسد مرتاض قوی
داخل شود ـ این مطلب میسر نماید مگر ساعتے که جسد کثیف را ندار و عرت بعضی ادعیه مخصوصه ماثوره
مداومت نماید و آنکه این کثیف ضعیف را گذاشته در تن لطیف قوی در آید ـ همچنین
سیمیا علمے است که از آن طلسمات می نماید ـ این مظهر را آئینه بدیع العجائب آیات برائے اهل مکاشفات ص ۲۱۴
ساخته که هر که بدیده بصیرت بجد ایشان را مصنوعات و طلسمات خالق حقیقی دانسته چندان
استغراق نماید که تمامی اقوال و افعال از و صادر میشود مثل طلسمات در چشم بیننده نادر افتد
این غایت نتیجه ندهد مگر حینے که عارف از غرفت ریاضت عالم ناسوت و ملکوت طے کرده بعالم جبروت
رسیده ببازوے پروهم چنان کار بندد که از خود فانی بحق باقی گشته در قرب بحر الغیب منزلت

ص ۲۱۵ گردد، و جمیع حرکات و سکنات سالک در عالم کون بر پردهٔ معنی کاینات طلسمات باشد۔ این است
غرض ازیں چہارم علم ۔ العلم علمان علم الادیان و علم الابدان ۔ والاولے برکسے کہ کیمیاگر
و سارق و مُتناسخ و بازی گر را عالم گفته باشد

مکتوب سیزدہم | در جواب راجی کرم اللہ ۔ در تحقیق معنی کلمہ طیب ۔ سبحان اللہ چہ

ص ۲۱۶ محبوبی و حبیبی و عین حقیقی و محب کہ از میم محبت و ہمزہ اجیبت ہزار حروف با امواج متخالف
کہ در حقیقت عین یکے اند و در چشم عالم کثرت کثیر در شتہ اند و در بصر بصیرت عالم وحدت واحد محض
از ہژدہ ہزار عالم کہ آنہا مسمون عقول و موصوفات نفوس خلاصہ گرفتہ انتخاب از انہا نتیجہ فکری
نہنگ دریاے احدیت و سیمرغ صحراے صمدیت سالک مسالک مناہج نزول عارج معارج عروج شاہد
جمع الجمع ذات و اسماء اللہ راجی سید کرم اللہ کہ ظاہراً و باطناً از فقرا است چہ فقر کہ سواد الوجہ

ص ۲۱۷ فی الدارین را حامل اوست یعنی فانی فی اللہ بالکلیہ بحیثیت لا وجود لہ ظاہراً و باطناً و دنیا
و دنیا ناآخرۃ فہو الفقر الحقیقی والعدم الاصلی مراد از وے است سیدنا مولانا اشارت کردہ است
کہ در بیان معنی کلمہ طیب رفتہ سخن در باب وحدت گفتن و نوشتن دشوار تر است، چنانچہ دانائے
حکمت نقطے واصلے ابوبکر شبلی در جواب سائلے فرمود من سئل عن التوحید فہو جاہل و
من اجاب عنہ فہو ملحد و من عرفہ فہو مشرک و من لم یعرفہ فہو کافر۔ حاصل
آنکہ ہر کہ توحید دانست ستر نمود یعنی کفر بمعنی ستر است، چہ توحید عبارت از انعدام

ص ۲۱۸ عالم کبیر و صغیر است کہ حضرت حق تعالیٰ و یبقی وجہ ربک ذو الجلال والاکرام فرمودہ
اما اطاعت اولی الامر آنصاحب حق واجب الاتباع دانستہ قلم بے اختیار است اگرچہ بدست
مختار است بلکہ مختار ہم دریں شوق عریان بے اختیار کہ مختار از اسماء حسنیٰ است انہ ولی
الاختیار ۔ ہیہات ہیہات چہ گویم و چہ نویسم ارادہ دیگر میخواہد و شوق بطرف دیگر میکشد
و میبرد کہ ربودہ کہ بردہ کہ ربایہ از کجا رود بکجا برد نرود و نبرد خود را بخود برد و در خود
نگرد ظاہر تر ازیں گویم اضافات و نسبت اعتباری است وجود واحد حقیقی است ایں سخن سواے وجدان

ص ۲۱۹ قبول نکند۔ در تمہید معنی گفتہ شد فہم سلیم بر تر محتاج بہ بیان دوم نیست اشارہ اول کافی
است، اما برائے دیگراں ازیں ہم ظاہر تر گفتہ آید لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ است ۔
اہل نحو و معانی دریں باب در اثبات مستثنیٰ متصل و منفصل کہ از کدام قسم الا اللہ و
قدح بسیار دارند آخر مستثنیٰ بمعنی غیر دارند صوفی را از غیر و غیریت و غیرت کار نیست، لہٰذا
ایشاں بر معنی است اگرچہ طائفہ ازیں فرقہ طول طویل کردہ اند چہ الہ در قرآن بمعنی شتی آمدہ
گاہے اطلاق او بر معبود مطلق و گاہے بر معبود باطل و گاہے بر معبود بر حق سواے باطل بردو
مراد صوفیہ است ۔ اسولہ واجب بر ایشاں تمام و کمال اگر اراقام کردد دفترے باید عجالۃً جرعۂ از

ص ۲۲۰ از جرعہ بجام المرقام نمودہ دفع خمار اہل مرام میسازد کہ مفید بادہ و مصلی بر جادہ و حاجی
در کعبہ و ہر مشتغل در گفتن لا الہ الا اللہ کاذب اند۔ لہٰذا آں سرور کائنات فرمود کل ما شغلک
لمن غیر الحق فہو صنمک۔ عابد صنم را مومن موحد نگویند بلکہ کافر مشرک ۔ چہ مومن مصدق

وقتی شهود کرد در بصر بصیرت او موجود حقیقی یکے باشد قل هو الله احد از بنجهت بر حل العقول
تعلیم فرمود لا اله الا الله حصه الست از حصه حق که در شان او حق تعالیٰ گفته است، ولکن قولوا اسلمنا
و محمد رسول الله که لب لباب احد لعالمین رسول است چنانکه ذوالقرنین را از تو مشابه دیگر گشتاخته ۲۲۱
پس غیر از عارف رسول را دیگر نه پندارد۔ احمد را احد بگوید و محمد را مرسل پس برین
تقدیر لا اله الا الله محمد رسول الله بدین تفسیر است، نیست موجود در حقیقت
هیچ موجودے مگر حق سبحانه که ظاهر بظهور محمدی است۔ عرب بلا ترجمه الحق غیر از صوفی را این
شهود نیست، که صیانت القلب از غیر دارد۔ لهذا دخل الجنة جزاء من قال لا اله
الا الله محمد رسول الله است، چه گوینده لا اله الا الله میداند هر چیزے را که
شریک وجود واحد احد خواهم گفت عین واحد است پس کفر او عین ایمان است، چه کفر نزد
ارباب شهود حق تعالیٰ را از غیر او گفتن و دیدن است، چه هر چه در وجود است همه حق است ۲۲۲
اصنام وکواکب را غیر حق گفتن کفر است، اگرچه علماء رسوم اصنام وکواکب را حق گفتن کفر میدانند
ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم۔ ما من دابة الا هو آخذ
بناصيتها ان ربي على صراط مستقيم۔

مکتوب نوزدهم | دلپذیر بر آن عابد سالک ایزد متعال شاه رجال الابدال، واصل بساط قربت،
نهنگ دریائے وحدت تقرب بارگاه صمدی شاه عبدالحق واحد محمد شاه اسمعیل الغوثی القادری
الاحدی دام شوقه وذوقه۔ متضمن بر الفاظ شتی اظهار شوق لسبوحے محبوب حقیقی للطلب توجه مرشد
مطلوب حقیقی باد ان شاهده شهود گشته۔ اے عزیز جواب این سوال بر اختلال چه نویسد
یار در بر جوئنده در بدر، محبوب در دار خواهنده در کوچه و بازار همه اے عزیز رفتن راه طریقت نه
نه از قدم است بلکه هوشیار بودن با حق و از خود رفتن هر دم است اے رشد شناختن ۲۲۳
سلک حقیقت از قوت و قوای جسم است بلکه ارتفاع ~~تمیز و قوای جسم است~~ تمیز بین النسب والاضافات
و عدم امتیاز عادت و رسم است۔ دع نفسك وتعال۔ علامت و رسم همین یک کلمه ارشاد مرشد حقیقی
صلی الله علیه وسلم خلوت نشین حجره وحدت را برهان ساطع والآية وفي انفسكم افلا تبصرون۔
تعین شکان لامکان بر ارکان حجت است، قاطع۔ قانون کلیه من عرف نفسه فقد عرف ربه
عرفای رسان شود را ے توحید دار معنون رسالت تقویم است لامع۔ پس اے دلداده دل قوی داره و دیده
دل بیدار آر، با وجود یار در آغوش و جستن در آفاق و نمودن جوش و خروش از عارف نه پسندند
اهل هوش پس عارفان نه شناسند و نه بینند ذات های خود را، زیرا چه شهود شاهده میکنند
وجه حق تعالیٰ را نه ذات خود را چنانچه حق تعالیٰ فرموده فاینما تولوا فثم وجه الله۔ مر ذکر وجه را و را اینجا وجه است ۲۲۴
ولکن چه تا عارفان در یابند که حق تعالیٰ هر کے و همه چیز مواجه دارد و جز اقبال شان و عادت
او نباشد و ادبار از ان کریم وفادار ممتنع است، پس هر چیز وجه الحق باشند۔ شعر

مهر سر گشته که آفتاب کجا است | یار هر سو دوان که یار کجا است
نقره چون تو مهر شریفی | چند پرسی که آفتاب کجا است

پدر و پیر ما سال قول جنید رحمه الله مدتی خدا را می جستم خود را می یافتم اکنون خود را می جویم خدای را می‌یابم - یعنی سالک وجود حق را ثابت کرده بود هزار امید ید خود را امید ید، اکنون اثبات حق کرده خود را نمی بیند حق را می بیند - چون در خواست آن مشتاق جمال حقیقی ملزم بوده و اختصار حقیقت و استبصار بسوی راه معرفت اکثر نموده تنبیهی و توضیحی بر سبیل عارفان سلف نموده می آید، اگر

ص ۲۲۵ برحاشیه پنبه غفلت از گوش جان بر آرید تصدیق دل نمائید امید از فضل الهی اوست که بکنار رسید، اگر سرسری وافسون فسانه ندانند - بیت

مرد باید گیرد اندر گوش - ور نوشته است پند بر دیوار

لازم که این کلمات جامع را توشه راه خود گرفته سلوک نماید و از چشم نامحرم پوشیده دارد - والسلام.

باب هشتم | در بیان احوال اجداد بزرگوار آنحضرت، و مشتمل بر ذکر بعضی بزرگان این دیار ص ۲۱۰

اگرچه در رأی ارباب بلاغت مستحسن آن بود که ذکر اجداد آن حضرت اذبا الله در اوایل الکتاب سمت ارقام می یافت، اما از آنجا که کاتب حروف طوطی وار از آینه جمال باکمال حضرت مرشد حقیقی حیرت و شگفتگی دارد اول و آخر همان صورت با معنی را منظور هر نظاره و مشهود هر شاهده می شمارد

در و دیوار من آئینه از کثرت شوق - هر کجا مینگرم روی ترا می بینم

اول اسامی اجداد شریفش در نظم آورده میشود تا خوانندگان این کتاب از هر یک مطلع شوند.

لمحرره

فرد کامل محبوب مرشد کامل - شاه ابوالغوث قطب دریا دل
باب آن رهنما محمد شاه - هست در وصف او زبان کوتاه
بعد از آن هست شاه اسمعیل - کعبه فقر را خود اوست خلیل
صاف تر سینه از خیال غیر - جامع العلم حاجی ابوالخیر
بوسعید آن موحد کامل - شیخ معروف ثانی واصل
شیخ عثمان بن محمد ماه - مظهر نور وحدت الله
بعد از آن شیخ چاند پیر کبیر - آنکه در وقت خود نداشت نظیر
شیخ معروف اول آن مخدوم - ابن شیخ رشید مرحوم
بعد شیخ آل محمد مخدوم - واقف سر ظاهر و مکتوم
شیخ خضر محمد است ولی - در ره حق جهاد اوست جلی ص ۲۱۱
در درج شرف غیاث الدین - پسر شیخ تاج دین گزین
بعد او هست شیخ عزالدین - شیخ نعمان راست جای نشین
شیخ الاسلام شیخ فرخ شاه - پدر نعمان با کرامت و جاه
شیخ مسعود جامع البرکات - معدن الصدق منبع الحسنات
حضرت شیخ واعظ الاصغر - خلف شیخ واعظ الاکبر

شیخ ابوالفتح مرشد آفاق | خلف پاک زاد شیخ اسحاق
بعد از وے هست شیخ ابراهیم | بانغ دین متین را چو نسیم
شمع دودمان ناصر شاه | عترت پاک شیخ عبدالله
آن رفیع المکان سپهر جناب | خلف پاک عمر بن خطاب
قال فی شانه شفیع الانام | درة التمر زینة الاسلام
آن شریف مهاجر و انصار | خانه شرع را دوئیم دیوار

چون شرح احوال هر یک اجدادش موجب طوالت کتاب بود ناگزیر از احوال حضرت مخدوم شیخ محمد قدس سره این دیار بقدوم شریفش جلا یافته شروع مینماید -

ذکر آن غواص بحر توحید آن ممتاز بجقائق تجرید، آن کاشف اسرار الهی، آن واقف رموز حق آگاهی آن برگزیده درگاه صمد حضرت مخدوم شیخ محمد قدس سره —

ص ۲۱۲ وے از اکابر اشراف فاروق است رضی الله عنه - درین طریق بنهایت حالے قوی و شانے عظیم داشت صاحب تصرفات صوری و معنوی بود، محتشم خلیفه و جانشین خانواده سهروردی داشت خرقهٔ خلافت از پدر بزرگوار خود حضرت مخدوم شیخ جعفر قدس سره پوشیده، وے از اصحاب حضرت شیخ الشیوخ رکن الدین عالم ملتانی است، خرقه خلافت از آن حضرت پوشیده چنانچه کمالات وے از خلف رشید مخدوم شیخ محمد قدس سره دریافته میشود که چنین شاهباز بلند پرواز را در دام تربیت خود کشیده بمقامات عالی رسانید، مزار متبرک او در شهر دهلی حاجت روائے خلق است رحمة الله علیه -

الغرض حضرت مخدوم شیخ محمد از دهلی بسببے خاطر برخاسته شد در وقت سلطان ابراهیم شرقی معه احمال و اثقال و متعلقان و عیال در شهر جونپور تشریف آورده در گوشه ویرانه که الآن بمحله سپاه مشهور است استقامت گرفت، سایبانے نداشت که دفع گرما یا باران بدان توانند نمود - معدودے ایام زیر سایه درختے گذرانید - موسم برسات رسید معدود ایام از موسم مذکور انقضا یافت، امساک باران رو نمود، عالم از خشک سالی بنهایت کوفته

ص ۲۱۳ و سوخته گشت، اضطرابے تمام بهمه خلق راه یافت، سلطان نیز ازین مقدمه مضطرب گشته ص ۲۱۳
از درویشان و صالحان استمداد و توجه میخواست، دران وقت درویشے صاحب جذب در جونپور استقامت داشت، سلطان از بعضے خوارقات اعتقادے بجناب آن درویش مذکور بهم رسانیده بود، شکایت امساک باران بعرض رسانیده آن درویش فرمود که دوستے از دوستان الهی بے حمایت سایه عمارت و سایبان در سایه درخت ایام بسر میبرد، همت باران اقتضاء آن نمیکند که دوستان حق را رنجے بهم رسد - سلطان ازین مقدمه اطلاع یافته کمر تلاش محکم بست آخر معلوم شد که درویشے با تنے چند از متعلقان در فلان ویرانه استقامت گرفته است، الغرض ولایت از بشره او تابان است سلطان بحضور بلازمت مشرف گشته، اول درخواست تعمیر عمارت نمود، درخواست سلطان بزیور اجابت محلی نگشت، آخر بهزار درخواست بترتیب

منزلے از کاہ و خس مامور شدہ دراں وقت باد سلطان آں ترتیب بہ سہولة الوصول صورت گرفتہ
سلطان رخصت خواستہ متوجہ بمنزل خود گشت، ہنوز سلطان در راہ بود کہ باران
۲۱۴ بغایت طغیانی برسید، چنانچہ سلطان بمنزل خود بہزار محنت داخل شد، سلطان از ظہور
این کرشمہ بغایت منبسط گشت اعتقادے تمام بجناب ولایت مآب پیدا کرد، و فراخور
معاش فتوحے معین داشت، از ہر طرف ہر قسم خلائق روے نیاز بدو آوردند، با ہر گونہ
خلائق طریق اخلاص و تواضع و عجز و انکسار پیش گرفتہ، چنانچہ جناب ولایت مآب او قبلۂ اہل
دیار گشت، حتی کہ بازار دیگر مشاہیر شہر فرو نشست۔ مشہور شدہ کہ دراں وقت کہ حلقۂ
مشاہیر شہر بود این مقدمہ خوش نیامد، اگرچہ بحسب ظاہر طریق مخاصمہ را پیمودن نتوانست
اما از دل بخطرات فاسد آلودگی داشت، چون اشتہار خوارق و کرامت وے سر ببالا کشید
ہر گونہ مردم بقدر استعداد جہت خدمت ملتجی میشدند۔ روزے زن گاوبانے قدرے شیر
گرفتہ بخدمت رسید التجا قبول فتوح خود نمود۔ و در خواست این معنی کرد کہ میخواہم ازین شیر
بقدر استعدادے کہ در خود می یابم ہر روز بلا فصل بطریق فتوحے رسانم، اگر قبول افتد زہی شرف۔
آنجناب بعد از تامل فرمود تو از قوم ہنودی مخالف دین و منافق این فرقہ ما، اگر از افعال خود
و دین نامعقول تایب شوی و از دین محمدی بہرہ گیری قبول نذر تو مضایقہ ندارد۔ آں پیرزن
۲۱۵ بصدق صفای دل از بس کہ شیفتۂ جمال کمال آں حضرت بود بے تامل کلمۂ شہادت بر زبان راند
بصدق قلب کمر خدمت محکم بست، ہر روز قدرے شیر گرفتہ بخدمت مشرف میشد فتوح وے
بشرف قبولیت می رسید۔ معدودے ایام بدین دستور منقضی گشت، اتفاقاً او را مرض موت لاحق
گشتہ جان بحق تسلیم نمود۔ چون در خانہ خود با متعلقان بدین آئینہا آمیزش داشت، متعلقانش
خواستند کہ او را برسم خویش در آتش بسوزند این خبر بعرض آنحضرت رسید، با خادمان فرمود کہ
متعلقانش را ازین معاملہ منع نمایند آن مسلمان را بآئین اہل اسلام تجہیز و تکفین باید نمود، متعلقانش
مخالفت نمودند، مقدمہ بطول انجامید قضیہ بقاضی شہر بردند، قاضی موافق مسئلہ فتوی اثبات مسلمانی
وے بشہادت دو شاہد معتبر داد۔ آنحضرت فرمود حاجت چندین گفتگو نیست ہمین موتی اگر
اثبات مسلمانی خود را گواہی دہد چہ بہتر، ہمہ حضار را این دعوی غریب و عجیب بسیار مستحسن
افتاد، آن حضرت خود نیز نزدیک جنازہ او ایستاد گفت ای مسلمان اگر تو بتصدیق مسلمانی بحق
۲۱۶ این دین و آئین کلمۂ شہادت بر زبان رانی تا خلائق را یقین آید کہ تو مسلمانی، آن زن سر از کفن
بر آورد و گفت الحمد للہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ باز سر در کفن کشید، آنحضرت
بر جنازہ او با جماعت نماز ادا کردہ باحتیاط تمام دفن نمود۔ از ظہور این خوارق عجیب و غریب
غلغلہ در شہر و اطراف افتاد، سلطان با جمیع خواص و خدم اکثر مجاورت آستانہ می نمود۔
بازار شیخ سرو بغایت کاسد گشت، آتش حسدش بجنبید در دفع ایشان
کمر سعی محکم بست۔ چون دیگر واسطہ دفع نیافت باخلاص زبانی پیش آمد نمودہ دختر خود را بہ
در خواست تمام بہ شیخ مشید فرزند آنحضرت بزنی داد، چون دختر شیخ سرو در

حرم شاں حضرت محرم گشت پرورش قابو وقت یافته از دایه محرم راز که همراه دختر رفته بود
احوال خلوتی آنحضرت استفسار کرد که تو بجناب آن حضرت گاهی بخدمت مامور میشوی دایه
معروض داشت که آن حضرت را طریق معهود است که چون روز جمعه بنماز میروند از من روغنی طلب
داشته قطره چند در گوش مبارک می اندازند - شیخ سدو قدرے روغن فف نموده حوالهٔ وے
نمود که چون بطریق معهود باین خدمت مامور شوی همین روغن را کار فرمائی از تو محبتے عظیم
ص ۲۱۷ در دل آن حضرت جاگیر خواهد شد از جمله خواص خدم خواهی شد دایه نا قص العقل ازین کید
وقوفے نداشت وصیت شیخ سدو را کار فرمود همین که روغن در گوش مبارک رسید بتامل
فرمود که تیر سدو در کار شد - رضینا بقضاء الله تعالی - تقدیر الهی بر این رفته بود
از آن حرارت سر ببالین مرض کشید - بیقراری صعب روے نمود چون بتقدیر الهی میعاد
ودیعت رسید - بتاریخ سوم جمادی الاول بلباس یوصل الحبیب الی الحبیب - با دوست حقیقی
همرنگ گشت، عالمے بفراق آن محبوب الهی بیقراری مینمود - سلطان ابراهیم از تربیت
نهایت کوفته شد، آخر الامر حضرت شیخ رشید را صدر و جانشین آن مسند محتشم گردانید،
بکمال نیاز مندی در پرگنه محمد آباد قریه ولید پور با دیگر مواضع در وجه معاش مقرر داشت
روز بروز در صداقت ترقی میکرد، کار وے بموجب الاعمال بالنیات روز بروز بالا
میگرفت، تا آنکه ازین سراے فانی و خاکدان ظلمانی رخت اقامت بر بست، شیخ رشید
ص ۲۱۸ حالے عجیب و شانے عظیم و تصرفاتے قوی پیدا کرد - تصرفات ولایت وے تا امروز پیدا
و هویدا است که از اصلاب وے چندین فرزندان با حشمت و اهل استعداد که هر یک را
ذات العماد عالم توان خواند بوجود آمدند چنانچه از احوال هر یک بیشتر ذکر خواهد رفت
ان شاء الله تعالی -

الغرض حضرت شیخ رشید چون انتقال خود ازین عالم در معاملات یافت،
وے را دو پسر بودند، حضرت شیخ معروف و شیخ علی خرقه خلافت خود و امانت خواجگان
سهروردیه شیخ معروف را ارزانی داشت، متحمل این امانت گردانید بتاریخ بست دوم جمادی الثانی
مرغ روح پر فتوحش با اشتیاق علیین پرواز کرد، مزار متبرکه او در جونپور واقع است -
انوار فیض الوهیت بر مزار وے می بارد - رحمة الله علیه -

شیخ معروفؒ حضرت شیخ رشید قدس سره مردے عظیم القدر با برکت بود، در سیر سلوک کار
با قصی مدارج رسانیده بر نهج من سلک طریقی فهو آلی قدم بقدم بر طبق مجاهدات
آبا و اجداد اجتهاد را کار می فرمود، صاحب تصرفات صوری و معنوی گشت، انواع کمالات
و خوارق عادات از وے بے اختیار ظاهر میشد - بتاریخ بست دوم شهر جمادی الاول
برحمت حق پیوست قدس سره

ص ۲۱۹ حضرت شیخ چاند بن شیخ معروف بعد وفات پدر عالی قدر بر صدر سجاده جلوس
فرمود طریق آبا و اجداد را کما ینبغی رعایت نمود، او هر وقت در سلک رضاے الهی می صفت

تا آنکه بتاریخ پانزدہم جمادی الثانی ازیں عالم رخت ارتحال بر بست ۔

حضرت شیخ محمد ماہ بن شیخ چاند قدس سرہ مردے بغایت صاحب تصرفات صوری و معنوی بود ۔ بعد از انتقال پدر بزرگوار دست از لذات دنیا کشیدہ بود ۔ در احیاء طریقہ بزرگان خود احتیاط تمام میفرمود ۔ تا آنکہ بتاریخ دوازدہم ماہ رجب بعالم بقا خرامید ۔

حضرت شیخ عثمان بن حضرت شیخ محمد ماہ قدس سرہ نعمت و امانت دودمان مطہرہ سہروردیہ را بسلامت اجداد کریم الطرفین محافظہ میکرد ۔ در تعمیر احوال معنوی خویش جد بجہد میداشت ، تا آنکہ ازیں منزل فانی بمقام اصلی شتافت و وفاتش بتاریخ بست و پنجم جمادی الثانی واقع شد ۔

حضرت شیخ معروف ثانی بن حضرت شیخ عثمان قدس سرہ صاحب کمالات صوری و معنوی بود ۔ حق تعالیٰ از مراحب خود انواع ابواب بروے کشودہ ۔ تا آنکہ در احتیاط مراسم صوفیہ گوئے سبقت از مہتران وقت در ربود ۔ تا از وحشت خانہ پر ملال بہ عشرت خانہ بے زوال نزول فرمود ۔ وفاتش بتاریخ شانزدہم ذی القعدہ واقع شد ۔

حضرت شیخ ابو سعید بن حضرت شیخ معروف قدس سرہ مظہر انوار واحدیت بود ، ہمیشہ ہمت بلند داشت ، نقوش آزادی بر صحیفہ دنیا مینگاشت ، حق سبحانہ تعالیٰ در اربعین عنایت نظر کردہ بود کہ مثل شیخ ابو الخیر فرزند محتشم داشت ؎ ٢٢٠

آفریں صد ہزار بر پدرے — کہ بپرورد اینچنیں پسرے

ہمیشہ در مجاہدہ نفس ثابت قدم می بود ۔ تا آنکہ بتاریخ دوازدہم ذی الحجہ بروضہ رضوان شتافت رحمۃ اللہ علیہ ۔

حضرت حاجی ابو الخیر

ذکر آں کاشف اسرار دقائق و آں واقف اشارات حقائق آں ممتاز بخلعت اولیاء امتی کانبیاء بنی اسرائیل آں سرفراز بمناصب العلماء ورثۃ الانبیاء بے مثال و مثیل آں سالک مقامات تجرید آں مستغرق مشاہدات توحید مصفا از آلائش خیال غیر حضرت حاجی ابو الخیر قدس سرہ وے جد کلاں حضرت مرشد حقیقی ہست ۔ شانے عظیم و حالے قوی و نفسے بابرکت و تصرفے کامل داشت ۔ انوار صلاحیت و آثار عروج مدارجات از بشرہ مبارک او تاباں ۔ ولادتش در وقت سلطنت نور الدین محمد جہانگیر شاہ واقع شد ۔ اسم وے قبل ٢٢١ از ولادتش بروز ولادت پدر بزرگوارش شیخ ابو سعید جد وے حضرت شیخ معروف ثانی قدس سرہ مقرر نمودہ بود ۔ و آنچنان نسبت کہ روزے کہ پدرش شیخ ابو سعید تولد نمود ۔ خبر بجناب پدر بزرگوار وے شیخ معروف رسانیدند ۔ دراں وقت کتابے در مطالعہ داشت بجہت دریافت اسم دراں غرض نمود ، ایں اسم برآمد ابو سعید ابو الخیر ۔ فرمود کہ ایں را ابو سعید نام است و برا حق تعالیٰ فرزندے کرامت نماید اسم او ابو الخیر خواہد بود ۔ سبحان اللہ ایں فیض مخصوص بذات وے بود ۔

الغرض در اند کمدت علوم عقلی و نقلی تحصیل نمودہ علامہ و فہامہ روزگار گشت

چنانچه در علم جامع کمالات صوری و معنوی بود — نظیرے نداشت با وجود سن شباب ایام
عیش و کامرانی در صلاحیت و تقاوت مقید بود — وارادت بجناب حضرت میر سید شیر محمد
برہان پوری داشت، در اوایل سلطنت شہاب الدین محمد شاہجہان صاحبقران ثانی بدہلی
تشریف ارزانی داشت از انجا کہ آوازہ علم و صلاحیت وے ہمہ جا فرا رسیدہ بود امیر الامرا
۲۲۲ نواب شایستہ خان نزول وے را از مواہب عظمی دریافتہ اعتقاد تمام کرد و منتش موکد ساخت
در وقت فراغت بخدمتش نشسته انواع علوم از احادیث و تفسیر و رموز و اشارات و مصطلحات
صوفیہ تعلیم نمودے — کمر خدمت وے جست و چالاک بستہ می بود حتی کہ سلطان را مشتاق
ملازمت گردانید سلطان نیز از دریافت صحبت وے بنہایت منبسط و فرحناک گشت ہرچند
سلطان بمشاورت امیر الامرا اکثر درخواست می نمود کہ چیزے از مناصب خواہد چندے دیہات
بطریق نذر قبول افتد، اما وے از غایت استغنا و بلند ہمتی التفات نمیگردد متوکل قدم مردانہ
نہادہ بود لیکن بعضے برادران اقارب کہ بر وسایل وے آنجا رفتند بدان تعارف ہر یک فراخور
خود ہا امتیاز میداشتند بسبب ترک وے آن بود کہ روزے سلطان بجہت دریافت سعادت دریافت
ملازمت حضرت شاہ میر قدس سرہ کہ در قصبہ سیالکوٹ سکونت داشت توجہ فرمود — حضرت
شیخ ابو الخیر نیز دران وقت ہمراہ بود، سلطان چیزے نقد بر طبق نذر پیش حضرت شاہ میر نہاد
درجہ قبولیت نیافت — چون سلطان مبالغہ قبولیت از حد گذرانید اشارات بطرف حضرت شیخ ابو الخیر
نمود کہ سزاوار این تکلفات اند کہ بانواع مشقت تحصیل علم نمودہ، آنرا جہت آبروئے بیجا بیجا
۲۲۳ صرف مینمایند — این سخن از کمال غیرت در دل ایشان جا کرد — از تعلقات دنیا بکلی منقطع
گشت قدم اجتہاد از ادا زور مردانہ در سیر سلوک نہاد، خود را در ریاضات و مجاہدات شاقہ
انگند از غایت آزادگی بکسے ملتفت نمیشد — نقل است کہ مادر امیر الامرا عورتے پارسا و
صالحہ روزگار بود، با وجود آن قدر احتشام جاہ و مباہات خود از ہمہ بے تعلق وجہ قوت خود از
حرفت چرخہ زنی مقرر میداشت، بلکہ مدار حرفت آنقدر مشقت روا داشتہ کہ مبلغے از حرفت
لا بدی حاصل افتادہ بود، درخواست قبول نذر بخدمت حضرت ابو الخیر می نمود کہ این ہدیہ نذر از وجہ
حلال راست هرگز قبول افتد عز و شرف — از غایت استقلال ہمت التماس آن پاکباز
ہم بشرف اجابت مقرون نشد، بے زاد و راحلہ کمر اجتہاد بر میان مسافرت بست، امیر الامرا
بعرض رسانید کہ جہاز این خادم قدیم ..... بیت اللہ می باشد، حکم شود تا بمعملان آنجا
تاکیدات رود، حضرت بدان جہاز عبور نفرمایند فرمود وا سے بر ہمت کسے کہ در راہ دوست وسیلہ غیر
درمیان آرد — آخر بدان درخواست توجہ ننمودہ بشرف زیارت حرمین الشریفین سعادت ابدی دریافت
چندین سجادہ آن اشرف المکان بودہ معاودت بوطن فرمود بلباس آزادانہ در ولید پور
۲۲۴ تشریف آورد در سلطان پور کہ الان بہ کہیرہ مشہور است بار اقامت نہادے سہ زن
در سلک ازدواجش در آمدہ بودند — اول دختر شیخ عبد اللہ کہ از فرزندان قدوۃ العارفین
شیخ اسمعیل قدس سرہ بود — و شیخ اسمعیل مردے بنہایت عالیشان صاحب کمالات بود چنانچہ

بزرگ معتبر که او در قصبهٔ پالوث حاجت روائے خلق است — حضرت مخدوم شاه اسمعیل قدس سره
از دختر شیخ عبدالله بوجود آمده — دیگر دختر شیخ محمد اخت ملا محمود جونپوری،
اما ازاں صدف گوہرے بر ساحل سلامت نرسید — دیگر دختر شیخ محمود قریشی المعروف بارکی
مبارکپوری، ازوہم فرزندے باقی نماند۔

حق تعالیٰ شیخ ابوالخیر را تصرفات کامل کرامت فرموده بود چوں ایام و دلیعت جان
خود در معاملهٔ تقریب رو یافت، اکثر در مقالات سخنان فراق بر زبان مبارک میراندند — در صحن
بیرونی خانه درخت ذات الذوایب که در ہند آنرا برگو یند نو خاستہ بسیار سایہ دار و موزوں
بود بلکہ آں درخت ہنوز خورد تر بود نہ جہت جلوس خود بپائے آں درخت چبوترہ آراسته
بود، روزے با تنے چند از یاران محرم راز آنجا استاده بود — عصا در دست مبارک در پشت
براں چبوترہ خطے موازنہ قبر کشید — یاراں دراں وقت آں حرکت از وے محض خیال پنداشتند،
۲۲۵ص آخر ہماں روز بر بستر مرض غلطید اگرچہ حرارت مرض چنداں نبود کہ کسے براں اضطراب
بہم رساند صباح آں روز کہ یازدہم ماه شوال یک ہزار و پنجاه و نه ہجری بود حجاب
جسمانی برانداخت با محبوب حقیقی نرد مصاحبت باخت — خلف رشید حضرت شیخ اسمعیل
چوں در تعیین محل قبر پدر بزرگوار و ہیچ نداشت متامل بود، آنہا کہ در کشیدن خط بر چبوترہ
حاضر بودند صورت ماجرا معروض داشتند خود توجہ فرمود آں مسطر را لئے را دریافت
با حتیاط در لوازم تدفین شتافت انواع لمعات نور الٰہی بر مرقد منوره او طاری است،
ظاہر تصرف تمام دیده میشود — ولادتش در سنہ یکہزار و ہشت ہجری بود، پنجاه و یک
سال عمر شریف بود در سنه یکہزار و پنجاه و نہ نقاب جسمانی بگذاشت باد دولت ہمرنگ شد —
رحمۃ اللہ علیہ —

ذکر حضرت مخدوم شاه اسمعیل رحمۃ اللہ علیہ

آں عاشق پاکباز و آں موحد محرم راز آں موصوف بصفات احدیت آں معروف
بمعارف صمدیت آں سرمست باده وصال آں باقی بر لقائے لایزال آں مجذوب سالک
محبوب الٰہی آں مورد عنایات نامتناہی آں کعبہ فقر و قناعت را خلیل حضرت مخدوم
۲۲۶ص شیخ اسمعیل قدس سره وے خلف رشید و خلیفه و جانشین محتشم حضرت حاجی ابوالخیر است
قدس سره وارادت بخدمت سلطان العارفین حضرت میر سید شبیر محمد برہان پوری داشت
چنانچہ مفصل بجائے خود نوشتہ آید، تصرفات کہ وے را دریں طریق حق تعالیٰ کرامت فرموده
کمتر ازیں فرقہ مشاہده می افتد، حق تعالیٰ وے را ولی مادر زاد بوجود آورده جمیع مشائخ
روزگار در عہد پدر بولایت وے معترف بودند، در وقت خود مخصوص بعنایت الٰہی حاکم حقیقی
نظم و نسق ولایت صوری ہم بر سمت اقتدار وے حوالہ کرده بود چنانچہ انتظام تصرف والیاں وقت
بے توجہ وے صورت نمیگرفت — سخنان محض حکم ناطق الٰہی بود آنچہ بر زبانش میگذشت بے کم و بیش
ثمرهٔ ظہور رسید از بسکه ظرف جذبهٔ استغراق بر وے استیلا یافته بود — که از عالم و اہل آں آگاہی نداشت

که سالها سال بشرف ملازمت وے تشارف داشت چوں الطریق مسعود بخدمتش مشرف می شد بر طریقہ ناآشنا
باز پرس مینمود — آنقدر جلال بر وے کاری بود که هیچ کس دلیرانه بحضور نمی رفت — بر آنقدر برآنکه بقصد زیارت
میکرد بمجرد دیدن جلال او لرزه در اندام می افتاد — مجال دم زدن و قدم پیش نهادن نداشت — الغرض در ۲۲۷
عهد صبی آنچه انتهائی تحصیل علوم بود بر ترتیب مرغوب بانجام رسانید — حق تعالی ویرا صاحب تصرفات صوری و معنوی
بوجود آورده — چون به سنه تمیز رسید جذبه شوق او را بطرف مقصود اصلی کشید — مردانه وار قدم اجتهاد در پیش
نهاد — در برهان پور بخدمت سلطان الواصلین میر سید شبیر محمد سعادت اندوز گشت — از آنجا که جوهر قابل
داشت باندک توجه آنجناب کامیاب گردید و کار خود را بانجام رسانید که هر گونه طالبے که بخدمت آن حضرت
میرسید حصول مرادات صوری و معنوی وے را حواله توجهات ایشان می نمود — ۵

گویند که در ایام تخلل سلطنت شهاب الدین محمد شاهجهان، شاهزاده اورنگ زیب که ناظم
آن دیار بود بجهت استحکام سلطنت دهلی بنام خود بخدمت حضرت میر سید شبیر محمد قدس سره ملتجی گشت
آنجناب بر توجه حضرت مخدوم اشارت فرمود شاهزاده بهر ادائے خدمت از مقصد خود بعرض رسانید بجواب
باصواب حصول مامول خود نا پذیر گردید — چنانچه از انفاس آنحضرت بعد تر مقارن گشت، چون امور سلطنت
بر سلطان اورنگ زیب بے دغدغه قرار یافت، مراسلی مشتاق بجناب ولایت مآب حضرت میر سید ۲۲۸
شبیر محمد قدس سره متضمن درخواست قدوم حضرت مخدوم فرستاد، چون در این خلال حضرت مخدوم
قدس سره حسب ارشاد جناب ولایت مآب مرشد بالنعمت امانت خرقه خلافت بر محل لائقه توجه فرموده
بود جناب ولایت مآب از حقیقت حال سلطان را مطلع ساخته، ما را ز مقام و اسم حضرت مخدوم آگاهی
داد — از آنجا که سلطان در خدمت مخدوم اعتقاد تمام داشت فرمان سعادت نشان بمنیر بتاکید
بسجا جهان بهادر ناظم اله آباد شرف صدور یافت مضمون آنکه حضرت مخدوم شاه اسمعیل
را بنوعی که داند با دب و نیاز تمام باردوے معلی رساند — ناظم بکمال ملاحظت حقیقت حال را بجناب
عالی معروض داشت باجابت مقرون نشد هر چند در این باب مبالغه از حد گذرانید اما آن حضرت
از کمال استغنا ملتفت نگشت — در آستانه حجره به پهلوئے استقلال بر بالش قناعت
نهاد — از جمیع تعلق خود را برکنار کرد با محبوب حقیقی الفت تمام گرفت — از آنجا که استقامت صراط المستقیم
این طایفه است بر مضمون این کلام ۵

۲۲۹
ما در پیاله عکس رخ یار دیده ایم — ای بے خبر ز لذت شرب مدام ما —

شیوه شرب مدام پیش گرفت خود را در فرقه ملامتی انداخت — در جوانب و اطراف این مقدمه
شهرت یافت، چنانچه قاضی وقت را ناپسندیده آمد — نایب سلطان را بر این آورد که آن درویش
را به تعزیر رساند — این اراده را در دل متمکن ساخته باهم قصد ملازمت نمودند، چون بشرف ملازمت
مشرف گشتند، چه بینند که سبوهائے پر از شراب در پیش داشته در ورزش در لذت اصلی
مشغول است، از ملاحظه این حال اگرچه در دل کاسد اندیشه فاسد داشتند — اما چون نظر بر جمال جلال
آن صاحب کمال افتاد — بیخود سر در قدم آوردند با دب تمام بیک گوشه در خدمت استاده اند — حضرت
مخدوم این کلام بر زبان مبارک براند ۵

عیب رندان مکن ای زاهد پاکیزه سرشت — که گناه دگران بر تو نخواهند نوشت

بر سبیل تواضع قدحے پر کرده بقاضی مرحمت کرد — شیرے مصفا در نظر قاضی نمود — بے تامل باتفاق رفقا
تناول فرمود — زبان حال باین مقال مترنم گشت ۵

تا بر رخ زیبائے تو افتاد ز زاهد انظر — تسبیح زاهد بدستش یکطرف مانده مصلا یک طرف

۲۳۰ ساعتے چند در خدمت آں محبوب حقیقی الٰہی نیز و مصاحبت باخت دل را از اندیشہ ما سوا مطلق خالی ساخت، مضمون این ابیات در دل می نگاشت ؎

چشم میگون تو تا اندر نظرہا کار کرد — زاہد از زہد و ریاضت ہمہ یکسر انکار کرد
تا کہ حسن مشربت دریا از تصدیق دل — خواجہ از مسجد برآمد رو بسوئے خمار کرد
تا کہ زاہد از مذاق مشربت آگاہ گشت — سبحہ صد دانہ را در رشتہ زنار کرد

باوجود کہ کرامت اکثر خوارق عجیبہ مثل احیا و اماتت از وے بظہور می انجامید اگر ہمہ را مفصل بر صفحہ کاغذ ثبت نمایم کتاب بطوالت کشد۔ مقدماتے چند کہ بنقل معتبر بسمع کاتب حروف رسیدہ بشرح آں سعادت دارین حاصل مینمایم۔

بقالے ساکن محمد آباد گوہنہ کہ ظاہراً از معاش بنہایت عسرت داشت، پسرے داشت بھوج نام بنہایت صاحب حسن و نیکو سیرت بود۔ چنانچہ بھوج مذکور با کاتب حروف نقل میکرد کہ روزے بخدمت حضرت مخدوم مشرف گشتم بادب تمام بر یک گوشہ ایستادم ہمیں کہ نظر آں حضرت بر بندہ افتاد بزبان مبارک از اسم و مقام من استفسار نمود، حقیقت حال معروض داشتم از روئے نوازش بر نشستن حکم فرمود۔ ساعتے چند در خدمت بودم آخر بدست مبارک چیزے از تبرکات رحمت نمودہ رخصت نمودن فرمود۔ حکم شد کہ گاہ گاہے بملاقات فقیراں آمدہ باشی۔ سر اعتقاد پیش
۲۳۱ نہادم، آں تلطفات را غایت بلند بختی خود انگاشتہ ہر روز بلافصل بخدمت مشرف میگشتم چیزے از ہدایا موافق استعداد خود کہ بداں میلان خاطر مبارک دیدم پیش می نہادم آں حضرت بخوشی تمام شرف قبول ارزانی میداشت، چندے بریں منوال انقضا یافت۔ روزے پدرم را مہم تزویج اخت من در پیش آمد، چوں در سر انجام آں استعداد نداشت۔ بریں خشم گرفتہ کہ مارا ضعف پیری کوفتہ گردانید، طاقت حرکت ندارم امید پرورش متعلقان و مہمان خانگی بتو بستم تو حیا و غیرت را بر طرف نہادی اگر نزادی بہتر بودے۔ چوں از پدر ایں کلمات شنیدم خاطر بنہایت کوفتہ شد عزم سفر بدیار دیگر مصمم کردم۔ خاطر خستہ بخدمت حضرت مخدوم قدس سرہ رسیدم آنحضرت خستگی و کوفتگی مارا از چہرہ من معاینہ نمود۔ بمبالغہ تمام از سبب آں استفسار نمود۔ حقیقت حال براستی و درستی داشتم، از انجا کہ خدمت ایں طائفہ را عظمت تمام است وقت مساعد آمد آنحضرت فرمود کہ مثل بقالاں خریطہ ہمراہ داری معروض داشتم کہ ہمراہ است فرمود کہ پیشتر آمد۔ فراتر رفتم، بستر خود را برداشت پنج بہلولی خام از انجا بیروں آورد و بدست حق پرست در خریطہ من انداخت و دہانش محکم کردہ بدست من داد کہ برو ہرچہ در تزویج اخت ترا در کار باشد دست انداختہ از ایں خریطہ کہ خزینہ غیب است بر آری بشرطے کہ ماہیت خریطہ را متفحص در یافت و تعداد
۲۳۲ نباشی بے تامل ہرچہ احتیاج داری بتصرف آں مختاری۔ بعد آں مہم ایں امانت را بسلامت پیش فقیر آری۔ چوں حضرت ایں وصیت تمام کرد سر خدمت پیش نہادم دست سعی بر سر انجام آں مقصد کشادم، حسب خواہش پدر و قبائل آں مہم بکفایت انجامید۔ حسب الامر معہ خریطہ بخدمت حضرت رسیدم آں امانت را بسلامت پیش کشیدم آں حضرت خریطہ را باخشنود مہماں پنج بہلولی خام بر حال آمد گرفتہ در زیر بستر کہ از قطعہ پلاس بود نہاد من از ملاحظہ ایں حال خاطر خستہ شدم گستاخانہ معروض داشتم کہ حضرت آنچہ مرحمت فرمودند واپس گرفتند، حال ما غریب و بیچارہ چگونہ خواہد بود، فرمود غم مخور با فرزندان غنی و اہل دول خواہی بود۔ آخر ببرکت انفاس متبرکہ حضرت مخدوم کارم بالا گرفت در سوداگری مضاعف مقرر شد کہ در چہار سال از جمیع اہل اعتبار امتیاز گرفتیم ہیچ آرزو در دل نماندہ کہ بداں حسرت دارم۔ الغرض بھوج مذکور تا حیات خود دمے بے یاد حضرت مخدوم برنیاورد و در اعتقادے تمام بجناب ولایت مآب بہم رسانیدہ بود، بداں

موافقت کار رشن تا باینجا رسید - سبحان الله حق تعالی اولیاء خود را اہل غیب بر دست اقتدار خاصان بارگاہ ۲۳۳
صمدیت نہادہ است تا ہر چہ خواہند مختار اند -

شیخ محمد واصل ساکن شمس پور مردے بزرگ و از اہل اعتبار بود - روزے عند التقریب با کاتب حروف
نقل کرد در ایامے کہ شہرت خوارق غریبہ و کمالات عجیبہ حضرت مخدوم قدس سرہ بالا گرفت - مارا
داعیہ کمال بقدم بوسی دست داد - دران ایام بحرفت سپہ گری رفاقت ناظم جونپور داشتم بالاتفاق
حسنہ داپرہ عساکر محمد آباد گوہنہ واقعہ شد - از آنجا مسافت قریبہ بود غایت مشتاقانہ عزم ملازمت را
تصمیم دادم معدودے آشنایان با من موافقت نمودند - در اثنائے راہ میان خود با یک دیگر مکالمت میرفتیم
یکے مر دیگرے را میگفت کہ تو بخدمت درویش اکتساب سعادت میخواہی چہ نیت در دل داری - کسے گفت
کہ برائے طلب فرزند - کسے گفت برائے حصول مناصب و احتشام - بدین و تیرہ ہر یکے از مطلوبات مکنون
خود اظہار می نمودند - آخر از قبیل ہذا الکلمات شخصے از من استفسار نمود کہ ترا چہ منشا بخاطر در گذر جاری
گفتم محض مشتاق جمال با کمال درویش میروم - الغرض چون بجمال آن محبوب الٰہی دیدہ ما منور گشت
ہمین کہ آن حضرت را نظر بر رفقائے ما افتاد فرمود کہ سبحان اللہ اہل عالم را عجب دون ہمتی سر راہ است ۲۳۴
کہ پیش درویش بیغرض نمی آیند الا آنکہ حاجتے میدارند - بمجرد استماع این کلمات ہمگی رفقا را لرزہ
در اندام افتاد - یکبارگی چون بنات النعش متفرق شدند - منکہ طالب خاص جمال با کمال درویش بودم
بجائے خویش ماندم از رہ نوازش فرمود کہ پیشتر بیا کہ طالب دوستان حق تو ئی - فراتر رفتم بشرف
قدم بوس سعادت جاودانی حاصل نمودم -

مصرع دامن درویش را کن اعتصام - تا بیابد جملگی کارت نظام

شیخ عنایت اللہ نامی مردے بزرگ جہاندیدہ از نواحی پرگنہ نظام آباد بود و از کاتب حروف
تعارف میداشت روزے عند التقریب کلمات گفت کہ بر طبق اشتہار لطف و فیض رسانی حضرت مخدوم
قدس سرہ مشعوف جمال عدیم المثال بودم - روزے بدلالت سعادت بآستانہ بوس مشرف شدم
ہمین کہ خاک قدم مبارک را سرمہ چشم کردم نفس راست نمودم کہ آنحضرت بخادم اشارت فرمود
یک کلیچہ با روغن و شکر پیش من نہاد آنرا از مواہب عظمیٰ پنداشتہ تناول نمودم از خادم معلوم شد
کہ آن روز صبح حسب الامر آن حضرت آن کلیچہ را پخت کردہ امانت نہادہ بود کہ بسلامت اصحاب حق
رسیدہ - آخر شب مجاور آستانہ بودم صبح دیگر کنیزکے از درون حجرہ خاص قدرے برنج کوفتہ باریک
آوردہ پیش من نہاد - دران وقت در خاطرم گذشت کہ این برنج کوفتہ قابل شیر و شکر ند ۲۳۵
چہ خوش بودے کہ اگر در شیر تر شدے درین خیال بودم کہ آن تبرک را تناول کنم کہ باز ہمان
کنیزک قدرے شیر و شکر نیز آوردہ حوالہ من کردہ - از خطرہ خود ملاحظہ این حال بنہایت
در حیرت افتادم ہیچ مجال دم زدن نداشتم - سبحان اللہ حق تعالےٰ آنحضرت را از
کشف باطن ممتاز گردانیدہ بود - این مقدمہ دال بر غایت قرب و ظہور صفات علیم است -

روزے کاتب حروف بتقریبے در قصبہ گوپال پور رفتہ بود آنجا از قاضی نور اللہ
کہ مردے صادق بود - اتفاق ملاقات دست داد - قاضی اظہار نمود کہ روزے بخدمت حضرت مخدوم
مشرف گشتم غایت متوجہ یافتم - از وجہ مکاشر برادرم قاضی خوب اللہ تقریباً استفسار نمود معروض داشتم
کہ درین روزہا معطل بخانہ استقامت دارند - فرمود کہ قاضی خوب اللہ تحصیل علم بجد نہایت نمود
عجب کہ درین دیار نا پرسان کسے قدر شناس وے نیست - آخر خود بخود بزبان مبارک را ندکہ
بخاطر میرسد کہ بشیخ خوب اللہ را طلب نمایم و والی وقت را گوییم کہ در تعمیر احوالش دقیقہ فرو نگذارد
بر تقدیرا گر والی وقت از خدمتگاری او تخلف ورزد بادشاہ وقت را گوییم کہ فراخور او معاش
معین دارد - آن حضرت کہ این سخنان گفت بخاطرم ہیچ نہ آمد کہ مآل کار این سخنان چیست ۲۳۶

و چه خواهد شد آخر در چند روز دیدم که راجه عظمت خان با رزوئے تمام شیخ خوب الله را طلب کرد —
و او در ادرارے معین داشت، چندے برآمد که دران ادرار تعینه قصورے کرد — آخر الامر شیخ خوب الله
خاطر برخاسته لشاہجہان آباد رفت — سلطان وقت بر کمال احوالش مطلع گشته عنایت در تعمیر احوالش
ساعی شد — چنانکه از بایستنیها جمعیت دلی دست داد — شیخ نور الله گفت که درین وقت مارا
آن سخنان حضرت مخدوم یاد آمد که آنچه بزبان مبارک رانده بر همه ثمره ظهور یافت — دیگر روزے برفاقت
برادرم شیخ خوب الله بخدمت حضرت مخدوم مشرف گشتیم حسب ضرورتے شتاب التماس رخصت نمودم
فرمود چیزے ناشتا نموده خواهند رفت از انجا که ضرورت نهایت در پیش بود دیگر التماس رخصت نمودیم
فرمود که شما میدانید که بخانه درویش نان خشک خواهد بود شتر رفته غذا ہائے لطیف خواهیم خورد
آخر رخصت یافتم با خود ها مطارحه نمودیم که اقوال حضرت مخدوم محض صادق است درین وقت در اثنائے
راه تا خانه ما هیچ مقامے نیست که آنجا نان خشک هم میسر آید غذائے لطیف از کجا خواهد بود — درین
۲۳۷ کلمات شخصے در پیش آمد خبر رسانید که مولوی شیخ محقق جونپوری بتقریبے در محی الدین پور
تشریف آورده اند — با برادرم شیخ خوب الله گفتم که بملازمت مولوی البته باید رفت که مدتها ازان
جناب فیضها یافته ام آخر بملازمت مولوی روانه شدم درانوقت که میزبان پیش مولوی سفره ضیافت
با نواع مطعومات فراخ کرده بود رسیدیم غذا ہائے لطیف و طعامهائے قسم بقسم تناول
کردیم سبحان الله تصرفات حضرت مخدوم را حدے نیست — حق تعالی استعدادے قوی و
کراماتے روشن بآنحضرت عطا فرموده بود —

خدا تصرف ذاتی عطا نمود لوے — که در زمانه خود فرد بود بذات و صفات
تصرفات و کرامات و ے اگر گویم — چنین سزد که تو ان گفت قاضی الحاجات

چون صیت کراماتش بالا گرفت امیر الامرا شایسته خان لسابقه معرفت و نیاز مندی که بخدمت
پدر عالیقدر وے حضرت حاجی ابو الخیر داشت بخدمتش مشرف گشت — سر مجلس بادب تمام
در خدمت آن حضرت نشسته بود — حضرت تسبیح در دست داشت — خیالاً مهر قصانید و وقتے
۲۳۸ در ضمن آن خیالات دست بسوئے امیر الامرا دراز کرد — امیر الامرا را خطره آمد که حضرت این
تبرک بمن تجویز فرموده اند بادب تمام برخاسته آداب خدمت بجا آورد — آن حضرت فرمود
بنشینید ترا نمیدهم — امیر الامرا اگرچه بحسب ظاهر ملول خاطر شده اما در دل بر استغنا و بلند
همتی و بے ریائی آن حضرت لیسے آفرینها کرده بصدق تمام محبتش را که سرمایه خیر و فلاح بود
در دل جائے داد وقت شب خلف رشید شیخ محمد شاه در خلوت بخدمت آن حضرت مستفسد
گشته از ان حرکت که در روز با امیر الامرا جهت تسبیح شده بود — شکایت کردن گرفت که اگرچه
حضرت درانوقت آن تبرک با امیر الامرا تجویز نکرده بود دلداری گاه که وے خدمت تعظیم تبرک
نمود دران وقت آن تبرک بوے ارزانی داشتن اولی و انسب بود — حالا ملتمس آنکه
فردا که امیر الامرا بخدمت رسد این تبرک بوے عطا شود — چون آن حضرت را دلداری و
اطاعت خلف رشید بکمر نهایت بود برضائے او کوشید — صبحدم امیر الامرا بخدمت رسید
بعادت معهود آن حضرت تسبیح را در دست خود میر قصانید مگر بسوئے بجانب امیر الامرا دراز
کرا ما از کیفیت دیروز امیر الامرا بجائے خود ساکت بود — چون آن حضرت دید که وے
۲۳۹ در تعظیم آن تبرک مبادرت نمینماید بزبان مبارک راند که بگیر این هدیه درویشان
بجائے تبرک دار که برکات عالی نصیب خواهد بود — چه کنم در تعقیب فرزند گرامی شیخ محمد شاه

درین ماده شکایت بسیار کرده جهت پاس خاطرش تجویز کرده ام۔ ایرالامرا از استماع این کلمه
بر تعظیم تمام آن تبرک بر سر و چشم نهاد۔ برے ریائی و استغنائے آن حضرت آفرینها کرد که سبحان الله
این چنین مردان حق پرست در عالم موجود اند که کسے را موجود نمیدانند ۔۔۔

لمحرره
پاکبازان در دو عالم بے نظیر — در نظر نیارند سلطان و وزیر
در نظر شان جز خدا موجود نیست — غیر حق با هیچکس مقصود نیست
یک نظر بینند در شاه و گدا — بل گدا را محترم از بادشا

الغرض حاصل از ایراد این قصه اظهار بے ریائی و بلند همتی آنحضرت بود۔ باوجود این کسب
و کمال و چنین جاه و جلال حضرت مخدوم قدس سره با سباب ظاهر از خلف رشید شیخ مهرشاه چه امتیاز
ادب تمام میداشت۔ خواه از روئے محبت و دلداری خواه از بزرگی کسب کمال ۔۔۔

چنانچه نقلست که هرگاه خادم نواله و پیاله حضرت مخدوم سبوهائے شراب برائے آنحضرت
ص ۲۲۰ می آوردند حضرت شیخ مهرشاه قدس سره می آمد۔ از خادمان بے تامل حکم میکرد سبوهائے را بر زمین
میزنند و سبوکشان را از جرو تهدید میکرد۔ آنها بخدمت آن حضرت شکایتها مینمودند۔ آنحضرت
آنهارا تسلی میداد که شما گستاخانه حضور فرزندی شیخ مهرشاه سبوها را چرا می آرید۔ اگر می آرید
از وے نهفته باید آورد۔ چه کنم او بر حق است و شما بر باطل۔ اکثر اوقات بعضے از اقربا که بباطن
از حضرت شیخ مهرشاه نفاقے می ورزیدند۔ شکایت بے ترحمی خلف رشید آن حضرت در حق اقربا
و رعایا بعرض آنحضرت میرسانیدند بآن اراده که ~~صرے~~ انفاس حضرت اثرے عظیم است شاید

چیزے در ماده خلف رشید بر زبان رانند۔ حاشا و کلا الله۔ اما از انجا که حضرت مخدوم بر
نور العین خود نهایت مرحمت و عنایت بود۔ همین قدر جواب آنها میداد که مرا از ین امر منع
خواهم نمود۔ آنها پشیمان میشدند۔ حضرت شیخ مهرشاه قدس سره را رسم بود که غیر از معتاد
معین بخدمت پدر بزرگوار نمیرفت، وقت مقرر میداشت، دران وقت با متیاز تمام بملازمت
مشرف میشد۔ ساعتے دست بسته ایستاده می بود۔ آنحضرت را از انجا که غلبه استغراق طاری
بود اصلا برے ملتفت نمیگشت۔ شرائط خدمت تقدیم رسانیده باز با مور مهمات می پرداخت۔
ص ۲۲۱ رعایا و مزارعان را تاکید از حد مبالغه بود که چون بخدمت حضرت مخدوم روند بر تقدیر استفسار
آن حضرت بگویند که هیچ محصول اراضی بمردمان سرکار نمیدهیم معاف و مرفوع القلم بمباشر متعلقان
بکار میبریم۔ بدین موعظت کسے از رعایا که بخدمت آن حضرت مشرف میشد از وے بعد استفسار
تمام میگفت که چیزے محصول بفرزندی شیخ مهرشاه نمیدهیم آنها میگفتند که نمیدهیم میفرمود که
فی الواقع همچنین باید کرد نه ملک خدا است با متعلقان خود متعرف باشید دام درم بمردمان
فرزندی تجویز نکنید۔ سبحان الله آن حضرت را چه احوال طاری بود که مثل این مقدمه بظهور می
آمد۔ دیگر۔ در ایام گرما اکثر با تراب ملتفت نمیگشت۔ خلف رشید بمبالغه تمام تکلیف اتواب
میداد۔ همین که کسے برهنه در پیش می آمد از بدن مبارک بر آورده بوے عطا می کرد۔ خود اکثر
اوقات سوائے ستر عورت بدیگر جامه ملتفت نمیگشت، چون ایام سرما می رسید خلف رشید قباها
متعدد مرتب مینمود۔ هر صبحدم یک با آن حضرت می پوشانید۔ اما تا چاشت بر بدن مبارک
آن حضرت نمی یافت چون از تهیه اسباب قبا ها عاری میگشت، به حکمت عملی یک قبا گرفته

۲۴۲ خود بخدمت آنحضرت میرفت، بدست خود در تن مبارک راست میکرد عرض مینمود که حضرت این
تبرک بمن عطا خواهند فرمود - ازاں وقت کسے را تجویز نمیکرد - بر تقدیر اگر کسے برهنه پیش می آمد
آں حضرت میگفت چه کنم این قباے فرزندی محمد شاه است که در بر دارم بے اختیارم جرأت انعام آں
ندارم پس بعد چندے که خلعت رشید جامه دیگر آراسته بخدمت میرسید آں قبا را از بدن مبارک
میکشید تبرکاً در بقچه خود احتیاط میکرد چنانچه تبرک یک قباے سبز رنگ که امانت نهاده بود بسلامت
آں حضرت مرشد حقیقی زاد الله قدره رسید خدا رحمة الله الی مکانه —— کاتب حروف بزیارت
آں تبرک سعادت حاصل نموده است - ازاں قباء متبرکه معلوم گشت که آں حضرت بغایت میانه قد
و خفیف البدن بوده اند —— نقل که روزے بطریق سیر بجونپور توجه فرمود - بخانقاه
قاضی محمد عیسی نزول فرمود - ازانجا که قاضی سواے رابطه قرابت قرینه نیازمندی تمام
بخدمت آں حضرت داشت - اما از غرور مشیخت ظاهری اکثر وقت بر اوضاع نامشروع
آں حضرت حرف و حکایت میکرد بارها وصیت به صلوٰة خمسه میفرمود - روزے بخدمت
آں حضرت نشسته بود که وقت نماز رسید - قاضی برخاست عرض نمود که وقت نماز است
حضرت امامت نمایند تا بجماعت نماز گذارم آنحضرت را که با وجود مشرب ملامتی در احتیاط
۲۴۳ شریعت دقیقه فروگذاشت نبود فی الحال برخاست امامت نمود - ازانجا که صلوٰة معراج
المومنین واقع است - بمشاهده جمال محبوب حقیقی مستغرق گشت که از قیام در رکوع
نرفت - مقتدیان تا یکپاس انتظار کشیده متفرق شدند - گویند سه شبانه روز در
نماز ایستاده بود - قاضی از مشاهده این حال در حیرت ماند بار دیگر متصدی این
نوع کلمات نگشت ؎

دوستان حق بحق پیوسته اند ‌ ‌ ‌ گرچه ظاهر با دگر دل بسته اند
از پے ستر کرامت در نظر ‌ ‌ ‌ منکر از تکلیف شرعی سر بسر
پشت بر قبله و رو در سوئے خدا ‌ ‌ ‌ دستها در آستین اندر دعا

الغرض آں حضرت را جذبه استغراق چناں در مشاهده جمال لایزال محو و مستغرق
نموده بود که از تکلیفات آداب شریعت مطلق فراغت داشت - اما لوازم تعظیم شریعت
و احیاء مراتب آں نیک احتیاط نمودے - چنانچه روزے بطریق سیر بطرف
متهو پور سیاه توجه فرمود - در اثناے راه درویشے بے معنی عاری از شرائط شرعی
بود ازانجا که بحسب ظاهر آں حضرت را همرنگ مشرب خود یافت برخاست قدحے از
بنگ آراسته بر طبق تواضع در خدمت کشید - آں حضرت خواست که آنرا نوشد
آں درویش از راه خوش آمد معروض داشت که این شربت نوع که حضرت آنرا از طرف
قبول اله زائل داشته اند بعضے ناقصاں حرام دانسته اند - آں حضرت چوں دیگر وے بر خلاف
آئین سلف سلوک نمود این کلمات ناپسند خاطر افتاد آں قدح را بر زمین زد و گفت
۲۴۴ که این حرام بر تو و بر تو حرام —— کرامات آنحضرت مافوق التحریر است - چنانچه
بنقل معتبر مسموع شده که جهانگیر نامی خادمے از احباب مخصوص خدمات آنحضرت بود
جهانگیر شرائط خدمات را باستیاز بجا آوردے بحدے که از دیگر خدام امتیاز داشت - شبے
از شبها آنحضرت در حجره خاص خود بحق مشغول بود - جهانگیر بمرض صرت وفات

یافت - صمیم هم در آں به تکفین و تدفین وے می شتافتند و دو سه روز انقضا یافت آں حضرت
از قصور خدمتی خادمان دیگر جهانگیر را مالش نمود - سوم روز داشتند کرده بعد از شب ازیں
عالم رحلت کرد - آں حضرت را جوشش ولایت بجوشید در کار شد - هم بر قدم وے رفته قبر را باز
دستش گرفته برداشت و وے از سر نو حیات یافت مدتے چند بعد از انتقال آں حضرت نیز
در قید حیات بود آخر وفات یافت - رحمة الله علیه - و جهانگیر با جیم فارسی بهاء زده
و کاف فارسی مضموم باید خواند -

الغرض چوں سن شریفش به هفتاد و دو سال رسید ۷۲ آیت نعیمی صدائے الیوم اکملت لکم
دینکم و اتممت علیکم نعمتی بگوشش وقت وے رسانید - شوق لقائے محبوب
حقیقی بے حجاب عالم عنصری بر دلش مستولی گشت، اکثر عوارض مکروه متعرض بدن مبارکش
میشد تا آنکه چاشتگاه روز چهارشنبه شانزدهم ماه جمادی الاولے سنه یکهزار یکصد
و شش هجری بخلف رشید شیخ محمد شاه را در حضور طلب داشته آنچه تبرکات خرقه
۴۴۵ و امانت پیران بود بدست خاص خود حواله نمود که ایں امانت بسلامت نگاهدار هرگاه که
وقت مقتضی آں شود آنرا کار فرمائی در حفظ مراتب آں نیک احتیاط جانبداری
خلف رشید آں تبرکات را بر سر نهاد - تعظیم بتقدیم رسانید - آنحضرت که بر بالش
تکیه داشت، بالش را بدست مبارک از پس پشت برداشت - در پیش نهاد قبله رو
نشسته بر آں تیمم کرد - در نماز مشغول گشت همی که یک سجده ادا کرد در قیام دیگر
اندام مبارک لرزید - سر بر بالش نهاد - جان بمشاهده محبوب حقیقی تسلیم نمود - در لکهاپور
طرف کبیره بر دروازه حویلی برابر قبر پدر بزرگوار خود مدفون گشت - رحمة الله علیه

عجب جائے پر فیض است نور حقیقی ظاهرا بر مرقدش می بارد - آنقدر جلال که بر
مرقد منوره وے مرئی شده، هیچ جائے بر مقابر ایں طائفه بنظر نیامده که در وقت زیارت
لرزه در اندام می افتد - و موے بر بدن میخیزد - الا ذوق عجیب و لذت غریب دست
میدهد که در تحریر صورت نمی بندد بمشاهده تعلق دارد - درویشے صاحب حال در آں
نواحی بود شب چهارشنبه که آں حضرت قدس سره صباح آں ازیں عالم انتقال فرمود آں
درویش در معامله دریافت که از جوانب و اطراف جمیع مقربان بارگاه صمدیت بخیال
بعیعت تمام می آیند آں درویش که ایں حال مشاهده نمود از آں جماعت استفسار
۲۴۶ کرد آخر از جواب معلوم شد که مخدوم شیخ اسمعیل ازیں عالم انتقال نموده است
بجهت ادائے نماز جنازه میروند آں درویش چوں ازیں معامله باز آمد - صمیم هم متوجه
آستانه کبیره گردید در تکفین و تدفین آں حضرت ثواب و سعادت ابدی حاصل نمود
سبحان الله قرب مقامات آں محبوب الهی ازینجا قیاس باید کرد - آنحضرت را کرامات
و خوارق نه بعد که بست که تفصیل آنها توان نوشت - تولدش در سنه یکهزار
و سی و چهار هجری در ماه رمضان المبارک تاریخ بست دوم واقع شد و شانزدهم
جمادی الاول سنه یکهزار و یکصد و شش با دوست حقیقی پیوست - رحمة الله علیه

ذکر آن واقف اسرار الٰهی آن مورد فیوضات نامتناهی آن شمع شبستان ولایت
آن آفتاب آسمان هدایت آن مبرا از زلال نقش خیال ما سوی الله سر حلقه شیخ حضرت شیخ محمود شاه
قدس سره و سلسله

وے را در مصطلحات صوفیه دستے کمال بود رموز و اشارات این طایفه بر ضمیر عالی
او نکید منکشف گشته انچه آثار و تعارف او پیداست بر همه دهر ذات عدیم المثال آن حضرت
ظاهر بود در رنگ تجرید و انقطاع کلی در ذات خود نظیرے نداشت با وجود تصرف و استعداد کامل
کمال جمال حال خود را در لباس اغنیا منظور داشت خورشیدے بود بر اوج هدایت
ص۲۲۷ درخشان جمشیدے بود بر تخت ارشاد کامرانی عشقبازی بود که بر جمال محبوب حقیقی
نظر باز انداخته شاهبازے بود که جز مقام لاهوت پرواز نشناخته حسب ظاهر با زاحتشام
را رونق تمام بخشیده بود در سخاوت و همت و بذل و عطا و تمیز احوال مسکینان و پرورش
غربا و فقرا دستے قوی داشت. ایام بعیش و کامرانی و فیض رسانی میگذرانید چون پدر
عالیقدر آن حضرت ازیں عالم رحلت ارتحال بربست دلش از تنعم و احتشام نهایت
سرد گشته در تصفیه باطن مقید گشته. گویند که سبب برگشتگی آن بود که در ایامے که شیخ المشائخ
سقیم میاں شیخ بھوج بن حضرت شیخ محمد چرنیچوری در کنز الی خلف رشید میاں شیخ فرید رحمة الله علیه
با جمیع اکابر و اشراف شهر بقصبه ملکهر توجه نمود آن حضرت نیز از انجا که قرابت مخصوص
در داشت دران جمع اکابر رفاقت کرد و لباسی نا خود انهایت رعایت فرموده بود. چون
در قصبه ملکهر رسید بزیارت مرقد منوره حضرت شیخ کبیر رحمة الله علیه مشرف گشت، چون وقت
سعید رسیده بود در معاملات روحانی طرفی با رکان و همچوان حاصل نمود. ازان وقت دلش
ص۲۲۸ از احتشام نهایت متنفر گشت، همیں که از انجا بدولت خانه خود معاودت نمود. همه اسباب
ترک کرا جتهاد ممکن است، پنهاں از متعلقان شبانه همه اسباب فرشت مهیا کرد. شبے کهاران
را طلب کرده که فردا صبحدم آمده حاضر شوند. عبدالکریم که فردے معتبر مدار المهام کلی بود
معروض داشت که بکجا تشریف ارزانی خواهند فرمود ازیں عزیمت کمترین خادمان را اطلاع بخشند
که در رکاب سعادت همراه باشد تا هم. فرمود که ما کار خود مقید باشند انیک لغلا را موضع
سیرهم. بتعجیل معاودت خواهیم کرد دیگر ملازمان و خادمان که در وقت در رکاب سعادت بیسود دند
بحکمت عملی انهارا متفرق ساخت صبحدم بر چوپالکی نشسته بر آمد غیر از کهاران کسے دیگر همراه
نگرفت شارع عام گذاشته از راه بیابان بصوب احمد آباد منارس توجه نمود. چون کمر گذر در یا رد
کوے رسید لباس فاخره که پوشیده بود همه را برادر داده کهاران انام فرمود لباسی و رواج نه
از جامه چیزے کسے که قبل ازیں برایشان داده از اشیاء بود همراه داشت در برکشید کهاران را از همراهی جدا
عبور دریا کرده باحمد آباد منارس در سه روز دران مکان برای دیدن درویشان توقف نمود
در میاں اثنائے عبدالکریم نام خادمے مخصوص میاں جوکی مشرف شده هر چند عرض برای معاودت استان
ص۲۲۹ نمود اما با جابت نرسید. روئے به عظیم آباد نهاد. الغرض علاقه بقدم آزادانه مجردانه
سپرد دیار بنگاله نمود. و بزیارت احوات و احباب از اهل الله آن ولایت حظے وافر برداشته

بوطن تشریف ارزانی داشت جمال والا مش زائر دید مشتاقان احوال او میگشت، بر سجادهٔ پدر و اجداد
طریقت ارشاد و احیا نمود و اوقات بارشاد طالبان و تطهیر قلوب مسکینانه و مسافران باخلاق متخلقوا باخلاق
الله بسر میبرد چون عزیمت سیر و سیاحت باالدست مذکور خاطر عاطر داشت بارادهٔ مسافرت
تا به الٰه آباد تشریف ارزانی فرمود از آنجا که پرورش را پیش در پیش داشت، همت چشم
به عوارض سقام تبدیل یافت، طاقت مسافرت در خود ندید - نیز در معاملت احوال خود به
نوعی دیگر بشارت بهره نمود - بوطن معاودت فرمود و عوارض بدنی روز بروز به افراط میرسید
روزی برای تفریح طبع در باغ جنوبی توجه فرمود بیرون باغ طرف شمال مکانی معبد هنودان بود
که اشکال خیلی درشت از گل تقلید نموده در آن مکان می‌نهادند و پرستش مینمودند، فرمود ص ۲۵۰
تا آن اشکال را از آن مکان بر داشتند بعده همان مکان چبوترهٔ برای جلوس خود تیار ساخته نشست
و برخاست بر چبوترهٔ مذکور میکرد - آن مکان معبد مشرکان جای اذان و صلوٰة گشت چون عوارض
جسمانی باعث تسلیم مرد نسبت حیات بوده - در پانزدهم ماه صفر سنه یکهزار و یکصد و چهارده هجری
ازین خاکدان ظلمانی رخت اقامت بر بسته بعد و اعلیٰ علیین جلوس فرمود - موافق وصیت
هم بران چبوتره مدفون گشت - بزرگی در همین وقت دفن تاریخ گفته «محمد شه بهشتی» الحق بغایت
۱۱۱۴ھ
مستحسن فرمود — رحمة الله علیه —

پوشیده نماند که مولف این مجموعه چون برشمه از احوال اجداد آنحضرت ادام الله
ظلال ارشاده علیٰ رؤس المسترشدین درین رساله «مناقب غوثی» را با تمام رسانید بجناب
فیض مآب والای ولایت معنوی مورد تحسین و مقصد را قبول گشت - بعد صورت اختتام این
مرقوم باتفاق وقت مصنف آب خورد - رفتن آن حضرت هم اجیان به کار عاریه بر
اتفاق افتاد از تیمن بعض معمولات حضور الذکر اعجاز آسا سبب سعادت خود دانسته درین از آنجا ص ۲۵۱
اوراق ثبت مینمایم —

و آنچنان مست گرد سنه یکهزار و یکصد و شصت و چهار هجری از عاملان والی
این دیار با یکی از اقرباء آستانه وحدت آباد و عرض کرده متکلف تکلیف غیر معمول
گشت، منع کرده خاطر همایون آنحضرت اراده ترک وطن متمکن گردید - اما کسی را اطلاع بر این معنی
نشد، هم این کاتب حروف را بر مکنون ضمیر منیر مطلع ساخت که مشتاقان را ازین فرمان بر داشته
بجای دیگر کوچ نشستن عزیمت حرم محترم بیت الله در دل دارم - بوساطت کاتب حروف این
خبر به بعضی از معتقدان خاص با اخلاص آنحضرت که در سرکار علاقه ببور بر فائقت نواب فضل علی
خان بهادر امتیاز بودند رسید - آن جماعه بزرگ این حقیقت را عند التقریب در محفل نواب
نقل کردند چون آوازه فیض رسانی و ملتفظ [illegible] نجشی جناب ولایت مآب از شرق تا غرب
فرا رسیده بود - نواب شیفته قدوم میمنت لزوم گشت - عریضه نیاز مندی تمام به ارزش
قدوم مبارک ارسال داشت (بیت) ای آمدنت باعث آبادی ما
چون خاطر ملکوت ناظر برخاستگی تمام داشت، دعوت نواب مقرون باجابت
گردید - جواب مناسب از این طرف اصدار یافت که در واقع عزیمت بیت الله در دل ص ۲۵۲

میدارم اما متعلقان را درین دیار ناقدردان گذاشتن نمیتوانم ان شاء الله تعالیٰ قریب‌تر از
حال طرف عزیمت مصمم خواهم گردید — آخر الامر بطریق معهود که گاه گاه گل گشت صحرا
و بیابان سیر مینمودند به ترک و خرم بر هم معهوده از جهه حق پرست چون آفتاب تنها برون
آمده راه بیابان گرفت — مردمان پنداشتند که برای تفریح طبع بر سیر بیابان تشریف
برده اند و این خادم ازین معنی اطلاع داشت — خلیفه برحق شاه عبد الحق برادرزاده حقیقی آنحضرت
را که در آن وقت کسب حقائق بخدمت ممتاز بود — محرم راز ساخته باتفاق برای تفحص
در بیابان دور دراز بسعی تمام بپابوس آن خضر بادیه بمعرفت سعادت اندوز گشت هر
چند بحضور سایند که ساعتی چند توقف شود تا کهاران سواری بهم رسند موافق مرای شریف
اندیشه نیامد — پیاده پا تا محمد آباد تشریف برده شاه غلام احمد نزول فرمود شبا شب
کهاران سواری بهم رسانیده چون از شب پاسی مانده روانه غازیپور شد — همان شب این
خبر بوالی ملک رسید که دولت و برکات و سعادت ازین دیار انتقال فرمود — هرچند کارکنان
دولت خود را در وقت شب متعین ساخت که شبا شب رفته بعجز و نیاز تمام از محمد آباد
ص۲۵۳ بیشتر رفتن ندهند — مردمان متعین در رفتن شب قصوری نمودند — از جناب ولایت
سعادت پابوس حاصل نشد — و هرچه در بازار این خبر شایع گشت — هر یک دست
تاسف مالیدند و آن حضرت از محمد آباد دو گرهنه درهمان روز به مئو ناتھ بھنجن داخل شد
نواب شنوا شد رسید که این غلام در بند و بست اطراف ممالک مشغول است ازین باعث
سعادت پابوس مستفید نگردید — و بمقصر مانده توقع آنست که حضرت چون دولت
واقبال در قاسم آباد که وطن مالوف این نیازمند است نزول فرمایند —

همای اوج سعادت بدام ما افتد
اگر ترا گذری بر مقام ما افتد

بعد ازان هر جا دهقان که مرکوز خاطر ما بون خواهد بود مسرت افادت بظهور خواهد آمد
کارپردازان خود را اگر در قاسم آباد که مرجع امورات مالی و ملکی بودند پروانجات مشتمل
بر تاکیدات این معنی ارسال داشت که حضرت دام ظله القدوم میمنت لزوم خود
این دیار را معمور و روشن میسازند باید که به استقبال نموده بمکان دلپذیر
ص۲۵۴ نشانیده در خدمت به نیازمندی تمام حاضر خواهند بود — حافظ محمد علی
ز اولاد کبار قدوة العارفین شاه احمد عبد الحق ردولی که سوائے حقوق استادی
صحبت بمصاحبت گرم داشت مامور شد که ظله ذات حضرت دام ظله شرف
شده همراه رکاب سعادت انتساب در قاسم آباد آمده هر یک را جهت خدمت
تاکیدات بلیغ نموده بتعجیل تمام تر پیش آید — حافظ محمد علی حسب الامر
تعجیل آورده آنحضرت را در باغ قاسم آباد که مکانی راحت افزا است باحتراز
تمام جا داد هر یک امور که مامور بود بکارگذاران تاکید بلیغ فرموده بحضور نواب
سعادت نمود — حکم شد که بعضی چند باز او در احله مشو جهم استاند شوند متعلقان
حضرت را ملازم رکاب بوده به پنجار رسانند چون مردمان نواب با خدم و حشم
در محمد آباد رسیده اند خبر بوالی ملک رسید که فردا متعلقان حضرت به غازیپور
تشریف خواهند برد — یکی از برادران خود را متعین کرد که زود تر رفته مردمان

نواب را از بردن متعلقان حضرت باز دارد - اتفاقاً همان شب برادر والی ملک از این عالم
انتقال کرد - مردمان مامور در تکفین و تدفین معذور شدند - متعلقان حضرت دام ظله به بلده شهر
٢٥٥ تشریف بردند - خبر به نواب رسید که متعلقان حضرت تشریف می آرند معتمران از حضور متعین
شدند که قریب غازیپور در موضع اکوا جائے اقامت مقرر نمایند و جمیع اسباب خانگی
با پر فراوان در آنجا بهم رسانیده در خدمت حاضر و سرگرم باشند - خود هم عنقریب پابوس
مشرف میشوم - الغرض حضرت دام ظله با متعلقان در آنجا اقامت نموده بعد چندروز نواب
از قرد و بند و بست اطراف ملک دلجمعی نمود، متوجه غازیپور شد - اول به پابوس آنحضرت سعادت
اندوز گشته بعده رخصت خواست که پروانه پنج دیهه بهر خرج خادمان جناب ولایت مآب
فرستاد - باوجود تعیین مواضع مدد خرچ از خود هر قسم مراعات می نمود و در نیازمندیها می افزود -
حسب الامر آنحضرت خانقاهے عالی مکان نزدیک سواد شهر متعدد بنا فرمود - فقرا و طلبا
و مساکین واز هر قسم عالم در ظل حمایت جناب ولایت پرورش می یافتند - و سکنه آن دیار
از هر قسم مردم روی نیاز بجناب ولایت آورده بدستگیری آنحضرت فی الحال بمطالب
خود کامیاب می گردیدند -

٢٥٦
زہے زجود تو کشت امید سیراب است — مدور عدل تو فتنه همیشه در خواب است
ترا چنانکه توئی کس چگونه وصف کند — عدیل تو به زمانه امید سیراب داشت
کمال دولت تو از اندازه بیان بیرون است — بر ضمیر منیر تو مهر بے تاب است
برآر دست دعا حاجتم ز حق درخواه — که حضرت ز پیک خادمان اصحاب است

الغرض بتوجهات حضرت دام ظله روز بروز جاه و جلال نواب بمرتبه بلند رسید - و اعلام اقبالش
سر تا آسمان می کشید، چنانچه دستگیری جناب ولایت در دلش متمکن گردید - همیشه به نیازمندی تمام
مراضی و شکر می بود -

وقتے زمینداران پرگنه کوپاچیت از جاده اطاعت منحرف شده رایت بیفرمانی برافراشتند
هر یکے زمینداران سرکار غازیپور در خود با جهت رفاقت فرقه باغی عهد و پیمان نمودند تعدادے از افاغنه
و دکر داشته با جمعیت موفور اراده مقابله نواب داشتند لیکن هر یکے از ارکان دولت صلاح مشورت
نمودند که ازیں جنگ درگذشتن اولی تر است، چه ثبات قدم درین محاربه باسباب ظاهر در نظر نمی آید
٢٥٧ الغرض همیان خود تمام خوف در دل نواب انداختند - اما چون فرقه باغی دیدند که نواب از اراده قدم
بیرون نمی نهد حول و ولاغ آنها دو چند گشت قدم از دایره انقیاد بیکبارگی بیرون نهادند و سر شورش و
فساد برداشتند نواب را تاب تحمل آن حرکات باقی نماند - بجناب ولایت مآب بپابوس مشرف
گشته شکایت آن مردم در میان آورد جهت فیروزی خود همتے ازان حضرت درخواست نمود
و برامید جواب باصواب ایستاده ماند حضرت دام ظله از مکاشفه سر برآورده واین بیت
بر زبان مبارک راندند — برائے هر منزل کامیاب ز لفظ مناسبه فتح (١١٨٦) قریب

نواب آداب نیازمندانه به تقدیم رسانیده شادان و فرحان عزیمت محاربه مصمم نمود
کوچ بکوچ بر آن قوم رسید - و بجنگ در پیوست - آخر شکست عظیم بر مفسدان افتاد - جماعتے
بسیار کشته شدند و گروهے چون قوم فرعون در آب غرق گشتند و برخے زخمی و نیم جان شده از
آتش غضب امان خواسته جان بسلامت بردند - غنیمت بیشمار در دست اهل اسلام افتاد -
الحمد لله که تصرف جناب ولایت مآب فی الحال با حسن وجوه ظهور یافت - نواب

بنموده منزول آیات فتح اعتقاد دست تمام و نیاز مندی مالاکلام در جناب ولایت مآب بجا آورده — و ببرکت حسن
اعتقاد بهر امرے و مهمّے که متوجه می‌شد، مظفر و منصور می‌گشت، بعد مرور ایام بمقتضائے گردش زمانه ص۲۵۸
بسبب صدور بعضے امور نا ملایم در عتاب نواب شجاع الدوله بهادر افتاده — تا یک سال در لکهنؤ بماند
درین خلال والدین مشار الیه بتواتر شرح احوال پر ملال خود بجناب حضرت مرشد حقیقی بخشوع و خضوع تمام می‌گذرانید
و از افعال ناپسند توبه میکرد از انجا که حق تعالی این فقیر را خلعت تخلقوا باخلاق الله در پوشانیده
است تا هر فرد سوائے نظر رحمت و شفقت امرے دیگر محظور ندارند — درخواست نواب مذکور بشرف
اجابت رسید — این بنده را حکم شد که شما رفته مفضل علی خان را بیارید، و دران وقت از خلاص نواب
اثرے در گفت و شنود نبود، مقدمه نهایت مجهول یافته می‌شد چون بنده از حضور مرشد حقیقی مامور بآوردن
مفضل علی خان مذکور بخوشی تمام متوجه لکهنؤ گشتم چون در انجا رسیدم مقدمه مذکور را مجهول یافتم، متحیر شدم که
[illegible] الی لوصنا هرچه از زبان مبارک حضرت مرشد حقیقی شرف صدور یافته حق تعالی بشرف اجابت مقرون
ساخته است — الحال باید دید که چگونه صورت ظهور می‌یابد پس چند روزے ایام در لکهنؤ ماند، تا شبے بعد قطع
یکایک شجاع الدوله بهادر مفضل علی خان را در حضور خود طلبیده مشمول عواطف گردانید
چون صبح شد دوگانه بعید ادا نموده متوجه الٰه آباد گشت، مفضل علی خان را نیز همراه رکاب برد ص۲۵۹
در اندک ایام مراجعت به لکهنؤ کرد — مفضل علی خان را از لکهنؤ با سرفرازی تمام بجانب غازیپور
روانه ساخت — سبحان الله تصرفات جناب مرشد حقیقی چون خورشید تابان درخشان است
هر افراد ذره وار ازان مستفیض می‌شوند — الغرض چون نواب بغازیپور رسید بجناب ولایت مآب
سعادت پابوسی حاصل کرد و لب بشکرگزاری و معذرت کشاد — بعد مرور ایام بکرشمه توجه آنحضرت
حکومت دیار اعظم گده هم بوے مفوض گشت، دریں میان بعضے حرکات ناپسندیده که باعث غبار خاطر
مرشد حقیقی بود ازوے بظهور آمد تا از حکومت دیار قدیم و جدید معزول گردید — و عمل داری اعظم گده
مهاراجه محمد اعظم ثانی مفوض گشت، دریں اثنا مهاراجه مذکور و دیگر اقربا و مخلصان با اعتقاد آنحضرت
درخواست نمودند که آنحضرت بوطن تشریف آرند که آباد دعا بهر دیار و استقامت سکنه این ملک
وابسته بذات بابرکات ایشان است — الغرض عرائض آن جماعه بشرف قبول موصول گردید
پس بتاریخ دهم شهر رجب المرجب سنه یکهزار و یکصد و هفتاد و شش با ستانه و جعفرآباد ص۲۶۰
عرف ابره توجه نمودند ایام خریف و هوای آن دیار بر بهار مبدل گشت — قریه و قصبات را
رونقے تمام نمود، گل و بوستان را زینت و رنگ و بوئے دیگر افزود — هر یکے از نشاط و انبساط
باین ترنم مترنم شد

شکر خدا که مظهر ذات خدا رسید — که همه بے جراحت شاه و گدا رسید
گم گشتگان راه شب داج راه غم — کانوار بخش عالم و بدر الدجی رسید
یعنی که بازشاه ابوالغوث غوث دهر — در آستانه شرف و کبریا رسید
بر ساکنان روئے زمین از برائے شکر — از ساکنان عالم علوی ندا رسید

سبحان الله کرشمه فیوض بندگان حضرت مرشد حقیقی در احاطه تحریم نمی گنجد — هرچند که ذهن
بلند پروازی شاید اما با موج تلاطم بے پایان نادر سیدن حریف این کار نیست باید که آئینه دل را

بمصدقه صحبت آن والی ولایت معنوی ساز نماید تا آنکه از صرفات آنجناب در دارالشفا انتفاع بردارد
زهی سعید ازلی آنکس که از شرف قبولش سرفرازی یافته از دل گشته و در ایامی که بندگان
جناب ولایت مآب بنا ز بپور تشریف ارزانی فرمودند شیخ کلیم الله یکی از عمده اکابر آنجا مقتدای
٢٦١ مخدوم خود استخاره نمود - در معامله از روحانیت جد بزرگوار خود پرسید که این درویش مقبول سرکار است. پسر و جانشین
حضرت شاه ابوالغوث گرم دیوان در اینجا تشریف آورده اند عزم ملازمتش میدارم در معنی
هر چه فرمان شود بعمل آرد ، جد بزرگوار ایشان در معامله فرمود که ذات بابرکات ایشان در آن درویش
صفا کیش بکمالات عدیل ندارد - البته بسعادت زیارت حاصل باید نمود - و حصول مطالب خویش
از آن جناب درخواست باید کرد - شیخ مذکور بیدار شد در دل خود بصدق نیت بجناب بندگان
ولایت رجوع نمود با خود گفت که من فرزندی ندارم اگر از تصرف بندگان جناب ولایت فرزندی
حق تعالی کرامت فرماید بشکرانه آن در جناب عالی بپابوسی مشرف شوم چون نیت صدق دل بود ،
بحضرت مجیب الدعوات قبول افتاد بعد یک سال حق تعالی پسری کرامت کرد آن شیخ بزرگ
از این معنی شادان فرحان بپابوسی جناب ولایت رسید ، و این حقیقت بزبان خود بحضور عرض نمود
از فیض صحبت آنحضرت دلش از دنیا سرد شد - بعد معدودی ایام انقطاع کلی دست داد و یکی از
طالبان صادق گشت - چون رسم قدیم بندگان جناب ولایت است که گاهی بتقریبی بدروازه
٢٦٢ ص کسی تشریف ارزانی نفرموده اند - اما هر که مشتاق پابوس می آمد با او بتواضع و اخلاق تصور
براه بنا خوش داشت -

عمده های عمائد بپور چون این طریق وابسته بودند در اوایل حال از شرف آستان
بوسی استفاضه نصیب آنها نشده - آخر بتصرفات کرشمه ولایت حضرت کرم دیوانی لسعادت
آستانه بوسی شرف اختصاص یافتند - فردی باقی نماند که فیض دستگیری جناب ولایت مآب بر و فرحت
نمود - هر یکی از اعلی و ادنی دیار ممنون توجهات آنجناب است - جامع کمالات صوری و معنوی اودی
شیخ روح الامین مرید و خلیفه و همشیره زاده آنحضرت بفیض صحبت بکمالات انسانی رسید ، و از اولاد
کبار حضرت مخدوم شاه اسمعیل چرپاکوئی خلیفه شیخ نصیر الدین چراغ دهلی است - روزی در حویلی بنا ز بپور
در مجلس محرمانه با دیگر خدام ولایت نشسته بود - یکی از خادمان گفت که معلوم هست که حضرت ما
بکدام مقام ولایت اختصاص یافته اند چون صحبت محرمانه بشیخ روح الامین فرمود - این قدر میدانم که
روزی در معامله دیدم جماعتی کثیر از اهل الله که انوار ولایت از سیمای ایشان لامع بود در صحن این
٢٦٣ ص حویلی نزول فرموده نشرف ملازمت هر یکی سعادت حاصل نمودم - زود متوجه حجره حق پرست
حضرت دام ظله گشتم تا از آمدن این جماعت خبر رسانم - چون در حجره در آمدم دیدم که حضرت لباس
عروسانه در بر دارند و از حلی الله تایید متحلی هستند - بملاحظه این حال متحیر و متعجب شدم که حضرت
وزن عکس خلاف طریق اختیار نموده اند - این جماعه درویشان که برای دیدن آمده اند چه خواهند گفت ، الغرض چیزی
بحضور عرض نکردم خسته دل از آنجا باز گشتم اما آثار ناخوشی بر چهره من ظاهر بود - چون آنجماعه
بزرگ ما را دیدند فرمودند که موجب ناخوشی چیست ، سبب ناخوشی ظاهر نشد ساکت کرد - پس
یکی از ایشان فرمود ، معلوم میشود که کدورت خاطر شما از ملاحظه تغیر لباس حضرت شاه ابوالغوث
است - خاطر جمع دارید حق تعالی آنجناب را بکمال مرتبه محبوبی ~~قرب بلاتفه~~ رسانیده ، ما برای تهنیت
آمده ایم باستماع این سخن از غایت خوشی بیدار شدم پس از آنجا معلوم میشود که حضرت ما دام ظله

بمقام قبول و تقرب یافته اند - نیز وے میفرمایند که در معامله زیارت [illegible] خود حضرت مخدوم شاه اسمعیل [illegible]
بدولت وصال روحانیت آنجناب مشرف شدم گستاخانه معروض داشتم که ولایت هر یک انبیا بر هر یک
اولیا جلوه گر شد حضرت ما را ولایت کدام انبیا است حضرت مخدوم فرمودند که شاه ابو الغوث را ولایت ابراهیمی
۲۶۴ است بمجرد این سوال جواب بیدار شدم و قول حضرت مخدوم در دل من تصدیق یافت که حضرت ابراهیم علیه السلام بترا [illegible]
ضیف مامور بود حضرت ما هم باین خدمت مامور اند سبحان الله کمالات حضرت مرشد حقیقی را از اینجا
قیاس باید کرد که هر یک رجال الله بکمالات آنجناب معترف اند -

خدا چه صورت ابروے دلکش کو آراست - کشاد کار من اندر کرشمهائے تو بست

بباید دانست که گردش دور دوار را بقائے نیست و دور فلک کج رفتار را وفائے نه و هر نوش را
متعرض نیش است - و هر بهار را خزان در پیش الغرض هشت یکهزار و دو یکصد و پنجاه و هشت
الهام غیبی بمضمون الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی در دل فیض منزل حضرت قبله [illegible]
متمکن [illegible] - اکثر اوقات کلمات مفارقت بتقریب قصه از بعضے اهل الله بزبان فیض ترجمان میراند -
عنان صبر و طاقت از سر اخوان منبر بود - گاهے بشکایت زمانه میپرداخت، و گاهے بدرد تسلی و دلداری
میساخت تا بعد انقضائے روزے چند دردے در اعضاء مبارک آنحضرت پیدا شد و گاهے در بازوے راست
انتقال میکرد و ساعتے در بازوے چپ - و لحظه در میان لحم در ران - بدینگونه در هر عضو منتقل میشد
تا آنکه بست و پنجم جمادی الثانی رسید آنحضرت خلاف عادت از حجره حق پرست بے دلالت خادمان که بسبب
۲۶۵ رفتن بصارت چشم بران احتیاج میداشت عزیمت بیرون آمدن نمود تنها چون آفتاب در دروازه بیرون
را از شعاع ولایت منور ساخت، هر یک را آن حرکت [illegible] محمول موجب متعجب شد -
حاضران خاک قدم مبارک را سرمه دیده جهان بین نموده چون سایه از عقب میرفتند - پس بر
نیز چبوتره مسجد جلوس فرمود عبد الله نام نصیرے بود آمده بر قدم افتاد حکم شد که درین وقت چیزے از سرود
میدانی بگو حسب الامر آن نصیر بنواختن سرود مشغول گشت، حضرت مرشد حقیقی را حالت وجد و شوقی دست
داد - تا دیر در آن حالت بود آخر [illegible] بحال خود آمده به حجره حق پرست معاودت نمود - سلخ بست و پنجم ماه جمادی الثانی
روز پنجشنبه تمام روز منقضی گشت - کاتب حروف بر عادت معهوده بعد نماز عشا به حجره حق پرست آنحضرت
رفت و سعادت پابوس حاصل نمود، بستر و بالین را خلاف دستور یافت، در دل خوف عظیم افتاد، چه همیشه
نفس نقش و جواب طرف شمال بالین میداشت و پیش نقش طرف جنوب - بخیه پرست برائے نماز میبود - و درین
وقت دید که حجره تمام از گل تازه پاک ساخته اند و آن نقش و گنبه پوشر را بیرون برده اند، نقد سبک
۲۶۶ تحفه قدسیه و فرود طرف مشرق بالین گسترده است، و بستر و پاپوشے نهاده شسته اند - و مخدوم زاده والاگهر عبد الکریم زاد الله عمره و قدره استاده ام بازوے چپ را قریب درویش مالش میکند
چون دست در قدم نهادم از اسم بنده بجناب ولایت مآب آگاهی دادند - از زبان مبارک فرمودند که
بیا بنشین - اما در سخن گفتن تکلیف تمام یافتم دانستم که درین وقت در شکر [illegible] اسماعی گذشت
درد فرو شد، بطریق معهود بکلمات هر قسم تکلم نشدند تا دیر بخوشی تمام نشسته بودند چنانچه نیم شب
منقضی گردید - کاتب حروف بتقسیم طعام فقرا و طلبا مامور شده رخصت یافت، و مخدوم زاده والاگهر
عبد الکریم هم برائے نماز عشا مامور شد همین که طعام هر یک بر جمیع فقرا قسمت نمودم بهر تعیش پا دراز
کردم که کنیزک خادمه آنحضرت در صحن حجره بود سه بار آواز الله شنید در حجره درآمد و دید که آنحضرت
با محبوب حقیقی همرنگ گشته، شور در حرم محترم افتاد - هر یک پیران و خادمان حاضر شدند چون
۲۶۷

پارچه جهت کفن مهیا نشده در وقت شب تدفین صورت نه بست بامداد روز جمعه از دو چار جا پارچه کفن به قیمت آوردند وقت قطع در هر یک پارچه امتیازی کردند تا آنچه نیک و بهتر باشد قطع باید کرد - در این اثناء مریدی که در آنجا حاضر بود برخاست و گفت که در خانه من پارچه قسم اول موجود است نذر کردم چون آن پارچه بیاورد در وی جمع نفیس و بهتر بود - آخر همان پارچه نذر را قطع کردند حضرت قدس سره از مرسوم شدیم بود که از محصول اراضی دیهات ملک آبا و اجداد که به در قرب و لکابر خود خرچ نمیکردند - مگر از وجه نذر که بهم میرسید - حق تعالی در این وقت هم رسم آنحضرت را بفضل خود قائم داشت، الغرض بجانب شمال از صحن مسجد در باغ زیر درخت کهرنی مدفون ساختند رحمة الله علیه - و این کاتب حروف در تاریخ وفات آن قطب الاقطاب این ابیات انشاء نمود - چنانچه از مصرعه بیت آخر سنه وفات می برآید -

شاه ابو الغوث آن گرامی شاه | بود در وقت خویش ظل الله
شرح احوال او درین صفحه آمده کوتاه | مصرعه آخرین ز بار تحفی حال او در گواه
ستره عشر پس از جاد اخر | نیم شب آزاد نبه شو آگاه
گفت هاتف بگو شمار سخن | گشته محبوب حق فنا فی الله
۱۱۷۸ هجری

نقلته من نسخة الکتاب للشاه فخر الدین احمد الفاروقی (المتوطن د هاون - پیتمابور - غازیپور)
دام ظله من اولاد الشاه ابی الغوث کرم دیوان رحمة الله علیه

محمد احمد اخفی الصبا

ختم بود اوران شارمیر
بر مکان مولانا محمد فضل حق بن حافظ عظیم الحق خان
از ۲۳ شعبان ۱۳۹۸ھ دو شنبه ۳۱ ۷/۷۸ء
تا: یکم رمضان ۱۳۹۸ھ دو شنبه ۷ ۸/۷۸ء

---

(۸) حضرت شاه ابو الغوث مشهور به گرم دیوان - اعظم خلیفه شاه سید فتح محمد است - در تربیت طالبان دست قوی داشت - از بحر ذخار - در بذل و سخا، زهد و ورع ممتاز و فنا دوست بود - تواضع شعار داشت - و برادر مریدان خوب خوب بودند - مثل مولوی رحمت الله قنوجی برادر شاه بدر عالم قادری قدوائی - و میر غلام محمد قمر آبادی - و میر سید احمد الله گورکهپوری - و شاه عبد الکریم دکنی و شاه نور محمد هیزم فروش اکبرآبادی - شاه عبد اللطیف و شاه قولی وغیره - در قریه دلیدپور بعمره توابع اعظم گڑھ وطن خود مدفون شد - بالفعل شاه عبد الله خلیفه او قائم مقام است در عبادت بنماز معکوس خیلے مائل (صفحه ۱۸۱ بحر ذخار

نسخه که مولوی سبحان الله رئیس گورکهپور برائے نقل گرفتن از جائے آورده)

(میر سید احمد الله گورکهپوری از احفاد میر سید قیام الدین قدس سره است که خاندانش بشاه سبز پوش شهرت دارد - ناقل العبارة و کاتب الحروف محمد نصیر صدیقی با سید شاه علی سبز پوش که خلیفه و جانشین سجاده رشیدیه خانقاه جونپور است این نسبت را بذکر آورد - ایشان گفتند که در خاندان ما هیچ کس بیعت و ارادت بسلسله رشیدیه داشته می آیند که از این خاندان جائے دیگر دست بیعت و ارادت نداده - و این معنی منافی و مناقض تحریر صاحب بحر ذخار نیست زیرا که در تحت تربیت طالبان نام هفت بزرگان شمرده است اگرچه در آخر نوشته که "و برادر مریدان خوب خوب بودند" اما ارادت همینا که برائے بیعت می گویند برائے تربیت پذیرفتن و خلافت گرفتن هم می گویند - و مؤلف بحر ذخار بیش از صد سال پیش از ما بوده علم تحقیقش محض با حتمال اسپرت باطنی و هم معاصران ما مفقود شده است - و الله اعلم - محمد نصیر ۲۷ جنوری ۱۹۲۶ء - سه شنبه ۹/۱۰ ۲۶-۲۷

نقل از "بحر زخار"

(۱) حضرت راجه سید حامد شاه مرید و خلیفه حضرت قطب برحق مخدوم شاه حسام الحق مانکپوری است - سنه وصال نه صد هجری سنه ۹۰۰ هـ

(۲) حضرت راجه سید نور قدس سره العزیز خلیفه پدر بزرگوار خود راجه سید حامد شاه است - اما مرید حضرت قاضی شاه بن مخدوم حضرت شاه حسام الحق مانکپوری است - واقعه مرید شدن آنحضرت چنین است که چون عطا حضرت مخدوم خرقه خلافت بفرزند دلبند خود حضرت قاضی عطا فرمود بر زبان الهام بیانش گذشت که اولین مرید فرزندم قاضی شاه بمرتبه قطبیت خواهد رسید - راجه سید حامد شاه فرزند خود حضرت راجه نور را که شش ماهه بودند آورده مرید حضرت قاضی شاه گردانید - این خبر شنیده حضرت مخدوم مانکپوری فرمود که نعمتیکه حق تعالی بمن داده بود خود گرفت و آنچه بالسیرم ارزانی داشته بود بفرزند خود سپرده - تاریخ وصال ۲۳ رمضان سنه ۹۲۸ هـ - مصرعه تاریخ "شد نهان نور رب نور جاوید" ۹۲۸ هـ - دیگر سه فقره تاریخش را چو دل بشتافت "نور چشم رسول احمد" ۹۲۸ هـ یافت - دیگر فقره - "آفتاب نور براز" ۹۲۸ هـ

(۳) حضرت راجه سید مبارک قدس سره - خلف و خلیفه راجه سید نور است - وقت وفاتش عمر پسرش راجه مجتبی قدس سره دوازده سال بوده - بالحاح اهل بیت پنج سال دیگر که آن عالی منزلت زنده ماندند بحق پیوست عمر پسرش هفده سال بود - (سال و ماه و تاریخ وصال ننوشته)

(۴) حضرت راجه سید مجتبی قدس سره - صاحب "بحر زخار" ذکرش جداگانه نیاورده در ضمن احوال حضرت راجه سید مبارک قدس سره پدر بزرگوارش آنچه ذکر کرد بر همان اقتصار نموده

(۵) حضرت راجه سید احمد علیم الله قدس سره بن سید مجتبی بن راجه سید مبارک بن راجه سید نور -

(۶) حضرت راجه میر سید ابراهیم قدس سره مرید و خلیفه عم خود راجه سید احمد علیم الله است، و نام پدرش حضرت راجه میر سید احمد عبد الحق از تعلیم عم بزرگوار خود در مدت شش ماه تکمله تعلیم او شد و خرقه یافت - تاریخ وصال ۲۷ جمادی الاول سنه ۱۱۲۱ هـ و مزار انور در دائره کراره پر -

(۷) حضرت سید شاه فتح محمد ملقب به تاج العاشقین - از سادات سبزوار است - بزرگان نسل از سبزوار به هند آمده در قریه سیدانه معموله توابع الهٰ آباد سکونت گزیدند - مرید و خلیفه حضرت راجه میر سید ابراهیم است - در سپاهیان عالمگیری نوکر بود - چون جذبه حق بخود کشید از بادشاه رخصت گرفته قصد خدمت پیر کرد - و همراه تهماسپ عامل غازیپور بمانکپور رسید - بادشاه امانت جزیه غازیپور بسید سپرده خود رخصت داده بود تهماسپ خان بمنت والی ح قدم حضرت میر سید ابراهیم نذری پور ر التماس نمود و مقبول افتاد - سید جهانی از پیر خود میر سید ابراهیم تلقین یافته مجاهدات را بپایه کمال رسانید - میر سید ابراهیم بمانکپور آمده بجوار رحمت حق پیوست - پس حضرت سید جمله اسباب و اموال دنیا را در راه خدا بتاراج داده بکمال توکل در الهٰ آباد بطاعت و عبادت گذرانید - مرقدش در قصبه سید از مشرق الهٰ آباد بفاصله نه کروه است - تاریخ وصال ۱۵ رجب روز چهارشنبه سنه ۱۱۴۳ هـ

علامہ محمد احمد مصباحی صدر انجمن امجدیہ بھیرہ کی تصانیف

۱- تدوین قرآن ---------------------- اردو

۲- امام احمد رضا اور تصوف ------------------ //

۳- تنقید معجزات کا علمی محاسبہ ------------------ //

۴- شادی اور آداب زندگی ------------------ //

۵- مواہب الجلیل لتجلیۃ مدارک التنزیل ۱۴۲۹ھ ---- عربی

۶- حدوث الفتن وجہاد اعیان السنن ۱۳۲۱ھ -------- //

۷- حاشیہ جد الممتار الجزء الثانی ---------------- //

۸- امام احمد رضا کی فقہی بصیرت --------------- اردو

۹- معین العروض ---------------------- //

۱۰- فرائض وآداب متعلم ومعلم ---------------- //

۱۱- خلفاے راشدین اور اسلامی نظام اخلاق -------- //

۱۲- رسم قرآنی اور اصول کتابت ---------------- //

۱۳- رہنماے علم وعمل -------------------- //

۱۴- شرک کیا ہے --------------------- //

۱۵- نواے دل (مجموعہ خطبات) ------------- اردو

۱۶- امام احمد رضا اور جہان علوم ومعارف (ترتیب وتحقیق) اردو

۱۷- مقالات مصباحی --------------- اردو